٥٨١

~~٩٢٣~~

ل

قانون قدرت

قانون قدرت

یا ایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین

هذا کتابنا ینطق علیکم بالحق

لاجواب قدرتی قانونی معلومات کا ذخیرہ قرآن کے سمجھنے کا
جدید ذریعہ اخلاقی آیات کا قابل قدر مجموعہ معروف بہ

قانون قدرت

باشوکت و عظمت بغرض افادہ خلقت

عالم کے تمام مسلمانوں کے لیے جاری کیا جاتا ہے کہ وہ قبل آثار قیامت متنبہ ہو کر
اپنے لیے سامان سفر مہیا کریں توشۂ آخرت لے لیں اور بعد کی خجالت سے بچیں

(تاریخی نام)

حکم پیغمبری

۱۳۳۲ھ

باب معاشرت و تہذیب احمدیؐ

مؤلفہ سید زوار حسین سہارنپوری
مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی
ابن مولوی حاجی سید رضی (مرحوم)

حسب قاعدہ رجسٹری

در مطبع دین محمدی پریس لکھنؤ طبع گردید

اشتہار نورانی معہ فہرست آیات قرآنی

(جدید تعلیمی کتاب جوہر اسلام)

جادۂ اسلام پر چلنے والو - اصول محمدی کے ماننے والو ننھے معصومون ناخواندہ جوانونکو مرتے دم تک فطرت اسلام پر باقی رکھنے کی کوشش کرو مرکز قدیم سے ہٹنے ندو کسیکی ظاہری سجاوٹ دکثرت پر فریفتہ ہوکر اپنی کھلی کلیونکو برباد نکرو ہری بھری بہار کو نہ لٹاؤ - انکو آزادگی سے روکو - ابلہ فریبی سے بچاؤ - اگر تم زمانہ مین آداب اسلامی محمدی تعلیم کو بالیقین کامل جانتے اور موت و حیات حشر و نشر بہشت و دوزخ کو بالجزم مانتے ہو تو بلا شک اپنی قدرتی تعلیم کو ترقی یافتہ قومونکی طرح بیشتر واجب سمجھو پھر اسباب ترقی کیطرف متوجہ ہو صنعت و حرفت سے کام لو - ورنہ تو خوب سمجھ لو کہ مرکز اصلی سے ہٹنے والے مذبذب خیالات والے دنیا کی ظاہری سجاوٹ و کثرت پر بآسانی مائل ہوکر اپنے آبائی طریقے چھوڑنے کو معیوب نہ سمجھین گے - اور اپنی بہترین و جامع تعلیم کو نفرت سے دیکھین گے -

مین نے ان ضروریات کو مد نظر رکھکر قرآن کے ذخیرہ سے وہ آیات منتخب کین جنکا یاد کرنیوالا کبھی دائرہ اسلام سے ہٹ نہین سکتا اور متوجہ ہونیوالا کبھی محمدی تہذیب کو چھوڑ نہین سکتا - جس رسالہ کے دو حصے (اسکولی قاعدہ بر مذاق حال کے موافق) بناکر چھپوائے جسکے پہلے حصہ مین (اُمّو ذیل الف نے معہ متعلقات کتاب ابتدائی اور دوسرے حصہ کے آیات بترتیب اصول و فروع دین و اخلاقی جمع شدہ کے الفاظ دو حرفی سہ حرفی تا ہشت حرفی علٰحدہ علٰحدہ مقفی بناکر معہ اسمائے خدا و انبیا و رسل و اصحاب و ازواج و خاندان رسول مقبول صلعم و اسمائے اوصیاء و اولیاء و شہداء و خلفاء و عورات صالحہ و آداب قرأت و علامات قرآن تا کلمہ طیبہ) جمع کرکے دوسرے حصہ کو بعد بسم اللہ و اعوذ باللہ بیس سبقونمین اسطرح باترجمہ مرتب کیا - سبق اول آیات آداب قرآن و فضیلت و عوی قرآن معہ نتیجہ سبق مخلف دین و شریعت و اسلام معہ نتیجہ عدم قبول اسلام و صراط مستقیم - سبق آیات کعبہ و سمت قبلہ و مشرق و مغرب و مسجد - سبق توحید معہ معرفت معبود بعد حمد خدا باسوئہ الحمد و انا انزلنا و انا اعطینا - والعصر و النصر - الم ترکیف و لایلاف و ہر چہار قل ضروریہ نماز - سبق اسمائے انبیا معہ فضیلت انبیا و آیات مشتمل بر اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ معہ آیت درود و طریقہ درود - سبق ضمیمہ نبوت آدم و ابراہیم و داؤد - سبق آیات قیامت و معاد معہ دعائے خاتمہ ایمان - سبق آیت حکم عبادت جن و انس و حکم نماز - سبق آیت طہارت و نجاست مشرکین و بت - سبق آیت وضو و غسل و تیمم - سبق حکم و تاکید نماز باجماعت معہ فوائد نماز - سبق اوقات جداگانہ نماز پنجگانہ - سبق آیت قنوت و رکوع و سجود و حکم تسبیح و دعا - سبق حکم نماز جمعہ - سبق پنج ادعیہ ضروریہ - سبق تقریباً تمیس آیات اخلاقی مشتمل بر صفات انسانی و اطاعت والدین و آداب مجالس و ملاقات و آداب مجالس و ملاقات و آداب سلام وغیرہ - سبق احکام پردہ - سبق متفرق آیات مذمت دنیا و شیطان و موت و حیوۃ و بہشت و دوزخ

نوٹ غرض ہے کہ یہ کتاب یا جو قرآن سے وابستہ رسالے تیار ہونگے وہ مسلمانونکے کسی فرقہ سے مختص نہونگے بلکہ ہر ایک کے اعتقادات کا جداگانہ نمونے ہونگے تاکہ بلا رعایت فریقین تعلیمی حیثیت سے مرغوب طبایع و محبوب خلائق ثابت ہوں کوئی فرد نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھے بلکہ بنظر مساوات نفس تعلیم و تعلم ملحوظ رکھکر آیات کے خوب رٹانے اور سمجھانیکی کوشش کرے اور اشاعت مین کافی حصہ لے - اگر اسپر بھی کسی بھائی کو نفرت و کشیدگی پیدا ہو جائے تو (خدا خیر کرے) بذریعہ تحریر صفائی چاہے یاد رہے بلا دقت کلام خدا سے جسمین مومن منافق دوست دشمن ہارون قارون ہامان و شیطان - قصۂ عورات زلیخا و حوا و سارہ و حضرت مریم کا نام تک موجود ہے مطمئن ہو جائے مخالف موافق و اسلامی مرد و عورات کے نام یاد رکھنے یا پڑھنے سے کسی کی بے وقعتی یا اعتقادات مین بل نہ آئے گا - بلکہ اپنے سن پر پہنچکر مبارک نامون سے اُن کے حالات کے بہ توجہ جویا ہون گے ‡ ‡ ‡ ‡ ‡

خادم قوم باخلاز وار حسین با وفا

نوٹ - اگر آپکو مختصر طور سے حقیقت و مقصد کتاب جوہر اسلام و قانون قدرت دریافت کرنا ہے تو اُنکی دونون فہرستونکو جو نئی ہر ٹائیٹل کے دوسرے صفحہ سے پڑھکر بآسانی معلوم کرسکتے ہین

علمائے فریقین کی دستخط شدہ و مہر شدہ

یا ایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین

ھٰذا کتابنا ینطق علیکم بالحق

لاجواب قدیم ربّی قانون کی ہر اخلاقی آیت کا مجموعہ کتاب

قانون قدرت

باشوکت و عظمت بغرض افادۂ خلقت

عالم کی تمام مسلمانوں کے لیے جاری کیجاتی ہے کہ وہ قبل آثار قیامت متنبہ ہو کر اپنے لیئے سامان سفر مہیا کرلیں توشۂ آخرت لے لیں اور بعد کی خجالت سے بچیں

تاریخی نام

احکام پیغمبری

۱۳۳۲ھ

باب معاشرت و تہذیب احمدی

مؤلفہ سید وارث حسین سہارنپوری

مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی

ابن مولوی حاجی سید رضی مرحوم

حسب قاعدہ بارجسٹری

مطبوعہ اخبار ہندوستانی پریس لکھنؤ نظیر آباد

جز

قیمت بلا محصول

چاپ شدہ ۵ ماہ رجب تا نیم شعبان ۱۳۳۲ھ

جا بجا خط و کتابت بنام مؤلف لکھنؤ وکٹوریہ اسٹریٹ نخاس معرفت خان ڈاکٹر حاجی مرزا اصغر بیگ صاحب

اعلان

لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین

مسلمانان عالم کے سامنے قرآنی تمام آیات حسب ترتیب اصول و فروع جز و جز کر کے بلا رعایت فریق زمانہ حال کے موافق پیش کیجاتی ہین کہ وہ اپنی کتاب کے تمامی احکامات پر باسانی بلا دقت مطلع ہوکر فائدہ حاصل کر سکین اور معاملات دینی دنیوی مین سارے چھوٹے بڑے بسہولت کامیاب ہوسکین جن آیات کی مختصر فروعی فہرست کے پڑھنے کے بعد پھر کوئی یہ نہ کہہ سکے گا کہ ہم احکام الٰہی کے فلان مسئلہ سے ناواقف اور فلان قواعد کلیہ سے بے بہرہ رہگئے - چونکہ یہ عجیب و غریب کتاب بہت دنونسے تیار ہورہی تھی جسکا حجم قرآن سے چوگونہ ہوگیا تھا میرے امکان مین دفعتہً چھپوانا دشوار تھا اسلیے اس فہرست کے بھی کئی حصے کردیے گئے جو متفرق طور سے یکے بعد دیگرے شایع کیے جائین گے - پہلی مرتبہ کی اشاعت مین فہرست ہذا کی آخری آیات اخلاقی بطور نمونہ شایع کیجاتی ہین جسکے خریدنے کے بعد اگر احباب وطن کو پسند آئے تو اپنے نام اور پتہ سے مولف کو ضرور مطلع فرمائین تاکہ اسکے بعد جو جو حصے چھپتے جائین انکی خدمت عالیہ مین روانہ کیے جائین

فہرست آیات فروعی و اخلاقی کتاب قانون قدرت و احکام پیغمبری

تاریخی نام ۱۳۳۲ھ

تمہیدی آیات

(مختصر قواعد صرف و نحو - فرہنگ الفاظ) دین و شریعت - اسلام - دعوت اسلام - صراط مستقیم - ایمان - مشرق و مغرب - قبلہ و کعبہ - مساجد

عبادات - مقدمات صلوٰۃ - مطہرات

نجاست مطلقہ - نجاست کفر و شراب و منی و پاخانہ و مردہ و خون و سور و جنابت و حیض - حکم طہارۃ مطلقہ - طہارت آب و خاک
عبادتین نیت خالص - وضو - غسل - تیمم - ستر جسم - نماز نشہ مین نہ پڑھو - قرآن کو بلا طہارت نہ چھو - اذان و اقامت - جماعت - اوقات نماز - حکم عبادت

(چوتھی اشاعت)

صلوٰۃ

نماز پڑھنے کی تحریک - نماز جمعہ - نماز میت - نماز خوف - نماز قصر - نماز قضا - نماز تہجد - نماز نوافل - رکوع - قنوت - سجدہ - تشہد - سلام - تسبیح - دعا کا حکم - دعائین - احکامات روزہ و حج و زکوۃ و خمس و جہاد و نکاح و طلاق و پردہ حقوق - رضاعت مع متعلقات -

(تیسری)

معاملات

لین دین - خرید و فروخت - ناپ تول برابر - رشوت - بیع - قرض - ضمانت - امانت - خیانت - رہن - مکاتبہ - عتق - ظہار - [illegible]
مضاربت - گواہی - اقرار - عہد و پیمان - نقض عہد - قسم - نذر و منت - شفعہ - لقطہ - غصب - قضا - وصیت - ترکہ - بیوقوفونکو مال نہ دو - یتیمون کا مال نہ لو - کفایت شعاری - صلح - نفاق - کھانے پینے کی چیزین

باب تعزیرات و قصاص

خدا و رسول سے لڑنے والے کی سزا - چور و رہزنی کی سزا - قتل خطا کی سزا - تہمت زنا کی سزا - زنا کرنیوالے کی سزا -

(دوسری اشاعت)

باب معاشرت و تہذیب و اخلاق

جھوٹ - مکر و فریب - غیبت - عیب جوئی - بدگمانی - چغلی - بغض و حسد - خطا و بہتان - نفاق - خواہشات نفسانی - فحش کاری
غرور و تکبر - بیہودہ فضول گوئی - سب و شتم - لغو شعر گوئی - مسخرہ پن کی مذمت - صحبت ظالم و گنہگاران - مجادلہ - مناظرہ - جنگ و جدل
خودکشی - قتل اولاد - یتیم و سائل کا جھڑکنا - خود کو فضیلت - بے محل استفسار کی برائی - سچ - ہر کام محکم کرنا - بدی کا جواب نیکی - جواب جاہل
خاموشی - بلند آواز سے نہ بولنا - عاجزی انکساری - نرم دل ہونا - غصہ کو پینا - خطا کو معاف کرنا - تقوی - پرہیزگاری - باب
صبر و شکر و ایثار نفس کشی - توکل - خدا کی رحمت سے مایوس مت ہو - حقوق والدین و قرابت دار و ملازمین - حقوق زوج و زوجہ - آداب مجالس و محافل - آداب طعام - گھر و نمین جانیکے آداب - آداب سلام

(پہلی اشاعت موجودہ)

هو الموفق والمعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۝ الرحمٰن الرحیم ۝ مالک یوم الدین ۝ والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله الامین ۝ واٰله المعصومین

(اما بعد) هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ
یہ (سارا) بیان واسطے لوگون کے ہے اور پند و نصیحت واسطے ڈرنیوالونکے

آب و گل سے خمیر ہونیوالے بندو اپنے خدائے مطلق کو وحدہ لاشریک جانو۔ اُسکے انبیاؑ واوصیا کو بصدق دل مانو۔ قدرت کے مصدقہ قوانین پر بخلوص دل عمل کرو۔ دیکھو اُسنے تمھاری خلقت کیسا تھ ہی اپنی مخلوقات مین اشرف و ممتاز کرنے کے کیسے کیسے سامان کیے تمھارے لکھنے پڑھنے کے لیے کتب آسمانی نازل کیے۔ سمجھانے بجھانے اور تعلیم و تربیت کے لیے لاکھون انبیاؑ واوصیا مختلف خطون مین بھیجے۔ تمھارے خانہاے تاریک جسم مین چراغہائے عقول روشن کیئے اور تیرہ و تار منازل مین رہنما شمعین جلائین۔ غرضکہ اُسنے اپنی حجت کے سب طریقونکو آل ہاشمی رہنما تک ختم کردیا بلکہ قیامت تک سلسلۂ ہدایت جاری رکھا۔ مگر تم اپنے طفلانہ حرکات و بہائمانہ صفات سے باز نہ آئے نہ تم نے ابتک خلعت انسانی سے خود کو سنوارا۔ نہ زیور علم و حلم سے اپنے آپکو آراستہ کیا۔ ایھا الناس تم سے برابر کہا گیا ہے کہ تم اپنا جامۂ حیوانی اُتارو۔ زیور شرافت و بزرگی سے خود کو سنوارو۔ بد تہذیبی و بدنفسی کی کثافت سے بچو۔ اخلاق محمدیؐ و آداب اسلامی زیب تن کرو۔ حوصلہ مند بہادر انسان ہو کر دلیری اختیار کرو۔ کسی مشکل کو کٹھن نہ سمجھو۔ تمھاری دلیری و بہادری کے یہ معنی نہین کہ غافل و مدہوش ہوکر اُسی قعر ذلت مین پڑے رہو اور نکلنے کی کوشش نہ کرو۔

کیا تم یہی اچھا سمجھتے ہو کہ اپنی بیش بہا قابل قدر زندگی خواہشہائے نفسانی مین صرف کردو جو محض حیوانیت ہے۔ اور پستی سے بلندی ادنےٰ سے اعلیٰ مرتبہ کیطرف

سبقت کر کے شرف بزرگی نہ حاصل کرو۔

یہہ مانا کہ قوم عرب بڑی وحشی و جاہل قوم تھی مگر انھین مین ایک نہین بہت سی صورتین عالم کی نگاہو نمین ایسی پھر گئین جنھون نے واقعاً مجسم اخلاق بنکر چارون طرف اپنی شعاعین پھیلا دین اور سارے عالم کو نورانی کر دیا۔ پھر بتاؤ یہ بندے کیسے تھے اور یہ کونسی سرزمین تھی جہانپر پیدا ہو کر انھون نے کیسی ترقی حاصل کی اور کسطرح سے مرتبہ اعلیٰ پائے۔ مرتبہ حیوانی (درجہ ادنیٰ فکر معیشت) مین سبھی نے ترقی کی اور کرتے ہین پر وہ ترقی اسفل کہلاتی ہے تمھارے خدا کو مرغوب نہین بلکہ اُسکے دربار سے مردود ہے۔ اُسکے نزدیک اعلیٰ درجہ کی وہ ترقی ہے جس سے انسان اپنے ظاہر و باطن کو ایسا پاک صاف کرے اور انسانی مرتبون کو اسطرح طے کرے کہ اُسکا شمار فرشتگان مقرب مین ہو جائے تب کہین کہا جا سکتا ہے کہ ہان اسنے ترقی کی ہے اور بیشک و شبہ بڑے مرتبہ پر فائز ہو گیا ہے۔ اے بنی آدم خدا نے اسلئے کہ تمھاری وقعت قائم رہے دین و دنیا مین تمھاری عزت بنی رہے اور تم چین اور آرام سے اپنی نیند سوؤ وہ قوانین وضوابط بنا کر بھیجے ہین جو قیامت تک سدا ایک حالت پر رہینگے کبھی بدل نہین سکتے نہ کسیکو رائے زنی کرنیکا حق حاصل ہے نہ کسیکو چون وچرا کرنیکا مجاز ہے۔ اگر انپر نہایت ہی سچائی سے عمل کرو گے تو پھر تم کسی آفت ارضی و سماوی دینی و دنیوی مین مبتلا نہ ہو گے۔ بلکہ گروہ ملائکہ مین داخل ہو کر مقرب بارگاہ ایزدی بنجاؤ گے اور انسان کامل کہے جانیکا حق حاصل کر لوگے۔

نوٹ حضرات ناظرین کیخدمت عالی مین عرض ہی کہ آیت کے مکرر دو ہندسونسے یہ غرض ہی کہ پہلے بامحاورہ ترجمہ سے مطلب معلوم ہو جائے پھر آیت کے ترجمہ لفظی سے معنی سمجھ مین آجائین۔

دوسرے ہر خط کے اوپر والے ہندسونمین پہلے سے مراد پارہ دوسرے سے مراد سورۃ ہے اُسکے تحت مین پہلے سے مراد رکوع اور دوسرے سے شمار کی ہوئی آیت معلوم ہو جاتی ہے تاکہ کسیکو آیتون کے گننے کی بھی زحمت نہو اور آنکھ بند کر کے بلا دقت منزل مقصود تک پہونچتے ہی

مؤلف کو نہ بھولے اُسکو مع والدین و مومنین دعائے خیر سے یاد کرے

اے بنی آدم (جھوٹ کی مذمت) ان باتونکو چھوڑو

قانون نہ خود جھوٹ بولو نہ دوسرون کو جھٹلاؤ

اے بنی آدم اس بات کو خوب سمجھ لو کہ جسقدر تم سے خطائین سرزد ہوتی ہین وہ محض تمھارے جھوٹ بولنے اور حرام مال کھانے کیوجہ سے پیدا ہوتی ہین۔ تم انکو معمولی چیز سمجھ کر دانستہ استعمال کرتے ہو اور یہ تمھاری اُخروی جڑ کاٹنے پر کمربستہ ہین جھوٹ بولنے کو معمولی نہ سمجھو۔ یہ تمام خطاؤن کا سردار۔ تمام بلاؤنکا سبب ہے۔ اس سے دنیا مین خاص بندونکے سوا عام انسان بہت کم بچے ہین۔ اسنے ہر فرد بشر کی زبان کو اپنا ذائقہ چکھایا۔ دنیا مین الگ رُلایا۔ دین مین الگ سزا کا مستحق بنایا۔ جسکا اثر کیا پوچھتے ہو دنیا مین کیا ہوتا ہے اور دین مین تمھارے لیے کیا ہوگا۔ یاد رکھو دونو جگہ بجز ذلت رسوائی سزا و عقاب اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

(۲) جھوٹ اور مال حرام کھانے کی مذمت

(۱) سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ

سننے والے جھوٹ کے کھانیوالے مال حرام کے

(ب) شیطان کس پر آتا ہے؟ جھوٹے دغاباز پر

(۲) کیا مین یہ بات تمکو بتلا دون، کہ یہ شیطان کنپر آتے ہین؟ یہ سب تمام جھوٹے دغابازون پر آتے ہین

(۲) هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝

کیا خبر دون تمکو اوپر کسکے نازل ہوتے ہین شیطان نازل ہوتے ہین اوپر ہر جھوٹے دغاباز کے

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝

سنی سنائی باتین القا کردیتے ہین شیطان کانونمین اور اکثر انمین جھوٹے ہوتے ہین

(۳) عنقریب وہ کہین گے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے۔

(۳) سَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝

قریب ہے کہ وہ کہینگے یہ جھوٹ پرانا ہے۔

(ج) جھوٹی زبانون سے خدا پر افترا نہ کرو۔

(۴) (دیکھو) اپنی جھوٹی زبانون سے یہ مت کہو کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ تم اس
کہنے سے خدا پر افترا باندھو مگر (یہ جان لو) جو لوگ خدا پر افترا و بہتان رکھتے ہین وہ (جہنم سے)
چھٹکارا نہین پا سکتے۔

(۴) ۱۴/۱۵ ۱۴/۱۱۶ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا
اور نہ کہو (بسبب اسکے کہ ظاہر کرتی ہین زبانین تمھاری جھوٹ کو) کہ یہ حلال ہے اور یہ
حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ
حرام تاکہ تم افترا و بہتان خدا پر جھوٹ کا لگاؤ۔ بیشک ضرور جو لوگ افترا لگاتے ہین خدا پر جھوٹ کا
لَا يُفْلِحُونَ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
ہرگز نہ چھٹکارا پائینگے۔ (عذاب سے) (انکا سرمایہ تو تھوڑا ہے اور انکے لیے عذاب دردناک ہے۔

(۵) (رسول کی باتون پر کفار کہتے تھے) کہ رسول یا تو خدا پر اپنی باتون سے افترا بہتان لگاتا ہے یا یہ مجنون ہو گیا ہے
(۵) ۲۲/۱ ۲۳/۸ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ ؕ
افترا کیا جھوٹ موٹ کا خدا پر یا اسکو جنون ہے

(۶) (دیکھو ظالم گنہگار ہ) جو خدا پر بعد اس سمجھانے کے افترا لگائینگے وہ لوگ بڑے ظالم و گنہگار ہین
(۶) ۴/۱۸ آل عمران فَمَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
ظالم کافروا جو شخص افترا بہتان لگائینگے خدا پر جھوٹ کا بعد اسکے پس وہ لوگ ظالم ہین

(۷) اے رسول تو قیامت کے روز خدا پر جھوٹ بولنے والونکے منھ کالے دیکھیگا
(۷) ۲۴ زمر ۳ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ
اور دن قیامت کے دیکھیگا تو انکو جو جھوٹ بولتے ہین خدا پر کہ انکے منھ کالے ہونگے

(۸) ہم نے ضرور آزمایا انکو جو کہ قبل تھے پس ضرور جتلا دیگا انکو جو سچ بولتے ہین اور ضرور
جتلا دیگا انکو جو جھوٹ بولتے ہین۔
(۸) ۲۰ عنکبوت ۳ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ۝
اور تحقیق آزمایا ہے ہمنے انکو جو تھے قبل انکے پس معلوم کریگا ضرور خدا انکو جو سچ بولتے ہین اور ضرور معلوم کریگا انکو جو جھوٹ بولتے ہین

(۹) (بوقت مباہلہ اہل کسا (محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ...

مذہب کو حق پر نہین جانتے تو) ہم تم مباہلہ کرین اور جو (ہم مین سے) جھوٹا ہوا اُس پر خدا کی لعنت بھیجین

(۹) ۳-۳ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ۝

پھر ہم مباہلہ کرینگے پس قرار دینگے لعنت کو خدا کی جھوٹے دغا باز پر

(۱۰) تا کہ کافر لوگ جانین کہ وہ جھوٹے تھے۔

(۱۰) ۱۴-۱۶ / ۳۹-۹-۵ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كَاذِبِيْنَ ۝

تا کہ جان لین کافر لوگ کہ وہ بیشک جھوٹے ہین

مقولہ کفار

(۱۱) کیا ہم مین سے اُسی پر وحی نازل ہوئی معلوم ہوتا ہی کہ وہ بڑا جھوٹا مغرور شخص ہے۔

(۱۱) ۵۴-۲۷ / ۲۵-۲ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ

کیا ڈالا جائے ذکر (وحی) اوپر اُسکے ہم مین سے بلکہ وہ بڑا جھوٹا مغرور ہی

(۱۲) لوگو عنقریب کل ہی قیامت مین لوگ معلوم کر لینگے کہ کون بڑا جھوٹا مغرور ہے۔

(۱۲) سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝ ۵۴-۲۸ / ۲۶-۲

عنقریب جان لینگے کل کون بڑا جھوٹا مغرور ہے

(د) (مذمت تکذیب)

(۱۳) اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝

کیا اے رسول تمنے دیکھا اُسے جو جھٹلاتا ہے دین کو

(۱۴) کفار نے اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور جھٹلایا اور ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔

(۱۴) ۵۴-۳ / ۱-۳ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝

اور کفار نے جھٹلایا اور پیروی کی اپنی خواہشوں کی اور ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے

(۱۵) اُس شخص سے بدتر اور بڑا ظالم کون ہوگا جو خدا کو جھٹلا دے اور جبکہ سچ بات پیش کیجائے تو اُسکو جھوٹا کر دے۔ کیا ایسے کافرون کی جگہ جہنم مین نہ ہوگی؟ بلکہ ضرور ہوگی)

(۱۵) ۲۴-۳۹ / ۲۱ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ

پس کون زیادہ ظالم ہی اُس شخص سے جو جھوٹ لگائے خدا پر اور جھوٹا کہوے سچ حق کو جب اُس کن آوے

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِيْنَ ۝

(۱۶) بلکہ کفار نے حق کو جبکہ اُنکے سامنے آیا جھٹلادیا تو وہ حالت پریشانی مین ہوگئے۔

(۱۶) $\frac{۲۶-۵۰}{۱-۵}$ بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ ۝

بلکہ جھٹلایا اُنھون نے حق کو جبکہ آیا اُنپر پس وہ ایسے امر میں ہوگئے جسکو قرار نہین

(۱۷) اے رسول خدا کے جھٹلانے والون کی اطاعت مت کرو۔

(۱۷) $\frac{۲۹}{۱-۷}$ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ۝

پس نہ اطاعت کرو جھٹلانے والون کی

مقولۂ خداوندی

(۱۸) وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝

رسول ہمارے چھوڑدو مجکو اور جھٹلانیوالونکو جو خوشحال ہین (مین اُنکو سمجھ لونگا) اور مہلت دو اُنکو تھوڑی سی

(۱۹) قیامت کے روز ہر جھٹلانے والے کی تباہی ہے

(۱۹) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ دس مقام پر سورۂ مرسلات مین یہ آیت آئی ہے

ویل وافسوس ہی آج کے روز جھٹلانے والون کو

(غیبت چغلی عیب جوئی۔ بدگمانی)

قانون غیبت اور چغلی عیب جوئی نکتہ چینی کسیکی نہ کرو نہ کسی پر بدگمانی کرو۔

آپس مین محبت واتحاد بڑھانے کے لیے تم کو ہدایت کیجاتی ہے کہ پیٹھ پیچھے کسی کی غیبت (برائی) نہ کرو کسی کے عیبون کو مت ڈھونڈو کسی پر براگمان مت لیجاؤ ممکن ہے کہ وہ تم سے بہتر ہو۔ اور تمھارے مرتبہ سے کہین زیادہ عزت ومرتبہ رکھتا ہو۔ اگر تم ایسے بُرے برتاؤ کسی کے ساتھ کروگے تو اُس کے دلمین تمھاری طرف سے فورًا دشمنی پیدا ہوجائیگی بوئے اُلفت جاتی رہے گی بجائے وقعت اُسکی نگاہ مین تمھاری ذلت ہوگی۔ حتے کہ جو کام تمھارے اُس شخص سے وابستہ ہونگے اُنمین تمھارا خیال کبھی نکرے گا نہ تمھارا ساتھ قطعًا دیگا بلکہ اور جو لوگ تمھاری ان بیجا حرکتونکو سنین گے وہ بھی ساتھ چھوڑ دین گے۔ جب تک تم اپنے باطن کو ان بیجا باتون سے صاف شفاف نہ کرلوگے اُسوقت تک تمھاری ترقی نہین ہوسکتی نہ تم ہردل عزیز ہوسکتے ہو

اسیطرح برتاؤ کر کے تمھارا دل دکھا دین تب شاید تم کو حقیقت و اندازہ اپنی بدافعالیونکا ہوسکتا ہے اور شاید تم اپنی حرکتون سے باز آسکتے ہو۔

(۱) اے ایمان لانیوالو۔ خبردار دیکھو بدگمانی کرنے سے بچو کیونکہ بعض بدگمانیان گناہ ہوتی ہین نہ آپسمین پیٹھ پیچھے کسی کی غیبت کرو نہ دوسرے کے عیبونکو تلاش کرو۔

(۱) ۲۶-۴۹ / ۱۲-۲-۱۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ

وہ لوگ جو ایمان لائے پرہیز کرو بہت بدگمانی سے

إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا

کیونکہ بعض گمان گناہ ہین اور نہ (عیبونکو) ڈھونڈو اور نہ غیبت کرو (آپسمین) بعض کی بعض سے

(غیبت عیب جوئی کرنے والو) کیا تم اپنے مرے ہوئے حقیقی بھائی کا گوشت (نوچ نوچکر) کھانا پسند کروگے (اور تمھارے زخمی دلپر صدمہ نہ پہونچیگا) (خبردار۔ اسکو چھوڑدو) خدا سے ڈرو۔ کیونکہ خدا بڑا رحیم اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔

أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا

کیا پسند کرتا ہے کوئی تم مین سے کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی مردہ کا بس مکروہ معلوم ہونگو اور ڈرو

اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۝

اللہ سے کیونکہ خدا توبہ قبول کرنیوالا رحیم ہے

(۲) جو شخص لوگون کی عیب جوئی نکتہ چینی کرتا اور اُنپر آوازے کستا ہے اوسپر ذلیل وافسوس ہے اور اُسپر بڑی تباہی ہے۔

(۲) ۳۰-۱۰۴ / ۱-۱-۱ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ

وائے ہے ہر عیب جوئی کرنیوالے اور آوازے کسنے والے پر

(چُغلی)

(۱) ہر جھوٹی قسم کھانے والے ذلیل وکمینہ شخص کی۔ ہر آوازہ کسنے والے اور ادھر اُدھر چغلی لگانے والے کی۔ اور ہر خیر سے روکنے والے سرکش وگنہگار شخص کی اطاعت فرمانبرداری نہ کرو

اور مت اطاعت کر ہر جھوٹی قسم کھانیوالے ذلیل و کمینہ شخص کی آوازے کسنے والے ادھر اُدھر کی چغلی لگانیوالے کی

مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ

(اور) روکنے والے کی خیر سے (اور) سرکش و گنہگار کی

(خطا و بہتان)

قانون ۳۰ خطامت کرو کسی پر بہتان نہ کرو دیکھو انسانو تمھارے لیے ہرگز یہ بات درست نہین کہ خطا و گناہ کرتے رہو اور دوسرون پر تہمت و بہتان رکھتے رہو۔ خواہ مخواہ کسی برادر مومن کو بلا جانچے پڑتالے کسی اچھی بُری بات سے بدنام کرنا کیسی بیحیائی اور دلیری کی بات ہے۔ تم کو ایسی باتون سے بچنا چاہیے جنسے بجز دشمنی بڑھانے اور طرفین مین آبرو ریزی کرنے کے اور کچھ فائدہ نہین۔

(۱) جو شخص خود کسی خطا یا گناہ کو کرکے پھر دوسرے بھلے آدمی کو بہتان لگاوے تو اُسنے بڑا بہتان لگایا اور دیدہ و دانستہ بڑا گناہ کیا۔

(۱) پ ۵ ع ۱۴ وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا

اور جو شخص حاصل کرے کسی خطا کو یا کسی گناہ کو پھر بہتان لگادے کسی بے گناہ کو

فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا

بس ضرور اُٹھایا اُسنے بہتان عظیم اور گناہ ظاہر بظاہر

(۲) اور جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ خود ہی گناہ کرتا ہے۔

(۲) پ ۵ ع ۱۴ وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ

اور جو شخص حاصل کرتا ہی گناہ کو تو وہ حاصل کرتا ہی خود

(بغض و حسد)

قانون ۳۱ بغض و حسد کو اپنے دل سے دور کرو اپنے دلون مین بغض و حسد رکھنے والو ان

ناجائز بدعادتونکو چھوڑو؟ جن سے تم کو بجز نقصان کوئی فائدہ نہین پہنچ سکتا خواہ تم دوسرون کی خوبیان دیکھ دیکھ کر جلو اور آتش بغض وعناد خوب بھڑکاؤ تو بھی بجز خاک سیاہ ہونے کے کبھی سرسبز وشاداب نہین ہوسکتے

اگر تم ہزار کوشش کرو کہ دوسرے کی خوبیان ہم کو ملجائین اور اُس سے جاتی رہین یہ کب ہوسکتا ہے اور اگر یہ خواہش کرو کہ غیر کی دولت وثروت جاتی رہے اور ہم پاجائین یہ کب پوری ہوسکتی ہے۔

(۱) کیا وہ لوگونپر اسوجہ سے حسد کرتے ہین کہ خدانے اپنے فضل وکرم سے اُن کو دیا ہے۔

(۱) ع ۸ پ ۵ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۝

کیا وہ حسد کرتے ہین آدمیون پر کہ دیا ہے اُنکو خدانے اپنے فضل سے

(۲) اور رسول کہدے کہ اے خدا) مین حسد کرنیوالون کے شر سے جبکہ وہ حسد کرتے ہین پناہ مانگتا ہون

(۲) پ ۳۰ ع ۳۷ وَ (أَعُوذُ) مِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

اور (پناہ مانگتا ہون) شر سے حاسد کے جبکہ وہ حسد کرے

(نفاق)

قانون اپنے باطن سے نفاق کو دور کرو۔ ظاہر وباطن دونون کو صاف رکھو

باطنی بغض وعناد رکھنے والو اپنے ظاہر وباطن کو ایک کرو۔ منافقانہ دوسرون سے نہ ملو۔ اپنے آئینۂ قلب کو اس فاسد غبار سے پاک کرو۔ دیکھو اگر تمھارے باطن کا حال دوسرے پر ظاہر ہوجائے تو وہ بھی تمھارے ساتھ بغیر منافقانہ برتاؤ کیے باز نہ آئیگا جسکا نتیجہ طرفین مین بجز نقصان عظیم اور بیہودہ جان ومال کے ضایع کیے اور کچھ حاصل ہوگا اس سے تمھارے لیے یہی بہتر ہے کہ تم جس طرح ظاہر بظاہر ملتے ہو باطنًا بھی اسی طرح محبت کرو۔ ورنہ قیامت مین منافقون کا گھر جہنم کے اسفل السافلین حصون مین ہوگا۔

(۱) پ ۲۲ احزاب ع ۳ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ ۝

(۲) إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ ۝ ۲۰۵

بیشک منافق لوگ جہنم کے حصۂ تحت میں ہونگے

(نفسِ امّارہ و خواہشہائے نفسانی مت بنّی)

م۶

قانون خواہشات نفسانی کی پیروی مت کرو اپنے نفس کو قابو مین رکھو۔

نفس امارہ کی پرستش کرنیوالو خواہشہاے نفسانی کی پیروی چھوڑو اپنے تئین برباد نہ کرو۔ ہم دیکھتے ہین کہ تم ہوا و ہوس کے پیچھے شیطان کی پیروی مین اسقدر مصروف ہو رہے ہو کہ تم نے خدا کو بھلا دیا اُسکے تمام احکامات کو (جو اُسنے تمھارے ہی نفع نقصان کے لیے بنائے تھے) بالاے طاق رکھ دیا۔ اُنکو پس پشت ڈالا اور خود کو تباہ کیا۔ وہ خوب جانتا ہے کہ تمنے اُس راندۂ درگاہ کے کہنے سننے مین آگر بدی پر ایسی کمر باندھی کہ نقصان ابدی کیطرف متوجہ نہین ہوتے اور خسارۂ اخروی کی پرواہ نہین کرتے بلکہ نظام عالم مین رخنہ ڈالنے اور حلال و حرام کے مخلوط کرنے پر کمر بستہ ہوتے ہو۔

نادانو۔ تمھارا خدا تم سے غافل نہین تمھارے کرتوتون کو خوب جانتا پہچانتا ہے اور تمھاری حرکتون کو خوب سمجھتا ہے۔

سنو! تم سے برابر کہا گیا اب پھر کہا جاتا ہے کہ دن و رات یہ تمھاری غفلت قانون قدرت کی خلاف ورزی۔ یاد رکھو ایک دن عجب رنگ لائے گی اور اس تمھارے حظ نفسانی کا بہتر مزہ چکھائے گی۔ اُس تزلزل کے زمانہ مین (جبکہ آسمان و زمین مین تلاطم ہوگا کوئی ایک دوسرے کو نہ پہچانے گا) یہی تمھارے اعضا و جوارح جن سے تم آج بدی کے مرتکب ہوتے ہو کل جہنم کی دہکتی آگ مین پہنچا دینگے اور بجاے تمھاری مدد تمھاری نافرمانی پر تل جائینگے۔ اگر تم کو کچھ اُس کے غضب و جلال کا خوف اور آتش جہنم کا ڈر ہے تو ضرور مانوگے ورنہ پھر پچتاؤگے۔

(۱) دیکھو خبردار خواہشات نفسانی کی (قطعاً) پیروی مت کرو کیونکہ تم کو خدا کے رستے

(۱) ۲۳-۳۸ / ۲۶-۲ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

اور مت پیروی کر خواہشات نفسانی کی پس گمراہ کر دیگی تجکو راستے سے خدا کے

(۲) اے رسول بسبب اس اختلاف کے اپنے خدا کو یاد کر اور جسپر تجکو حکم کیا گیا اُسپر قائم رہ اُن کفار کے خواہشات کی پیروی مت کر۔

(۲) ۲۵-۴۲ / ۱۵-۲ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ۔ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ

پس بسبب اس (اختلاف) کے پکار یاد کر خدا کو اور قائم رہ جسپر تجکو حکم کیا گیا۔ اور نہ پیروی کر

اَهْوَآءَهُمْ

خواہشات کی (کفار) اونکی

(۳) جو لوگ خدا کی راہ سے پھر کر گمراہ ہو گئے اُنکے لیے بڑا سخت عذاب اسوجہ سے مقرر کیا ہے کہ اُنھوں نے قیامت کے دن کو بھلا دیا ہے

(۳) ۲۳-۳۸ / ۲۶-۲ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ

گمراہ ہوگئے راہ خدا سے اُن کے لیے عذاب

شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ

سخت ہے بسبب اسکے بھول گئے وہ دنکو قیامت کے

(فحش وبدکاری)

قانون فحش بدکاری کے پاس مت جاؤ لوگو خواہشہائے نفسانی کیساتھ اوپر تمکو اچھی طرح بتلا دیا ہی کہ فحش و بدکاری کیسی بری چیز ہی اور کیا کیا اس سے نتیجے دنیا مین پیدا ہوتے ہین اور کیا کیا آخرت مین پیدا ہونگے۔ اس سے بچو اس سے تمام عالم کے بنی آدم مین اک رخنہ عظیم برپا ہوگیا اور ایک تلاطم عجیب قائم ہوگیا ہے جسکے ساتھ ہر فرد بشر کے اندرونی حصوں کو عداوت شدید اور علالت قدیم وجدید کی گرم و تند ہوا اُن نے خشک و بوسیدہ کر دیا ہے کہ پھر پنپنے کی اُمید اور سرسبز ہونے کی یاس جاتی رہتی ہے۔ اور جان عزیز مفت مین دینی پڑتی ہے۔

(۱) لوگو خبردار ہرگز زنا کے قریب مت پھٹکو کیونکہ وہ بڑی بیحیائی کی بات اور نہایت ہی برا طریقہ ہے

(۱) ۱۵-۲۵ / ۴-۳۲ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا

لوگو مت قریب جاؤ زنا کے کیونکہ وہ بیحیائی ہے اور برا طریقہ ہے

(۲) اور نہ پاس جاؤ فحش باتون کے خواہ وہ ظاہر ہون یا باطن کیون نہون۔

(۲) ۸-۶ / ۱۵۱-۵۲ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

اور نہ پاس جاؤ فحش باتون کے خواہ وظاہر ہون یا باطن (کیون نہون)

(۳) (کیا اچھے ہین) وہ لوگ جو گناہان کبیرہ اور فحش باتون سے بچتے ہین اور جبکہ کسیپر غصہ ہوتے ہین تو اُسکی خطا کو بخش دیتے ہین۔

(۳) ۲۵-۴۲ / ۴-۳۷ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ

(کامیاب ہین وہ) جو لوگ پرہیز کرتے ہین بڑے گناہون اور فحش باتون سے

وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ○

اور جبکہ وہ غضبناک ہوتے ہین تو وہ خطا بخشدیتے ہین

(غرور وتکبر)

قانون غرور وتکبر مت کرو اور دوسرونکو حقیر نہ سمجھو	اپنی اچھائی پر آپ ہی نازان ہونیوالو کیا تم اپنی خوبی پر آپ ہی فخر کرکے دوسریکو کمتر سمجھتے ہو۔ دیکھو تمسے کہا جاتا ہے کہ غرور وتکبر کو چھوڑدو عجب وخود بینی کو دلمین راہ ندو دیکھو نخوت وہ شے ہے جو ہمیشہ نیچا

کھاتی ہے یہی وہ چیز ہے جو برابر ذلت دلاتی ہے۔ شیطان سے عابد کو راندہ درگاہ کیا۔ نمرود بادشاہ (مردود) کو واصل جہنم کیا فرعون سے حکمران کو مٹی مین ملایا تحت الثری تک پہنچایا بڑے سرکشونکو اک دم مین رُلایا بڑے بڑے نامورونکو ایک ساعت مین مٹایا۔

دار غرور وتکبر تم سے محتاجون کے لیے کبھی زیبا نہین خواہ تم کسی مرتبہ پر کیون نہ فائز ہو تم جانتے ہو کہ ہم ناچیز گندہ پانی سے پیدا کیے گئے ذرا ذرا سی باتو مین ہر وقت ایک محتاج رہتے ہین پھر کیا وجہ ہے کہ تم اک عارضی صفت کی بدولت (جو چند روز مین

جاتی رہی) خود کو بڑا اور دوسریکو ذلیل ورسوا سمجھتے ہو۔ کیا تم بھی قیامت تک زندہ رہ سکتے ہو۔
کیا تم بھی اپنی اس بڑائی کو باقی رکھ سکتے ہو۔؟

(۱) (خبردار) تم اپنے مُنھ کو تکبر کرکے لوگوں سے مت پھراؤ۔ اور نہ اس زمین پر اکڑ کر چلو۔ کیونکہ تمھارا خدا کبھی غرور وتکبر کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

(۱) ۲۱-۲۱ / ۱۸-۲ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا

اور نہ پھرا اپنے رخسارہ کو لوگوں سے اور نہ چل زمین میں اکڑ کر

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝

کیونکہ خدا نہیں دوست رکھتا ہر مغرور و فخر کرنیوالے کو

(۲) (پھر سنو!) جو اچھی چیز تمکو دیگئی ہے اُسپر بہت خوش و خرم مت ہو تمھارا خدا ایسوں کو دوست نہیں رکھتا

(۲) ۲۲-۲۲ حدید / ۲۳-۲ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝

اور نہ خوش ہو اس چیز پر جو تمکو دیگئی ہی۔ کیونکہ خدا نہیں دوست رکھتا ہر مغرور فخر کرنیوالے کو

(۳) اے ناچیز انسان تو اس زمین پر اکڑ کے مت چل۔ کیونکہ تو اپنی خود پسندی کیحالت میں نہ تو زمین کو شگافتہ کر سکتا ہی اور نہ ہرگز غرور وتکبر کرکے پہاڑوں سے تجاوز کر سکتا ہے۔ یہ سب تیری باتیں تیرے خدا کو ناپسند ہیں۔

(۳) ۱۵-۱۷ / ۴-۲۰ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ

اور نہ چل زمین میں اکڑ کر کیونکہ تو ہرگز نہ پھاڑ ڈالیگا زمین کو اور نہ ہرگز

تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ۱۷-۱۵ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ۝

پہنچ سکتا ہی پہاڑوں تک لمبائی میں کل یہ (باتیں) برائی انکی نزدیک تیرے خدا کے مکروہ وناپسند ہے

(۴) (پھر سمجھو) خدا غرور اور فخر کرنیوالے کو کبھی نہیں دوست رکھتا۔

(۴) ۵-۲ / ۳۶-۴ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝

کیونکہ خدا نہیں دوست رکھتا اکڑنیوالے اور فخر کرنیوالے کو

(۵) اس غرور نے فرعون قارون ہامان (سے سرکشوں کو ہلاک کیا) باوجودیکہ موسیٰ پیغمبر نے انپر کھلے معجزے ظاہر کیے مگر وہ برابر زمین پر غرور کرتے رہے جسکی وجہ سے ہمنے اُنکو اپنے عذاب میں بوجہ

اُنکے گناہ کے ماخوذ کیا جس سے وہ بھاگ نہ سکے ۔ پس بعضوںپر پتھر برسائے ۔ بعضونکو زمین مین دھنسا
بعض کو پانی مین ڈوبایا ۔ بعضونکو آواز سخت نے ہلاک کیا ۔ خدا کسی پر ظلم نہین کرتا ۔ لیکن یہی لوگ
اپنے نفسونپر ظلم کرتے ہین ۔

(۵) $\frac{۲۰-۲۹}{۴-۳۹-۴۰}$ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ قف لَقَدْ جَآءَهُمْ مُوْسٰى

اور قارون اور فرعون اُسکے وزیر ہامان کو ہلاک کیا باوجودیکہ لائے انپر موسیٰؑ

بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۚ فَكُلًّا اَخَذْنَا

کھلے معجزے پس غرور و تکبر کیا زمین پر اور نہ تھے وہ بھاگنے والے (عذاب خدا سے) پس ہر ایک کو ماخوذ کیا

بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ

ہمنے بوجہ گناہ کی پس بعض انمین سے وہ کہ بھیجے ہمنے اوپر اُسکے پتھر اور بعض وہ کہ جنکو لیا آواز سخت نے

وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ

اور بعض وہ جنکو دھنسایا زمین مین اور بعض انمین سے وہ کہ جنکو ڈوبایا ہمنے اور نہین خدا ظلم کرتا ہے

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○

اور لیکن وہ خود اپنے نفسونپر ظلم کرتے ہین

(۶) خدا نہین دوست رکھتا غرور و تکبر کرنے والون کو

(۶) $\frac{۱۴-۱۶}{۲}$ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ○

بیشک وہ خدا نہین دوست رکھتا غرور و تکبر کرنے والونکو ۔

(۷) کیا نہین ہے جہنم مین جگہ غرور و تکبر کرنے والون کے لیے ۔

(۷) $\frac{۲۴-۳۹}{۱}$ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ○

کیا نہین ہے جہنم مین جگہ غرور و تکبر کرنیوالون کے لیے

(بیہودہ و فضول گوئی)

قانون لغو بیہودہ باتونسے بچو فضول گوئی کو چھوڑو

زبانی حدود سے گزرنیوالو یا اپنی زبانونکو روکو لغو بیہودہ باتونسے بچو ۔ کیون زبان پر فضول الفاظ جاری کرتے ہو جنکا تمکو بجز آبروریزی

کچھ مفاد نہیں ذی ہوش عقلمند کبھی زبان سے بیہودہ الفاظ نہیں نکالتے اور قابل قدر وقت کو یوں رائگاں نہیں کرتے

(۱-۲) پس اے لوگو! لغو بیہودہ باتوں سے پرہیز کرو۔ اور جو لوگ لغو باتوں سے روگردانی کرینگے وہ سدا معزز رہیں گے

(۱) ۱۷-۲۲ / ۳۰-۴ فَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۱۸-۱۳ / ۱-۳ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝

پس بچو قول بیہودہ سے۔ (معزز رہینگے) جو لوگ لغو باتوں سے منہ پھراتے ہیں۔

(۳) جو لوگ لغو و لاطائل کا موں میں دخیل نہیں ہوتے (نعمت ہائے جنت سے بشارت دیئے جائینگے) اور جبکہ امر بیہودہ و لغو کے ساتھ گذرتے ہیں تو بزرگانہ (بحالت عین) گذرتے ہیں (یعنی بری باتوں سے بچتے ہیں)

(۳) ۱۹-۱۰ / ۲۷-۶ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۝

جو لوگ نہیں حاضر ہوتے باطل کا موں میں اور جبکہ گذرتے ہیں ساتھ بیہودہ کے گذرتے ہیں (بحالت) بزرگانہ

(سبّ و شتم گالی گلوچ)

قانون کسی کو گالی مت دو برا مت کہو — نہیں بیہودہ باتوں میں گالی دینے یا کسی کو برا بھلا کہنے سے بچو اور زبان کو جس قدر بیہودہ باتوں سے بچاؤ تمھارے اس گالی دینے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوسرا بھی اسیطرح بلکہ اس سے سخت گالی دینے پر اور برا بھلا کہنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ صرف تمھیں کو نہیں بلکہ تمھارے پیشوا اور تمھارے خدا تک کو بھی برا بھلا کہے بغیر نہیں چوکتا۔ پھر کیوں تم ایسے فعل کے باعث ہوتے ہو جس سے تمھارا خدا۔ تمھارا پیشوا تمھارے سامنے برا کہا جائے اگر تم اسوقت ذرا بھی ضبط کر لیتے تو یہ نوبت کبھی نہ ہونے پاتی۔

(۱) (اے ہمپر ایمان لانیوالو) تم اُن لوگونکو جو تمھارے خدا کو نہیں پہچانتے رسول کو نہیں مانتے سبّ و شتم گالی گلوچ مت دو۔ برا نہ کہو ورنہ تو وہ بھی تمھارے خدا کو بغیر علم اپنی دشمنی سے گالی دینے لگیں گے برا کہیں گے۔ خیر اسوقت تو ہم نے ہر اُمت کو اُنکے عمل کیساتھ زینت دیدی۔ اور ہر اک کو اپنا اپنے طریقے پر خوش کیا۔ پھر اک روز وہ سب ہماری طرف پلٹینگے تب ہم اُنکو اُنکے عمل سے بخوبی آگاہ کرینگے۔

(۱) ۷-۶ / ۱۰۹-۱۳ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ

اور نہ گالی دو اُنکو جو پکارتے ہیں (وہ دوسرونکو) سوائے خدا کے پس وہ برا کہینگے خدا کو

عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ

دشمنی سے بغیر علم کے اسی طرح زینت دی ہمنے ہر اُمت کے لوگونکو عمل سے پھر طرف اُنکے خدا کے اُنکی بازگشت ہے۔

فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

پس خدا خبر دیگا اُنکو جس بات کو وہ عمل کرتے تھے

(بخل کی مذمت)

قانون کنجوسی و بخیلی مت کرو۔

اے مال و دولت کے جمع کرنیوالو۔ یہ تمہاری کنجوسی بخیلی کب تک تمکو نفع دے سکیگی اور تمہارا ساتھ دینے پر کب تک جسارت کیا کریگی۔ کیا تمکو اُسوقت کی خبر نہین ہے جبکہ جان و مال کا لوٹنے والا تمہارے سر و نپر سوار ہوتا اور سارے بنے بنائے کارخانکو درہم و برہم کر دیتا ہے۔ اُسوقت تمکو بجز خالی کف افسوس ملنے اور اپنی تنہائی بیکسی و بے بضاعتی پر حیران و پشیمان ہونے کے اور کچھ بنائے نہ بنے گا۔ تم ہر اک چیز سے مدد چاہو گے مگر سوائے نیک اعمال کے کوئی تمہارا ساتھ ندیگا۔ یہی مال و دولت جسکو آج دوست سمجھتے ہو کل تمہارا جانی دشمن بنکر مار سیاہ کیطرح ڈسے گا۔ آگ کیطرح جلاویگا۔ اگر آج اسکی محبت والفت نہ کرتے (بلکہ بھلے کامونمین صرف کرتے خود کھاتے دوسرونکو کھلاتے۔) تو کل یہی بیکسی کے عالم مین تمہارے صدقہ ہوتا۔ ہر دم تمہارے ساتھ رہتا یہانتک کہ بہشت بریں مین پہنچوا دیتا۔

(۱) جو لوگ خود بخل کرتے اور دوسرونکو بھی اسکی ہدایت کرتے ہین اور خدا کی عطا کی ہوئی چیزونکو چھپاتے ہین (وہ نار جہنم مین جلائے جائینگے) ایسے کافرونکے لیے ہمنے (نہایت ہی) ذلیل عذاب تیار کیا ہے۔

(۱) ۵-۴/۳۷ اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ

جو لوگ بخل کرتے ہین اور حکم کرتے ہین لوگونکو بخل کا اور چھپاتے ہین جو چیز

اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

دی ہے اُنکو خدانے اپنے فضل و کرم سے اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے کافرون کے عذاب ذلیل بُرا

(۲) جو لوگ خود بخل کرتے اور دوسرونکو اُسکی توجہ دلاتے ہین (وہ ضرور سزایاب ہونگے) جو شخص خدا سے پھر جائے (تو کچھ مضائقہ نہین) خدا بھی (بڑا) غنی اور حمد و ثنا کے قابل ہے۔

(۲) اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّ

جو لوگ خود بخل کرتے ہین اور حکم کرتے ہین لوگونکو بخل کا اور جو شخص پھر جاوے

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝

بیشک خدا وہ غنی اور قابل حمد و ثنا ہے

(۳) جبکہ خدا نے کفار و مشرکین کو اپنے فضل و کرم سے (زر و مال) دیا تو اُنھون نے بخل کیا اور روگردانی کرکے پھر گئے

(۳) ۱۰-۹ / ۱۰-۷ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

پس جبکہ دیا اُن (کفار) کو فضل سے اپنے تو بخل کیا اُنھون نے اور پشت پھیری اور آنحالیکہ وہ منھ پھیرنے والے تھے

(۴) وہ لوگ (جنکو خدا نے اپنے فضل و کرم سے (سب کچھ) دیا ہے یہ نہ وہم و گمان کرین کہ یہ (عطیہ مال و دولت) اُنکے لیے خیر و بہتر ہی ہوگا بلکہ شر اور برائی پیدا کرے گا - اور سارا جمع کیا ہوا مال عنقریب قیامت کے دن اُنکے گلے کا طوق رہے گا۔

(۴) ۵-۷ / ۱۲۹-۸ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ

اور نہ گمان کرین وہ جو بخل کرتے ہین اوس (عطیہ) سے کہ دیا ہے انکو خدا نے اپنے فضل سے کہ وہ

خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

بہتر ہو اُنکے لیے بلکہ وہ شر ہوگا اُنکو واسطے عنقریب طوق پہنائے جاینگے جس مال سے کہ بخل کیا اُنھون نے بروز قیامت

(۵) ۲۶-۴۷ / ۳۸-۴ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَّنْ

خبردار ہو تم یہ سب پکارے جاتے ہو تاکہ خرچ کرو تم راہ مین خدا کی پس بعض تم مین سے

یَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ الخ

بخل کرتا ہی اور جو بخل کرتا ہی پس وہ بخل کرتا ہے اپنے لیے اور خدا غنی ہے اور تم فقیر و محتاج ہو۔

(۵) (دیکھو) خبردار تم جو سب پکارے جاتے ہو تو اسلئے کہ تم خدا کی راہ مین صرف کرو پس بعض تو ایسے ہین جو بخل کرتے ہین (مگر یاد رہے) جو بخل کرتا ہے وہ اپنے لیے کرتا ہے خدا ان باتون سے بے پرواہ ہو اور تم محتاج ہو۔

(۶) اے رسول تو ان لوگون سے کہدے کہ اگر تم روئے زمین کے خزانون کے مالک کر دیے جاتے تو صرف کرنے کے خوف سے تم ضرور انکو بند رکھتے۔ اور انسان بڑا ہی دل تنگ ہے۔

(۶) ۱۵-۱۶ / ۱۰-۱۱ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ

اے رسول کہدے اگر تم مالک ہو جاتے خزانہاے رحمۃ خداوندی کے البتہ بند رکھتے تم خوف سے خرچ کرنے کے

وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝

اور ہے انسان (بڑا ہی) دل تنگ

(۷) اُن مشرکون پر وائے ہے جو زکوٰۃ نہین دیتے اور آخرت سے انکار کرتے ہین

(۷) ۲۴-۱-۱ وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ

وائے ہو مشرکون کے لیے جو نہین دیتے زکوٰۃ درآنحالیکہ وہ آخرت سے منکر و کافر ہونگے

(مذمت اسراف)

۱۲ قانون دولت سے زیادہ بیجا صرف نہ کرو

بندے پیسے زر کثیر کے پانیوالو اپنے ہاتھونکو روکو - نفس امارہ کی خواہشونکو دھیما کرو سنو- یہی طلائی و نقرئی بیوفا مورتین جنکے پیچھے متوالے ہوکر آج برباد کرنے کیلیے جان توڑ کوشش کرتے ہو کل تمکو ہمراہ لیکر اپنے حسن دلفریب سے قعر جہنم مین پہنچا دینگی اور تمامی اہل محشر کے سامنے تم کو ذلیل و رسوا کردینگی - اگر تم انھین کو مناسب محل پر رکھتے اور قربتاً لِلّٰہ رفاہ عام و خاص مین صرف کرتے تو پھر تم پُر خطر و ہیبت ناک منزلونمین انکے عجیب عجیب کرشمے نرالے نرالے انداز مشاہدہ کرتے - یہ کہین تو مونس تنہائی ہوتین اور کسی جا تاریکی کا چراغ بنکر تمھارے اضطراب کو دفع کرتین ساری پریشانیونکو کھوتین - بلکہ تمکو مٹھائے کوثر و باغہائے جنت کی سیر کرائے بغیر چین سے نہ بیٹھتین یہ خوب سمجھ لو کہ زر مین وہ قوت ہے کہ آدمی کو خدا سے ہٹا دیتا ہے اور ملا دیتا ہے - اس کی قدر کرو اسکو بقدر وسعت صرف کرو خود کھاؤ دوسرونکو کھلاؤ - نہ وسعت سے زیادہ صرف کرو کہ پھر اسراف کہلائے نہ اسقدر ہاتھ روکو کہ کنجوسونمین شمار ہو دونونکا اوسط کفایت شعاری نہایت ہی بہتر خدا کے نزدیک ہے-

(۱) کھاؤ پیو اسراف مت کرو - کیونکہ اسراف کرنیوالون کو خدا دوست نہین رکھتا -

(۱) ۸-۷-۳۱ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

کھاؤ اور پیو اور نہ اسراف کرو - کیونکہ وہ نہین دوست رکھتا اسراف کرنیوالونکو

(۲) اور نہ اسراف کرو بہت کیونکہ حد سے زیادہ صرف کرنیوالے شیطانونکے بھائی ہوتے ہین - وہ شیطان جو اپنے خدا کا نافرمان تھا-

(۲) وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا

اور نہ زیادہ صرف کرو - کیونکہ حد سے زیادہ صرف کرنیوالے ہین بھائی شیطانونکے اور ہے شیطان اپنے خدا کا بڑا نافرمان

۱۵-۱۵ / ۲

بخل - اسراف - کفایت شعاری

(۳) (بعض لوگ وہ ہین) جبکہ وہ صرف کرتے ہین نہ تو اسراف کرتے ہین نہ تنگی (صرف مین) کرتے ہین
بلکہ ان دونوںکے درمیان (عمل) کیوتے ہین۔ (یعنے کفایت شعار ایسے خود بھی کھاتے ہین اور اچھے کامون مین خرچ کرتے ہین)

(۳) فرقان ۱۹/۶-۶۷ وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا

وہ لوگ جبکہ وہ خرچ کرین تو نہین تجاوز کرتے اور نہ تنگی کرتے ہین (صرف مین) اور ہو (خرچ) انکا درمیان اسکے اوسط درجہ کا

(۴) بیشک اسراف کرنیوالے اہل دوزخ سے ہون گے۔

(۴) ۲۴-۴/۵ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝

اور بیشک اسراف کرنیوالے وہ صاحبان نار جہنم ہین

(۵) ۱۵-۱۵ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝

اور نہ رکھو اپنے ہاتھکو بندھا ہوا طرف اپنی گردن کے اور نہ کھول دو ہاتھونکو بہت زیادہ کہ بیٹھ رہو تو الزام دیا ہوا اور پچھتایا ہوا

(لغو شعر گوئی کی مذمت)

قانون نمبر۱۰ (ناجائز) وادی تخیلات مین حیران و سرگردان پھرنیوالو۔ ان بیجا توہمات کو چھوڑ دو اپنے خیالات
و بیہودہ شاعری نہ کرو۔ لوگوں کو زیادہ بلند پروازی نکرو۔ تمھاری مبالغہ آمیز باتون اور دشمنان خدا کی ہجو گوئی
مین سوائے معمولی نفع دنیوی کے اور کچھ نہین ہے ہان آخرت مین عذاب الیم بہت کچھ ہے

(۱) شعراء زمانہ کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہین (یا وہ خود گمراہ ہونگی متابعت کو اپنا شعار سمجھتے ہین) یہ ہر
حال (وہ) اپنے مختلف خیالات مضامین کے وادی مین حیران سرگردان پھرتے ہین اور جس بات کو وہ
کر نہین سکتے اسکو زبان سے کہتے ہین۔

(۱) ۱۹/۱۱ ۲۶/۲۲۸-۲۲۴ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ

اور شاعر لوگ پیروی کرتے ہین انکی گمراہ لوگ کیا نہین دیکھا ہے تو کہ وہ ہر وادی مختلف خیالات مین سرگردان

وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۝

پھرتے ہین اور وہ کہتے ہین اس بات کو جسکو نہین کر سکتے

(کفار کے سامنے رسولؐ کی شاعری کی نفی)

... شاعری وغیرہ کچھ نہیں سکھائی ہے اور نہ اسکے لیے شایان ہے ہمارا رسول جو کچھ
تمھارے سامنے باتیں پیش کرتا ہے نہیں ہیں مگر نصیحت اور کھلم کھلا قرآن مجید ہے۔

(۲) $\frac{36-23}{5-19}$ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝

اور نہیں سکھائی ہے ہم نے اس (رسول) کو شاعری اور نہیں لائق ہے اسکے لیے۔ نہیں ہے وہ مگر نصیحت اور قرآن ظاہر بظاہر۔

(۳) (صاحبان کفر) یہ قول کسی شاعر کا نہیں بلکہ رسول کریم کا قول ہے۔

(۳) اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۝

یک وہ قول رسول کرم کا ہے اور نہیں وہ قول شاعر

(دل لگی مسخرہ پن بُرے نام رکھنے کی مذمت)

قانون آپس میں دل لگی مسخرہ پن مت کرو ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ نہ کسی کو نام دھرو۔

صاحبان تمسخر و ظرافت یہ تمھاری کونسی شرافت و بزرگی ہے کہ تم صحبتوں میں بیٹھ بیٹھ کے دوسروں پر ہنستے اور طرح طرح کے آوازے کستے ہو۔ ہم برابر دیکھتے ہیں کہ تم کبھی تو برے نام رکھ رکھکر ایک دوسرے کو بدتہذیبی سے پکارتے ہو۔ اور کبھی آپسمیں دل لگی و مسخرہ پن کر کے دوسروں کا دل دکھاتے ہو۔ جسکو تمنے چاہا بیوقوف بنایا۔ اور جسکو چاہا معیوب بنا کر رسوا کیا۔ نادانو۔ تم اپنے مقام پر اتنا سوچکر بیجا حرکتوں سے باز نہیں آتے کہ جسطرح ہم دوسروں کے ساتھ نامناسب الفاظ استعمال کر کے اپنا دل خوش کرتے اور دوسروں کو رلاتے ہیں اسیطرح اگر ہمارے ساتھ وہ بھی برتاؤ کرے تو ہم پر کیسا اثر ہو سکتا ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ دوسرے کے پاس ان کا جگر نہیں ہے؟ کیا بیچارے کے پاس عزت و آبرو نہیں ہے؟ ہم تم سے پھر کہتے اور سمجھاتے ہیں کہ مذاق و دل لگی کا وہ پہلو جس سے دوسرے کی منقصت پیدا ہوتی ہو زبان پر نہ آنے دو۔ ورنہ بجائے محبت و الفت اپنی صحبت میں بغض و عداوت کے تم ہی باعث ہوگے۔

ہاں اس قسم کی مزاح جو تہذیب و شائستگی کے پیرایہ میں ہو جس سے دوسرے کی برائی مطلقا مقصود نہو آپسمیں معیوب نہیں مباح ہے بلکہ محبت و الفت بڑھانے کے لیے مناسب ہے۔

(۱) پس اے ایمان لانیوالو (تمکو اسوقت ہدایت کیجاتی ہے) کہ کوئی تم میں دوسرے سے تمسخر نکرے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ تم سے بہتر ہو۔ اور نہ کوئی عورت دوسری عورت سے ہنسے عجب نہیں کہ دوسری عورتیں

ان ہنسنے والیون سے بہتر ہون اور نہ آپسمین ایک دوسرے کو طعنہ دو نہ دوسرون کو برے نام رکھکر پکارو۔ کیونکہ بعد ایمان کے کسی کو فاسق و فاجر پکارنا بہت برا ہے اور جو شخص توبہ نہین کرتا وہ ظالمین سے ہوگا۔

(۱) ۲۶-۲۹ / ۱۱-۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا

اے وہ لوگ جو ایمان لائے نہ تمسخر کرے کوئی قوم دوسری قوم سے ممکن ہے کہ ہون وہ

خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا

بہتر اُنسے اور نہ تمسخر کرین عورتین دوسری عورتونسے ممکن ہے کہ ہون بہتر اُن عورتون سے اور نہ طعنہ دو

أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ

ایک دوسرے کو اور نہ پکارو (ایکدوسرے کو) برے القاب سے (کیونکہ) برا ہے نام فسق کا بعد ایمان کے

وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

اور جو شخص نکرے توبہ پس وہ لوگ ظالم ہین

(مذمت صحبت ظالمین و گناہگاران)

۱۵

قانون ظالم و گنہگارونکی صحبت مین مت بیٹھو

تملق و چاپلوسی کرنیوالو! تمسے کہا گیا ہے کہ تم ظالم و گنہگار لوگون کے پاس مت بیٹھو اُنکی مصاحبت مت اختیار کرو کیونکہ تم جانتے ہو کہ صحبت کا اثر کیسا ہوتا ہے، جو لوگ تم بھی کچھ دنون بعد انھین کے زمرہ مین شمار ہونا کیسا اپنے طریقونکو چھوڑ انھین کی عادتونکو پسند کرنے لگوگے۔ کیا تم اپنے بھائی بندو نپر نظر نہین کرتے کہ وہ بیگانونکی صحبتون مین بیٹھ بیٹھ کے کیا سے کیا ہوگئے اور ظاہری باتونکی خوشنمائی پر کیسی آزادگی اختیار کی کہ اُنھون نے اپنے فرضونکو مٹایا اپنے قانونکو بھلایا۔ اور خدا کی مخالفت پر کمر بستہ ہوگئے۔

(۱) پس ہم تم سے کہتے ہین کہ جبکہ شیطان تم کو تمھارے فرضون سے غافل کردے تو بعد خدا کی یاد کے تم ظالم قومون کے پاس مت بیٹھو۔

(۱) ۶ / ۶۸ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

جبکہ بھلادے تمکو شیطان پس نہ بیٹھ بعد یاد خدا کے ساتھ قوم ظالمین کے

(۲) یہ تمھاری کتاب (قدرتی قانون) مین تمکو تبلایا گیا ہے کہ جسوقت تمکو ایسی صحبتون مین بیٹھنے کا اتفاق ہو جہان تمھارے قانون الٰہی کی آیتون پر مضحکہ اُڑایا جاتا ہو تو تم فوراً اُٹھ کھڑے ہو جبتک اس قسم کا تذکرہ ہوتا ہے اور دوسری باتین نہونے لگین اُسوقت تک اُنکے پاس نہ بیٹھو۔ ورنہ تم بھی انھین مین شمار کیے جاؤگے اگر تم بیٹھے بیٹھے یہی باتین سنا کروگے۔ یہ سمجھ لو خدا ایک روز ضرور منافقین اور کفارون کو جہنم مین اکٹھا کریگا۔

(۲) $\frac{۵-۴}{۲۰-۱۳۰}$ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ

اور تحقیق نازل ہوا تمپر کتاب مین یہ کہ جبکہ سنو تم آیتونکو خدا کی جنپر انکار کیا جاتا ہو اور

يُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ

ٹھٹھا کیا جاتا ہو پس نہ بیٹھو ساتھ اُنکے جبتک نہ گفتگو کرین دوسری باتون مین۔ کیونکہ تم بھی اسوقت مثل اُنکے ہوگے

إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ط

بیشک خدا جمع کرنیوالا ہے منافقون اور کافرون کو جہنم مین اکٹھا سب کو

(۳) تمسے پھر صاف کہا جاتا ہے کہ مومنین سوائے مومنین کے کفار کو اپنا دوست نہ بناوین اور جو ایسا کریگا

(۳) لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ

نہ بناوین مومنین کافرونکو دوست سوائے مومنون کے اور جو شخص کریگا

ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ

ایسا۔ پس نہین ہے اللہ سے کسی شے مین مگر یہ کہ بچین اُنسے جو حق بچنے کا ہو ڈراتا ہے تمکو خدا اپنے نفس سے

وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ

اور طرف خدا کے بازگشت ہے

(مجادلہ ومناظرہ)

۱۶ قانون کسی سے مجادلہ مباحثہ نکرو مگر بھلے طریقہ سے

مناظرہ مباحثہ کرنیوالو۔ جسوقت تمکو اہل کتاب یا غیر اسلام کتاب سے بحث کرنیکا اتفاق ہو تو اسی عقلمندی حکمت عملی اور اچھی اچھی باتونسے گفتگو کرو جنکا اثر دوسرون پر بخوبی پڑے اور تمھاری باتون کو مان لے۔ خدا تمھارا گمراہون اور اُنسے جو سیدھے راستہ پر ہین بخوبی واقف ہے۔

(۱) صاحبان کتاب آسمانی سے مناظرہ مجادلہ نکرو مگر نہایت ہی بہتر طریقہ سے جو کسیکے ناگوار خاطر نہو۔

(۱) ۲۱-۲۹ / ۵-۴۶ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۝

اور نہ مجادلہ کرو صاحبان کتاب سے مگر اسطرح کہ وہ بہتر (طریقہ) ہو

(۲) اے ہمارے پیغمبر اپنی حکمت عملی اور اچھی اچھی باتو نسے لوگونکو ہمارے رستہ کیطرف بلا اور اُنسے بہلے طریقہ سے گفتگو کر کیونکہ تمھارا خدا گمراہ شخص اور ہدایت یافتہ دونوں کو خوب جانتا پہچانتا ہے۔

(۲) ۱۴-۱۶ / ۱۲۵-۱۶ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ

(اے پیغمبر) بلا لوگونکو طرف راستہ اپنے خدا کے اپنی حکمت اور نصیحتوں اچھی اچھی کے ذریعہ اور بحث کرو انسے اسطرح

هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

کہ وہ بھلا طریقہ ہو۔ کیونکہ خدا تیرا وہ زیادہ جانتا ہی اسکو جو گمراہ ہو جاوے راستے سے اسکے اور وہ خوب جانتا ہی جو راہ راست پر ہین

(مذمت جنگ وجدال وفساد)

قانون زمین پر فساد مت کرو

سرکشان دہر خبردار اپنے ہاتھونکو رد کو تیغ عداوت مت کھینچو جور وجفا سے باز آؤ ان غریب بیچارونکو مت ستاؤ۔ خدا سے ڈرو۔ بس اس سفاکی کو جلنے دو کیا تم اُسکے اُسکے غیظ وغضب کو نہین جانتے۔ اُسکے رعب جلال کو نہین پہچانتے وہ ابھی چاہے تو اکدم مین تمھارا ورق ہستی اُلٹ سکتا ہے اور تمھاری سب قوم وقبیلہ کو دم بھر مین قوم عاد وثمود کیطرح نیست ونابود کرسکتا ہے وہ تمھاری جرأت وبیباکی ظلم وتعدی سب کچھ دیکھتا ہے پر اپنے قہر وغضب سے کام نہین لیتا ہمیشہ رحمت کی نظر رکھتا ہے۔ یہ بات ضرور یاد رکھو کہ وہ مظلومونکی خوب سنتا ہے اور اُنکا ساتھ بھی دیتا ہے اگر کسی بیکس ومظلوم کی آہ نے اُسکے قہر وغضب مین جوش پیدا کر دیا تو جانو پھر خیر کسی کی نہین۔ پل بھر مین سارے ظلم کرنے والے اور جو اُنکا ساتھ دینگے صفحۂ دہر سے مٹا دیے جاوینگے۔

یہ نہایت ہی سرکشی اور خودسری کی بات ہے کہ تم دوسرونکے حق کو باطل کرکے اپنا حق جتاتے ہو اُسکے قہر وغضب سے نہین خوف کھاتے۔ وہ اِسوقت تو تمکو زبانی تنبیہ کرتا ہے۔ پھر دوسرے وقت بیشک اس ظلم وتعدی کی کافی سزا دے گا۔

(۱ و ۲) اور زمین پر بعد صلح وامن کے فساد مت کرو۔ اگر تم مین اس بات کی عقل وسمجھ ہے تو تم ضرور مانوگے یہ امر تمھارے حق مین بہتر ہوگا۔ اور اپنے خدا کو امید وخوف کیحالت مین پکارو۔ اسلیے کہ خدا کی رحمت

[illegible] قریب ہوتی ہے ۔

(۱) ۸-۱۱ / ۸۵ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اور نہ فساد کرو زمین مین بعد اُسکی اصلاح درستی کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہی اگر تم جانتے ہو

(۲) ۸-۷ / ۵۶ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا

اور نہ فساد کرو زمین مین بعد اصلاح کے اور پکارو اُسکو خوف و

وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ

اُمید کیوا ئتین بیشک رحمت خدا کی قریب ہے احسان کرنیوالونسے

(۳) پھر تمسے کہا جاتا ہے، کہ زمین پر فساد مت چاہو - کیونکہ خدا بھی (ا) فساد کرنیوالے کو دوست نہین رکھتا

(۳) ۲۰-۲۸ / ۸-۹-۷ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ

اور مت چاہ فساد کو زمین پر کیونکہ خدا نہین دوست رکھتا ہو فساد کرنیوالونکو

(۴) لوگو! سمجھو یہ آخرت کا گھر ہم اُنکے لیے بناتے ہین جو زمین پر فساد اور اپنے مرتبہ کی بلندی نہین چاہتے بلکہ خاکساری کو پسند کرتے ہین اور عاقبت ہمیشہ پرہیزگارون کے لیے ہے۔

(۴) ۲۰-۲۸ / ۹-۸۱ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ

یہ گھر آخرت کا بناتے ہین ہم اُسکو اُنکے لیے جو کہ نہین چاہتے ہین بلندی مرتبہ کو زمین پر

وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

اور نہ فساد کو اور عاقبت ہمیشہ ڈرنیوالونکے لیے

قانون ۱۸

خودکشی مت کرو

خودکشی کی ممانعت

خودکشی کرنیوالو - کیون اپنے تئین جان بوجھکر ہلاک کیے ڈالتے ہو تمکو دنیا مین بجز جان دیدینے اور آخرت مین عذاب دردناک مول لینے کے اور کچھ فائدہ نہ ہوچیگا ۔

(۱) ۵-۴ / ۹-۴ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ

اور نہ قتل کرو اپنی جانونکو { (۱) اپنی جانون کو خود بخود ہلاک نکرو ۔

قانون ۱۹

اپنی اولاد کو نہ قتل کرو

(قتل اولاد کی ممانعت)

اپنی اولاد کو آپ ہی مار ڈالنے والو - کیا اولاد کے قتل کرنے سے تمہاری مفلسی جاتی رہیگی - لڑکیونکو زندہ دفن کرنے سے تمہاری بیحیائی چلی جائیگی ۔

(۱ و ۲) لوگو اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل کر دیتے ہو تم کو اور اُنکو (برابر) رزق دیتے ہین کیونکہ ان دیکھنا انکو مار ڈالنا بڑا گناہ [illegible]

(۱) (۲) ۱۵ ولا تقتلوا اولادکم خشیة املاق نحن نرزقهم

اور نہ قتل کرو اولاد کو اپنی خوف سے مفلسی کے ہم روزی دیتے ہیں انکو

وایاکم ان قتلہم کان خطاء کبیرا

اور تمکو کیونکہ قتل انکا ہے گناہ کبیرا (بڑا)

(سائل و یتیم کے جھڑکنے کی ممانعت)

قانون ۲۰ سائل کو نہ جھڑکو یتیم پر ظلم و تعدی کرو — دیکھو اُس سائل کو جو تمہارے دروازے تک آئے کبھی مت جھڑکو اُس کو محروم نہ جانے دو۔ اُس کے مایوس و کمزور دل کو اپنی کرخت آوازوں سے مت دُکھاؤ خاصکر پنجشنبہ کے روز کبھی اُنکو خالی ہاتھ نہ پھیرو۔

یتیم لاوارث بچوں کے مجروح و شکستہ دل کو آزردہ مت کرو اُنکو تسلی و تشفی دو یہ وہ یتیم ہیں جن کے چاہنے والے گذر گئے۔ یہ وہ پھول ہیں جن کے شیدا اُٹھ گئے۔

(۱) (صاحبان اولاد) کسی یتیم بچہ پر جور و جفا مت کرو کسی فقیر مانگنے والے پر طعنہ زبان نہ لگاؤ خبردار باز آؤ۔ کیا تم یتیموں کا اکرام نہ کروگے اور لوگوں کو مساکین کے کھلانے پر آمادہ نکروگے۔

(۱) ۳۰ اما الیتیم فلا تقہر ۔ واما السائل فلا تنہر۔ کلا

لیکن یتیم پر بس نہ قہر کر اور لیکن مانگنے والوں کو پس نہ جھڑکو جاؤ

بل لا تکرمون الیتیم ۔ ولا تحاضون علی طعام المسکین

بلکہ تم یتیم کا اکرام نہیں کرتے اور نہیں آمادہ کرتے (لوگوں کو) کھلانے پر مسکین کے

(خود کو فضیحت دوسروں کو نصیحت)

قانون ۲۱ بغیر خود عمل کیے دوسروں کو نصیحت نہ کرو — واعظان نے اثر ناصحان بے خبر کیا تمہاری ان نصیحتوں میں بھی کچھ رکھا ہے جن کا تم پر کچھ اثر نہیں۔ اچھی باتوں کی تم دوسروں کو ہدایت کرتے ہو پر اپنی خبر نہیں لیتے کہ ہم کیا کرتے ہیں۔ قبل نصیحت یہ بات تم پر فرض ہے کہ اسپر خود بھی تم پورے طور سے عمل کر چکے ہو جب تک اپنے تئیں نمونہ نصیحت نہ بنالوگے تب تک تمہاری پند و نصائح کا اثر نہیں ہو سکتا نہ وہ مفید ثابت ہو سکتی ہیں

(۱) کیا تم لوگوں کو نیکی و بھلائی کی ہدایت کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھلاتے ہو۔ باوجودیکہ کتاب خدا کو پڑھتے ہو مگر تم سمجھتے نہیں۔

(۱) ۲ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم

کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیکی کا اور بھلاتے ہو اپنے نفسوں کو اور حالانکہ تم

تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

پڑھتے ہو کتاب کو کیا نہین تم سمجھتے

(بے محل استفسار کی مذمت)

قانون ۲۲ کسی سے بے محل استفسار نکرو ممکن ہی کہ جواب اسکا تمکو رنج پہنچائے یا ایک دوسرے کو شرمندہ کرے۔

(۱) رسول پر ایمان لانیوالو۔ رسولؐ سے (یا آپس مین) کسی امر کے متعلق (کھود کرید کر زیادہ سوالات نہ کیا کرو۔ (کیونکہ) اگر تمپر اُن باتونکو ظاہر کر دیا جائے (یا جواب دیا جائے) تو ممکن ہے کہ) برا معلوم ہو اور تمکو غمگین کر دے۔ اگر اُسوقت جبکہ قرآن نازل کیا جا رہا ہو تم اُن باتون کے متعلق سوال کرو۔ تو جواب تمپر ظاہر کیا جائیگا مگر ان کثرت سوالات سے جن سے تمکو کچھ نفع نہین کیون رسول کو تنگ کرتے ہو۔ خیر اب خدا نے اُن باتونسے معاف کیا (آیندہ ایسے سوالات نکرنا) اور خدا تو بخشنے والا بردبار ہے۔

(۱) $\frac{۵-۷}{۱۰۱-۱۳}$ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ

اے وہ لوگ جو ایمان لائے نہ پوچھو چیزونکے متعلق (کھود کرید کر) اگر ظاہر کر دیجائین تمپر تو برا لگیگی تمکو

وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭعَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

اور اگر (زیادہ) پوچھو انکے بارہ مین جبکہ نازل ہو رہا ہو قرآن تو ظاہر کر دیجاینگی تمپر معاف کیا خدا نے ان باتونسے اور خدا بخشنے والا (بڑا) بردبار ہے

اشرف المخلوقات بندو ان صفتونکو اختیار کرو

ادب گفتگو (سچ بولنا)

قانون ۲۳ ہمیشہ سچ بولو

اصحابان صدق وصفا! مرحبا یہ سچ بولنا تمہارا بہادری ہے اور جھوٹ بولنا تمہارا بزدلاپن ہے۔ سچ مین تمہاری عزت ہے اور جھوٹ مین ذلت ہے جب جاہے آزمالو سچ سے تمہاری وقعت باقی رہیگی اور جھوٹ سے بالکل جاتی رہیگی۔

یہ خوب سمجھ لو حق ہمیشہ غالب رہتا ہے اور باطل مغلوب۔ راست گو کبھی نیچا نہین دیکھتا اور صاف باطن کبھی منھ نہین موڑتا اور نہ کسی سے خوف کھاتا ہے۔

(۱) $\frac{۹-۱۱}{۱۱۰-۱۵}$ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ } (۱) لوگو سچون کے ساتھ ہو جاؤ۔

اور ہو جاؤ ساتھ سچ بولنے والونکے

(۲) جو شخص اپنے ہمراہ سچ کو لایا اور سچ کی تصدیق کی (دل سے مانا) وہ بڑا متقی و پرہیزگار ہے۔

(۲) $\frac{۲۴-۲۹}{۲-۳۳}$ وَالَّذِيْ جَاۗءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

اور وہ جو کر لایا ہو سچ کو اور جسنے سچ مانا ہو وہ لوگ متقی و پرہیزگار ہین

(۴) اگر سچ کہتے خدا سے تو اُن کے لیے بہتر ہوتا۔

(٣) ٢٦-٤٧ / ٢-٢١ وَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝
اور اگر سچ کہتے خدا سے تو تھا بہتر اُنکے لیے

(٤) قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ الخ (٥) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ۝
بدے اے رسول سچ کہا اللہ نے پس پیروی کرو مذہب ابراہیم کی — اور کون شخص بہت سچا ہے خدا سے باتین

سچوں کی جزا

(٦) تاکہ خدا سچوں کو اُنکے سچ کی جزا دے - (٦) ٢١-٣٣ / ٢-٢٥ لِیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ
تاکہ جزا دے خدا سچوں کو اُنکے سچ کی

(٧) اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝
یہ وہ لوگ ہین جنھون نے سچ بولا اور وہی متقی و پرہیزگار ہین -

(بات کا محکم و درست کہنا)

قانون ۱۴۳ جو بات کہو محکم و درست کہو | عالی ہمتو! ہمیشہ جو بات منھ سے نکالو- محکم و درست ہو لچر و پوچ نہ ہو- بات کے دھنی بات پر اڑتے ہین- اور جو کچھ کہتے ہین وہ کر دکھاتے ہین -

(١) پس اے ایمان لانیوالو خدا سے ڈرو- اور باتکو ہمیشہ درست و محکم کہو خدا تمھاری اعمال کو درست و تمہارے گناہوں کو بخشیگا

(١) ٢٢-٢٢ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو خدا سے اور کہو بات محکم درست کر دیگا خدا تمھاری بھی تمھارے اعمال
وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ
اور بخشدیگا تمھارے لیے گناہ تمھارے

(٢) وَلْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝
اور چاہیے کہ کہو بات محکم

قانون ۱۴۴ وہی کہو جو کر سکو | (١) اے ایمان لانیوالو کیون اُس باتکو زبان پر لاتے ہو جسکو تم کر نہین سکتے خدا کے نزدیک یہ بات نہایت ناپسند ہے کہ جس بات کو تم کر نہین سکتے اُسکو زبان پر لاتے ہو-

(١) ٢٨-٦١ / ١-٢٩٣ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا
اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیون کہتے ہو اسبات کو جسکو تم نہین کر سکتے یہ بات بڑی ناپسند ہے
عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝
نزدیک خدا کے کہ کہتے ہو اُس بات کو جسکو نہین کر سکتے

(بدی کا جواب نیکی سے دینا)

۲۶ قانون بدی کا جواب نیکی دو

ہر شخص کو چاہیے اگر وہ اپنے معاملہ کو طول نہ دے اور دوسرا نہ سننے پائے کہ اپنے مقابل دشمن کے سامنے اسطرح تحلق پیش آئے اور نرمی کلام کرے کہ اُسکا شر و فساد و غصہ سب دفع ہوجائے اور بجائے نقصان پہنچانیکے نفع کا خواہان ہو۔

(۱) نیکی و بدی دونون کبھی برابر نہین ہوسکتی۔ بدیکو اگر اپنے نیک برتاؤ سے دفع کرو تو تمھارا دشمن جانی بھی دوست ہوجائیگا

(۱) ۲۴-۵-۱۱ / ۲۴ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِی هِیَ
اور نہین برابر ہے نیکی اور نہ بدی دفع کرو برائی کو ایسے برتاؤ سے کہ وہ بہت

اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِی بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ
اچھا طریقہ ہے پس اس برتاؤ پر وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اُسکے دشمنی ہو گویا کہ وہ دوست پکا ہوگا

(جاہلون کو جواب نرمی و خاموشی دینا)

۲۷ قانون جاہلونکو جواب نرمی و خاموشی سے دو

ترش روئی سے کلام کرنیوالو! تمھارے لیے ہدایت کیجاتی ہے کہ جو جہلا تمھارے ساتھ اپنی نادانی سے ہٹ دھرمی کرنے لگتے ہین اُنکا جواب نرمی بلکہ خاموشی سے دو۔ ایسے لوگون کے ساتھ زور اور سختی سے بات چیت کرنا گویا اُنکی جہالت کی آگ کو بھڑکانا ہے۔

(۱) (اکثر لوگ ایسے بھی ہین) کہ جب لغو و بیہودہ بات سنتے ہین تو منھ پھیر لیتے ہین اور جاہلونکے جواب مین کہدیتے ہین کہ تم پر سلامتی ہو ہم تم سے بولنا نہین چاہتے ہمارے اعمال ہمارا طریقہ ہمارے ساتھ ہے تمھارا تمھارے ساتھ۔

(۱) ۲۸-۶-۲ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ
اور جبکہ سنا اُنھون نے لغو باتونکو اعراض کیا اُس سے اور کہا اُنھون نے ہمارے لیے ہماری عمالین اور تمھارے لیے

اَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ لَا نَبْتَغِی الْجَاهِلِیْنَ ۝ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ
تمھارے اعمال ہین سلام ہو تم پر نہین چاہتے ہم جاہل لوگونکو اور منھ پھیرا جاہلون سے

(بلند آواز سے بولنے کی مذمت)

۲۸ قانون زیادہ بلند آواز سے مت بولو

مہذب انسانو! اپنی گفتگو مین نرم لب و لہجہ اختیار کرو۔ اِس سے تمھاری وقعت دوسرون کی نگاہ مین کم نہ ہوگی بلکہ بڑھ جائیگی۔

(۱) (حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہین) کہ اے بیٹے اپنی آواز بولتے وقت دھیمی رکھو (چلّا کر مت بول) کیونکہ جانورون مین گدھے کی آواز نہایت ہی کریہہ ہوتی ہے۔

(۱) ۱۱-۲۱ / ۲-۱۹ واغضض من صوتك ان انكر الاصوات لصوت الحمير
اور دھیمی ویست کہہ اپنی آواز کو کیونکہ زیادہ مکروہ آواز وئین البتہ آواز گدھی کی ہے

(عاجزی و انکساری)

قانون ۲۹ خود مین عاجزی و انکساری پیدا کرو

اے سطح زمین پر چلنے والو! عاجزی و خاکساری سے آپس مین ملو۔ اسکو عیب و مذمت نہ شمار کرو۔ یہ تو تمھاری عزت و آبرو کا وسیلہ اور ترقی برفائز ہونے کا بہتر ذریعہ ہے اسکے بجالانے سے تمھاری وقعت کم نہو گی بلکہ دونی ہو جائے گی۔ کیا تم خدا کی مخلوقات مین مہ تابان کی جانب نظر نہین کرتے کہ اسی پستی کی بدولت چند روز مین ملبندی حاصل کرکے ماہ کامل ہو جاتا ہے اور نیر اعظم کو مشاہدہ نہین کرتے کہ چند ساعت مین ترقی کرتے کرتے پورے طور سے عالم بھر کو چمکا دیتا ہے اگر تم بھی اپنی ترقی چاہتے ہو تو اسی خاکساری کے ذریعہ شمس و قمر کیطرح رتبہ اعلی پا سکتے ہو یاد رکھو خدا کی تعلیم سے اول تمھارے انبیاء و اوصیاء نے خود اسکو اپنا شعار گردانا اور پھر دوسرون کو ہدایت کی اور وہ کام کیے کہ آجتک صفحۂ ہستی پر انکا نام باقی ہے۔ اگر تم بھی اپنے خدا اور رسول کو دوست رکھتے ہو تو خاکساری کو نہ بھولو اور اپنی ترقی اسی کی بدولت اختیار کرو۔

(۱) اے رسول اپنے بازو دنکو اُس شخص کے سامنے جو مومنین مین سے تیرا تابع ہو جھکا دے۔

(۱) ۱۹-۲۶ / ۱۱-۲۱۵و۲۱۶ واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين
اور سول جھکادے اپنے بازو دنکو واسطے اُسکی جو تابع ہو تیرا مومنون مین سے
فان عصوك فقل اني بريء مما تعملون
پس اگر نافرمانی کرے تیری۔ پس کہہ مین بری ہون اُوسنے جنکو تم عمل کرتے ہو

(۲) خاص خدا کے بندے وہ ہین کہ جب وہ زمین پر چلتے ہین تو عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہین اور جبکہ اُنسے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہین تو اُنپر سلام بھیجتے ہین۔

(۲) ۱۹-۲۵ / ۹-۳۶ وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا
اور بعض بندگان خدا ایسے ہین کہ وہ چلتے ہین زمین پر خاکساری سے
واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما
اور جبکہ خطاب کرتے ہین اُنسے جاہل لوگ تو کہتے ہین سلام

(نرم دل ہونا اور خطا کو معاف کرنا)

قانون ۳۰ — نرم دل ہو سخت دل مت ہو۔ اور خطا کو معاف کرو

ہمیشہ تمکو چاہیے کہ چھوٹے بڑے سب کے ساتھ رقیق القلب رہنا چاہیے کبھی سخت دل ہونا چاہیے اور خطا داروں کی خطا کو معاف کر دینا چاہیے جس کی وجہ سے رفتہ رفتہ بہت سے ہمخیال تمھارے ہو جائینگے اور تمھاری ضرورتون مین کام آئین گے۔

(۱) اے رسول تونے اپنے خدا کی رحمت کی وجہ سے کفار کیساتھ بھی نرمی اختیار کی اور تو بھی اگر بدخلق و سخت دل ہوتا تو تیرے پاس کوئی بھی نہ پھٹکتا۔ پس انکو معاف کر دے اور انکے لیے استغفار کر۔ اور انکے کاموں مین انکو مشورہ دے۔

(۱) ۳-۴ / ۱۵۹-۱۰ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ

اے رسول بسبب رحمت باریتعالے تونے نرمی کی اُن کفار سے اور اگر ہوتا تو بدخلق سخت

الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

دل توالبتہ متفرق ہوجاتے پاس سے تیرے پس معاف کر انکو اور استغفار کر انکے لیے

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ

اور مشورہ دے انکو کام مین

(غصہ مین معاف کرنا اور بدلہ لینے سے درگذر نا)

قانون ۳۱ — غصہ مین معاف کرو اور بدلہ لینے سے درگذرو

آتش غیظ و غضب بھڑکانیوالو! آپے مین رہو۔ اس ابلتے جوش کو روکو ابھرنے ندو۔ ورنہ یہ تمھاری آگ کتنونکو برباد کر دیگی اور کتنی چیزونکو جلاکر خاک سیاہ کر ڈالیگی۔ بس تمکو چاہیے کہ ایسی بدحواسی مین ضبط کرو اور حلم سے کام لو فوراً اس بات کو ٹال دو اگر دوسرا قصور کرے تو معاف کرو اور پھر معاف کرو۔ اگر پھر بھی نہ مانے تو چوتھی مرتبہ کافی سزا دو۔

(۱) جبکہ وہ کسی پر غصہ ہوتے ہین تو اُسکو بخشدیتے ہین۔

(۱) ۲۵-۴۲ / ۲-۳۷ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝

اور جبکہ وہ غصہ ہوتے بخش دیتے ہین

(۲) ۲۵-۴۲ / ۲-۳۰ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ

اور معاف کرتے ہین بہت

(۳) ۱-۲ ... وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ

پینے والے غصے کے اور معاف کرنیوالے لوگونکے

(۴) اگر لوگونکا قصور معاف کرو بخشدو یا خطاسے درگذرو تو اور خدا بھی بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

(۴) ۲۸ تغابن ۱۴-۲ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

اور یہ کہ معاف کرو اور درگذرو اور بخشدو پس بیشک اللہ بخشنے والا رحیم ہے

(۵) اے رسول ان لوگونسے درگذر کر اور انپر سلام بھیج عنقریب وہ سمجھ لین گے۔

(۵) ۲۵-۲۵ / ۸۹ فَاصْفَحْ عَنْہُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝

پس اے رسول درگذر انسے اور کہہ انپر سلام پس قریب ہی کہ وہ جانین گے

(۶) جو شخص قصور معاف کردے اور اصلاح پیدا کرے تو اُسکا عوض خدا پر ہی وہ خدا ظالمونکو نہیں چاہتا

(۶) ۲۵-۳۱ / ک۔۵ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝

پس جو شخص معاف کرے اور اصلاح کرے پس اجر اُسکا خدا پر ہی کیونکہ وہ خدا نہیں دوست رکھتا ظالمونکو

(۷) (ای رسول) معاف کر۔ حکم کر نیکی و بھلائی کا۔ اور جاہلونسے (بوجہ اُنکے بُرے برتاؤ کے) مُنھ پھرا

(۷) ۹-۷ / ۱۹۹-۲۴ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰہِلِیْنَ ۝

معاف کر اور حکم کر بھلائی کا اور منھ پھیر جاہلون سے

(تقویٰ و پرہیزگاری)

۳۲ قانون خدا سے ڈرو اور تقوی پرہیزگاری اختیار کرو

انسانو! تمکو جامہ حیوانی اُتار کر خلعت تقوی سے آراستہ ہونا چاہیے یہ تمھارے لیے شرافت کی نشانی اور مرتبہ اعلی پر فائز ہونے کا بہتر ذریعہ ہے خدا سے ڈرکر باشرائط وحصول عبادت و پرہیزگاری مین مصروف ہونا اُس کی خوشنودی و رضامندی بر منہیات سے نفس کشی کرنا خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے اور اسکے علاوہ جو جو عبادتین عمل مین لائی جائینگی وہ سب خدا کے نزدیک ناپسندیدہ و ناکارہ ہونگی۔

(۱) اے نبی اپنے خدا سے ڈر۔ اور مومنونکو اسکی ہدایت کر۔

(۱) ۲۱-۳۳ / ۱-۱ یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰہَ۔

اے نبی ڈر خدا سے

(۲) یہ تمام بیان لوگون کے لیے ہے اور خدا سے ڈرنے والون کے لیے نصیحت ہے

(۲) ۴-۳ / ۱۳۸-۱۴ ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَمَوْعِظَۃٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝

یہ بیان لوگونکے لیے ہی اور نصیحت ہے ڈرنیوالون کے لیے

(۳) ۱-۱ / ۱ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ۝

یہ قرآن ہدایت ہے متقی پرہیزگارونکے لیے جو ایمان لاے غیبی باتون پر

(۳) یہ قرآن پاک ہدایت ہی اُن پرہیزگارونکے لیے جو ایمان غیبی باتون پر لائے۔

(۴) لوگو اپنے خدا سے ڈرو۔ الخ۔ اور ڈرو (عذاب سے) اُس خدا کے جسکے ساتھ سوال کرتے ہو (قسم کھاکر) اور ڈرو قطع کرنے سے رشتہ کے۔

(۴) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ

اے لوگو ڈرو اپنے خدا سے ۔ اور ڈرو خدا سے کہ سوال کرتے ہو جسکو ساتھ اور (ڈرو) قطع رحم سے

(۵) اے ایمان لانیوالو ۔ خدا سے ڈرو جو حق ڈرنیکا ہے ۔ اور نہ مرو مگر مسلمان ہوکر۔

(۵) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ

اے ایمان لانے والو ڈرو خدا سے جو حق ڈرنیکا ہے اور نہ مرو مگر

إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝

درآنحالیکہ تم مسلمان ہو

(۶) ۹-۱۱/۱۱۱-۱۵ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝

اے ایمان لانے والو ڈرو خدا سے اور ہوجاو ساتھ سچون کے

(۶) ایمان لانیوالو خدا سے ڈرو اور سچونکے ساتھ ہوجاو

(۷) ۲-۲/۲۵-۱۳۰ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

اور ڈرو خدا سے اور جانو کہ تم طرف اُسکے اُٹھائے جاؤ گے۔

(۷) خدا سے ڈرو۔ اور یہ جانلو کہ تم اُسکی جانب اُٹھائے جاؤگے

(۸) ۲-۳/۱۲-۱۳۰ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

اور ڈرو خدا سے شاید تم چھوٹ جاؤگے

(۸) خدا سے ڈرو شاید تمکو چھٹکارا ملجائے۔

(۹) ۶-۲/۲۰-۱۵۶ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

اور ڈرو خدا سے شاید کہ تم رحم کیے جاو

(۹) لوگو اپنے خدا سے ڈرو شاید کہ تمپر رحم کیا جائے۔

(۱۰) اے صاحبان عقل و فہم مجھ سے ڈرو اور اپنی زادراہ کے لیے توشۂ تقوٰی اختیار کرو کیونکہ یہ تمام توشون مین بہتر زادراہ ہے۔

(۱۰) ۲-۲ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ

اور زاد راہ لو کیونکہ بہتر زادراہ تقوٰی ہے اور ڈرو مجھے اے صاحبان عقل و فہم

(۱۱) آپسمین تقوٰی اور نیک باتون کے متعلق سرگوشی کرو اور خدا سے ڈرو جسکی طرف تم پلٹوگے۔

(۱۱) ۹-۲ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

اور سرگوشی کرو نیکی اور تقوٰی کی اور ڈرو خدا سے جسکی طرف تم اُٹھائے جاؤگے

(۱۲) اور مددگاری کرو نیکی اور تقوٰی کے بارے مین مگر گناہگاری اور دشمنی کیواسطے معاون مت ہو۔

[illegible]

(۱۲) ٦-٥/٢-١ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ

اور معاون ہو نیکی اور تقوی پر اور نہ معاون ہو گناہ اور

وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

سرکشی پر اور ڈرو خدا سے بیشک خدا سخت عذاب کرنیوالا ہے

(۱۳) ٦-٥/... وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (۱۳) خدا سے ڈرو۔ خدا جلد حساب لینے والا ہے۔

اور ڈرو خدا سے۔ کیونکہ خدا جلد حساب لینے والا ہے

(۱۴) ٦-٥/٢٠-٨ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (۱۴) خدا سے ڈرو کیونکہ جن باتوں کو تم کرتے ہو انسے باخبر ہے۔

اور ڈرو خدا سے کیونکہ خدا خبر رکھنے والا ہے جن باتوں کو تم کرتے ہو

(۱۵) ٧-٥/١٢-٨٨ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ (۱۵) اُس خدا سے ڈرو جسپر تم ایمان لائے ہو۔

اور ڈرو خدا سے جسپر تم ایمان لائے ہو

(۱۶) ٢٦-٤٩/٢-١٢ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ (۱۶) ڈرو خدا سے کیونکہ وہ توبہ قبول کرنیوالا رحیم ہے۔

اور ڈرو خدا سے کیونکہ خدا توبہ قبول کرنیوالا رحیم ہے

(۱۷) ١-٢/٨-٥ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا ۝

ڈرو اُس دن سے کہ نہ بدلا دیا جایگا کوئی نفس نفس سے کچھ بھی

(۱۸) ٤-٣/١٤-١٣١ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ (۱۸) لوگو اُس آگ سے ڈرو جو کفار کیلیے تیار کیگئی ہے

ڈرو اُس آگ سے جو کہ تیار کی گئی ہو کافروں کے لیے

(۱۹) ١٤-١٥/٥-... وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝ (۱۹) لوگو خدا سے ڈرو اور مجکو رسوا نہ کرو۔

ڈرو خدا سے اور نہ رسوا کرو مجکو

(۲۰) (لوگو) خدا سے ڈرو۔ اُسکے رسول پر ایمان لاؤ۔ خدا اپنی رحمت کاملہ سے دوہرا حصہ تمکو دے گا۔

(۲۰) ٢٧-٥٧/٤-٢٨ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ

ڈرو خدا سے اور ایمان لاؤ اُسکے رسول پر دیگا خدا تمکو دوہرا حصہ اپنی رحمت سے

(۲۱) وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۝ (۲۲) ٦-٥/٢-١١ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

(۲۱) ڈرو خدا سے جو تمھارا رب ہے (۲۲) ڈرو خدا سے

(۲۳) ٢٢-٢٣/٩-٧٠ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ۝

اے ایمان لانیوالو ڈرو خدا سے

(۲۴) فاتقوا الله ما استطعتم ○

پس ڈرو خدا سے جتنا تم سے بن سکے (استطاعت و قدرت)

(۲۵) وَاتقوا الله وابتغوا الیه الوسیلة ○

اور ڈرو خدا سے اور چاہو طرف اسکے نزدیکی وسیلہ کو

(۲۶) فاتقوا الله واطیعون ○

(برابر ہر نبی نے اپنی امت کو کہا کہ ڈرو خدا سے اور میری اطاعت کرو) (۲۶) یہی آیت سورہ شعرا میں آٹھ یا نو مقام پر آئی ہے

(۲۷) وَاتقوا الذی امدکم بما تعلمون - امدکم بانعام وبنین وجنت وعیون

اور ڈرو اس سے جس نے امداد کی تمہاری اس سے جسکو تم جانتے ہو امداد کی تمہاری چارپایوں سے بیٹوں سے باغوں سے اور چشموں سے

(۲۸) ولقد وصینا الذین اوتوا الکتاب من قبلکم وایاکم ان اتقوا الله ○

اور تحقیق کہ وصیت کی ہم نے انکو جنکو کتاب دی گئی قبل تمہارے اور تمکو یہ کہ ڈرو خدا سے

(۲۹) فلیتقوا الله ولیقولوا قولا سدیدا

پس چاہیے کہ ڈریں خدا سے اور کہیں بات درست

(۳۰) وایای فاتقون ○ (۳۱) لعلکم تتقون

مجھی سے ڈرو شاید کہ تم ڈرو

(۳۲) واذکروا ما فیه لعلکم تتقون (۳۳) فاتقون

یاد کرو جو کچھ کہ اس میں ہے شاید تم ڈرو - پرہیزگار ہو جاؤ پس خدا سے ڈرو

(۳۴) وسیق الذین اتقوا ربهم الی الجنة زمرا ○ زمر

اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ بہشت کی طرف لائے جائینگے

(تقویٰ و پرہیزگاری کرنیوالونکی جزا)

(۳۵) واعلموا ان الله مع المتقین ○

اور یہ جان لو کہ خدا تو یقیناً پرہیزگاروں کے ساتھ ہے

(۳۵) لوگو خوب یاد رکھو کہ خدا تقوی کرنے والون کے ساتھ ہے۔

(۳۶) والله علیم بالمتقین ○

اور خدا پرہیزگاروں سے خوب واقف ہے

(۳۶) سنو! خدا خوب جانتا ہے پرہیزگاری کرنے والون کو۔

(۳۷) ولنعم دار المتقین ○

اور کیا اچھا گھر واسطے پرہیزگاروں کے ہے

(۳۷) اور کیا اچھا گھر متقین کے لیے آخرت مین ہے

(۴۷) بیشک متقی و پرہیزگار باغہائے بہشت و چشمہائے جنت مین جو کچھ خدا نے انکو عطا کیا ہے پاوینگے
کیونکہ وہ قبل اسکے دنیا مین احسان و نیکی کرنے والے تھے ۔

(۴۸) ۲۶-۵۱ / ۱ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ
بیشک متقی لوگ (بہشت کے) باغون اور چشمون مین پانے والے ہین وہ چیزین کہ دیا انکو
رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ۝
خدا نے انکے کیونکہ وہ تھے پیشتر اسکے نیکی کرنیوالے

(۴۹) بیشک پرہیزگار لوگ باغون اور خدا کی نعمتون کے درمیان بڑے مزے اڑاتے ہین ۔
بسبب اسکے کہ انکو خدا نے عطا کیا اور عذاب جہنم سے بچایا ۔

(۴۹) ۲۷-طور / ۲ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ
بیشک پرہیزگار لوگ درمیان جنتون اور نعمتون کے ہین خوش ہین ساتھ اس چیز کے کہ دیا انکو انکے رب نے
وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝
اور بچایا انکو انکے خدا نے عذاب جہنم سے

(۵۰) ۲۵-دخان / ۳ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝
اور اگر ایمان لاؤ اور ڈرو پس تمھارے لیے اجر عظیم ہے

(۵۱) ۱۳-۱۶ / ۴-۳۱ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ۝ (۵۱) خدا بھی اپنے متقی پرہیزگارون کو
اسی طرح جزا دیتا ہی خدا ڈرنے والون کو ۔ اسی طرح جزا دیتا ہے ۔

(۵۲) جو شخص خدا سے ڈرتا ہے اسکے گناہ چھپائے جاتے ہین اور اسکا اجر عظیم ہوتا ہے ۔

(۵۲) ۲۸-۶۵ / ۱-۸ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا ۝
اور جو شخص ڈرتا ہے خدا سے چھپاتا ہی خدا اس سے اسکی بدیونکو اور بزرگ کریگا اسکے اجر کو

(۵۳) إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۝ (۵۳) بیشک زیادہ شریف تم مین سے خدا کے
بیشک زیادہ کریم تم مین نزدیک خدا کے وہ ہی جو بڑا متقی ہی نزدیک وہ ہی جو بڑا متقی ہے ۔

(باب صبر)

قانون ۳۳ درد و تکلیف مین ہمیشہ صبر کرو اور خدا کو یاد کرو

درد و مصیبت مین بد حواس ہونیوالے دردمندو! تھوڑو زیادہ
متفکر و پریشان مت ہو ۔ ذرا خاموش ہو جاؤ ۔ دیکھو صبر کرو
قناعت سے کام لو اور اپنے قادر مطلق کو یاد کرو جسکے قبضہ

قدرت مین تمام دنیا کی مصیبتین اور سختیان ہین - وہ جسکو چاہے دکھ درد مین مبتلا کرے اور جسے چاہے تمام دکھون سے پاک کرے - اگر تم بھی اپنے امثال پر غور و فکر سے ضبط کرکے اُس کی عظمت و قدرت کو یاد کرو تو وہ بھی تمھارے صبر و قناعت کا اندازہ کرکے اپنی بارگاہ مین بڑے بڑے مرتبے مقرر کر سکتا ہے -

صفات انسانی مین صبر و شکر - قناعت و توکل - ایثار و نفس کشی ایسی ممتاز صفتین ہین جنکی بدولت انسان انسان ہی نہین بلکہ فرشتون کے مرتبون سے بھی تجاوز کر جاتا ہے - اگرچہ تمھارے نزدیک یہ صفتین سخت ترین صفات اور نہایت ہی صعب و دشوار ہین مگر ایسی بھی نہین جو انسانی طاقت سے باہر اور بشری قوت سے خارج ہون - تمھارے ہی اصناف مین دیکھو بہت سے ایسے بندے صفحۂ عالم پر گذر گئے جنھون نے صفات کمالیہ کا مجسم نمونہ بنکر خدا کی رضا مین اپنی ثابت قدمی سے گھر لٹا کر جانین قربان کین اور وہ نظیرین اور مثالین قائم کر گئے جنپر تم لوگونکو فقط ناز نہین بلکہ خدا کے دربار مین بہت بڑی قدر و منزلت ہے -

(۱) اے ہمارے رسول کفار کے کہنے پر صبر کر - اور ہمارے خاص بندے داؤد صاحب قوت کو یاد کر کیونکہ وہ بڑی توبہ کرنے والا ہے -

(۱) $\frac{۳۸-۲۳}{۱۷-۱}$ اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ۝

صبر کر جس بات کو وہ کہتے ہین اور یاد کر ہمارے بندے داؤد قوت والے کو کیونکہ وہ بڑا توبہ کرنیوالا ہے

(۲) اے رسول کفار کے بُرا کہنے پر صبر کر اور اُنکو بخلق چھوڑ دے -

(۲) $\frac{۲۹}{۱۰-۲}$ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ۝

اور صبر کر اُن باتون پر جو کہتے ہین وہ لوگ اور چھوڑ دے اُنکو لوگون کو بہتری کے ساتھ

(۳) $\frac{۲۰-۱۶}{۳۰-۶}$ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ ۝

صبر کر وسے جن بری باتکو وہ کہتے ہین

(۴) $\frac{۳۰-۲۱}{۱۷-۲}$ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَكَ ۝

(اے رسول) صبر کر (مصیبتون پر) جو پہنچی ہین تجکو

(۵) $\frac{۳۰-۲۴}{۵۵-۶}$ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۝

بس صبر کر کیونکہ وعدہ خدا کا سچا ہے

(۶) $\frac{۲۴-۲۴}{۸}$ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

صبر کر کیونکہ وعدہ خدا کا سچا ہے

(٧) ۲۶-۴۷ / ۳۵-۴ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ؀

ایسا صبر کر جیسا کہ صبر کیا انبیاء الوالعزم نے رسولونمین

(٧) اسطرح صبر کر جسطرح کہ رسولونمین انبیاء الوالعزم نے صبر کیا

(٨) ۲۹-معارج / ۱-۲ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ؀

پس صبر کر صبر جمیل

(٨) اسے رسول صبر کر عمدہ بہتر صبر

(٩) ۲۷-۵۲ / ۲-۴۸ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ؀

اور صبر کر حکم پر رب اپنے کے کیونکہ تم ہماری نگرانی وحفاظت مین ہو

(٩) اپنے حکم الٰہی پر صبر کر کیونکہ تو اُسکی نگرانی مین ہے۔

(١٠) ۲۹-دہر وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ؀

صبر کر حکم پر اپنے رب کے اور نہ اطاعت کر گنہگار یا کفر کرنیوالیکی

(١٠) خدا کے حکم پر صبر کر اور کافر گناہگار ونکی اطاعت نکرو

(١١) رسول حکم الٰہی کی برداشت کر اور یونس پیغمبر کیطرح (جبکہ اسکو خدا نے پکارا) مضطرب وبدحواس نہ ہو۔

(١١) ۲۹-۲۸ / ۲-۴۸ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ

اور صبر کر حکم پر اپنے رب کے اور نہ ہو مثل صاحب حوت حضرت یونس کے

إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ؀

جبکہ پکارا اسنے خدا کو در آنحالیکہ وہ مضطرب تھا

(١٢) اگر تم صبر کرو تو وہ صابرون کے لیے بہتر ہی۔ اَی رسول صبر کر تیرا صبر کرنا نہین ہی مگر خدا کی توفیق سے اور نہ غمگین ہو کفار و نپر اور نہ تنگدل ہو مکار و نپر۔

(١٢) ۱۵-۱۶ / ۱۶-۱۲۶ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ؀ ۱۵-۱۶ / ۱۶-۱۲۷ فَاصْبِرْ

اور اگر صبر کرو تم تو وہ بہتر ہے صابرون کے لیے اور رسول کفار کی ایذا پر صبر کر

وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ؀

اور نہین ہی صبر کرنا تیرا مگر خدا کی توفیق سے اور نہ افسوس کر کفار پر اور نہ ہو تنگدل اُن باتون سے جو مکر کرتے ہین۔

(١٣) اور اپنے نفس کو مجبور کر اُن لوگونکے ساتھ جو صبح شام خدا کو پکارتے اور ہمیشہ اُسکی رضامندی چاہتے ہین

(١٣) وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ

اور مجبور کر اپنے نفس کو ساتھ اُن کے جو پکارتے ہین اپنے خدا کو صبح

وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ؀

اور شام اور چاہتے ہین رضامندی اُسکی

جو صبر کرتا ہے اسکو نیک برتاؤ اور حسن سلوک کی توفیق ملتی ہے اور جنکے بڑے نصیب ہین وہی
نیک برتاؤ کی توفیق پائینگے۔

(۱۴) وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ

اور نہین ملاقی ہوتا حسن سلوک مگر وہ جنہون نے صبر کیا اور نہین ملاقی ہوتا مگر

(۱۵) إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

بیشک اسمین نشانیان ہین ہر صبر کرنیوالے اور شکر کرنیوالے کیلئے۔

(۱۶) وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

اور اعانت چاہو صبر اور صلوٰۃ سے

(۱۷) وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ

اور صبر کر کیونکہ خدا نہین ضایع کرتا اجر نیکی و احسان کرنیوالونکا

(جزائے صبر و مرتبہ صابرین)

(۱۸) البتہ جس نے صبر کیا اور گناہ کو بخشدیا۔ کیونکہ یہ سب بڑے کام ہین۔

(۱۸) وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

(اُسنے بڑا کام کیا) جسنے (آزار) پر صبر کیا اور بخشدیا (ستانیوالونکو) کیونکہ یہ (باتین) البتہ بڑی ہمت و ارادہ کی ہین۔

(۱۹) وہ لوگ جنھون نے اپنے خدا کی رضامندی پر صبر کیا۔ نمازونکو بجالائے نیکی کرکے برائیون کو دور کیا۔ اور ہم نے جو کچھ بھی دیا ہے اُنھون نے اسکو ظاہر و پوشیدہ طور سے لوگون پر خرچ کردیا وہ ہین جنکے لیے آخرت (کیا) اچھا گھر ہے جہان عدن کے باغون مین (وہ لوگ) اُنکے نیک آباو اجداد اُنکی نیک بیویان اُنکے سعید بچے سب داخل ہونگے جنپر فرشتے ہر دروازہ جنت سے ہوکر (درود و سلام بھیجتے) داخل ہونگے (بشارت دینگے) کہ اے خدا کے نیک بندو صبر کرنیوالو تمپر درود و سلام ہو یہ سب اسلیے تمنے (خوب) صبر کیا بس کیا اچھا تمہارا گھر آخرت ہی۔

(۱۹) وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا

اور جن لوگون نے صبر کیا بخواہش رضامندی خدا کے اور قائم کیا

الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ

انہون نے نماز کو اور خرچ کر ڈالا جو کچھ کہ دیا ہے ہمنے انکو چھپکر اور ظاہر طور سے اور دفع کرتے ہین

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتُ

بدی کو یہ وہی ہین کہ اُنکے لیے آخرت کا گھر ہے کہ باغون

عَدْنٍ يَدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰئِكَةُ

عدن کے داخل ہونگے اور جو نیک ہونگے انکے آبا و اجداد سے انکی بیویون مین سے اور انکی اولاد مین سے اور فرشتے

يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

داخل ہونگے اونپر ہر دروازہ سے (اور یہ کہینگے) سلام ہو تمپر اسلیے کہ صبر کیا تمنے بس کیا اچھا (بھلا) انجام آخرت کا

(١٦) جن لوگون نے صبر کیا اُنکو ہم جزا دینگے اُنکو اجر اُنکے عمل کرنے سے زیادہ ملیگا۔

(٩) ١٤-٣٠ / ١٣-٩٦ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور جزا دینگے ہم انکو جنہون نے صبر کیا سلا اجر اُنکا زیادہ بہتر ہوگا اس سے جسکو وہ عمل کرتے تھے

مصیبت و سختیون پر صبر کرنے والونکو انکا اجر بغیر حساب کے پورا کرکے دیا جائے گا۔

(٢٠) ٢٣-٣٩ / ٢-١ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

بس دیا جائیگا صبر کرنے والون کو اجر اونکا بغیر حساب (کتاب) کے۔

(٢١) یہ وہ لوگ ہین جنکے صبر کا عوض دو مرتبہ دیا گیا ہے وہ لوگ نیکی سے بدی کو دور کرتے ہین اور جسقدر ہمنے دیا ہے اُتنا ہی صرف کرتے ہین

(٢١) ٢٠-٢٨ / ٦-٥٤ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ

یہ وہ لوگ ہین جنکو دیا گیا ہے۔ اجر دو مرتبہ بسبب اسکے کہ صبر کیا اُنھون نے اور وہ دفع کرتے ہین

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

نیکی سے برائی کو اور اُس چیز کو جو ہمنے دی انکو خرچ کرتے ہین

(٢٢) اے دردمندان بلا و مصیبت آخرت مین اپنے لیے دو فقرے اور سنلو کہ جو صبر کرتی ہین اُنکی جزا و بدلا آخرت مین جنت اور ریشمی کپڑے ہین۔

(٢٢) ٢٩-١٢ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝

اور جزا اُنکی بسبب اسکے کہ صبر کیا اُنھون نے جنت اور ریشمی کپڑے ہین

(٢٣) ٢-٣ / ١٥-٣٦ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (٢٣) اور ہم اُن صبر کرنے والونکو خوب جانتے ہین

اور خدا دوست رکھتا ہی صبر کرنیوالونکو

(باب شکر)

٣٣ قانون خدا کی نعمتونکو لوگون پر ظاہر کرکے ہمیشہ انپر شکر کرو اور دوسرون کو اسکی ہدایت کرو

خدا کے خزانہ قدرت سے مال و دولت پانے والو! اسکے سفرہ عام سے طرح طرح کی نعمتین چننے والو! منعم حقیقی

کا شکر کرو۔ اُسکی نعمتون کو ظاہر کرو۔ دیکھو کفران نعمت نکرو اپنی حرکتون سے باز آؤ احسان فراموشی پر کمربستہ نہو۔ یہہ تمپر فرض تھا کہ جسکے دربار سے تمکو بے انتہا فائدے پہنچ رہے اُسکی بیش بہا نعمتون پر شکر بھیجتے۔ اپنے حقیقی محسن کو نہ بھولتے اُسکو راضی برضا رکھتے مگر نہین تم اس سے غافل ہو اور اُسکی دولتون کو کس بیدردی سے لٹاتے ہو اچھے برے کی کچھ پرواہ نہین کرتے۔ یہ تمھاری عجب طرح کی جسارت اور عجب قسم کی عدالت ہے۔ اُسکو تو دیکھو باوجود اسکے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ دنیا مین کون اُسکا دشمن کون اُسکا دوست ہے وہان کون اسکی سنتا اور کون نہین سنتا تاہم وہ اپنی نعمتون کو سب پر تقسیم کرتا اور برابر دیا دلاتا ہے کسی بھی اپنے دربار سے محروم نہین کرتا وہان سے امیر و غریب دوست و دشمن دیکھو بلا پوچھے بلجاتے ہین مگر وہ کسی سے باز پرس نہین ہوتا۔ نہ کسی سے بخل کرتا ہے۔ یہ ضرور خیال رہے کہ اگر ذرا تمھاری نافرمانیون پر خیال کرکے اپنے قہر و غضب سے کام لے تو کوئی متنفس بھی ایک حبہ نہین پاسکتا وہ گر چاہے تو کسی جاندار کو اک قطرہ آب میسر نہین آسکتا۔ مگر نہین اسوقت تو وہ اپنی رحمت کو غضب پر غالب رکھکر اُسکا تماشا دکھا رہا ہے۔ مگر محشر کی ہلچل مین ضرور کافرین نعمت و منکرین وحدانیت کو بخوبی سمجھ لے گا۔

(ا) لوگو خدا کی نعمتون پر شکر بھیجو اگر تم اُس عبادت کرتے ہو۔

(۱) $\frac{۱۴-۱۶}{۱۵-۱۴}$ وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ٥

اور شکر کرو نعمت کا خدا کی اگر تم اسکی عبادت کرتے ہو

(۲) $\frac{۲-۲}{۱۵۲-۱۸}$ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ٥

اور شکر کرو میرا اور نہ کفر کرو

(۲) دیکھو میرا شکر کرو اور کفر مت کرو

(۳) $\frac{۲-۲}{۱۷۲-۲۱}$ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ٥

اور شکر کرو خدا کا اگر تم اسکی عبادت کرتے ہو

(۳) اور خدا کا شکر کرو اگر تم اُسکی عبادت کرتے ہو

(۴) $\frac{۲-۲۰}{۱۷-۲}$ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ط اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٥

اور شکر و اُسکا طرف اُسکے پلٹوگے

(۴) اپنے خدا کا شکر کرو اُسکی طرف پلٹوگے

(۵) كُلُوْا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ٥

کھاؤ رزق اپنے رب کا اور شکر کرو اُسکا

(۵) اپنے رب کیطرف کی روزی کھاؤ پیو اور اُسکا شکر کرو۔

(۶) ہمنے لقمان کو اس بات کی حکمت عطا کی کہ خدا کا شکر کرے۔ (مراد حکمت سے عقل)

(۶) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ

اور تحقیق دی ہم نے لقمان کو حکمت یہ کہ شکر کر واسطے خدا کے

(۷) اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ

(۷) شکر کر میرا اور اپنے والدین کا میری طرف ہم سبکی بازگشت ہے

شکر کر میرا اور اپنے والدین کا میری طرف بازگشت ہے

(۸) ۲۲-۲۲ / ۱۲-۲ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ

عمل کرو اے آل داود شکر سے اور تھوڑے بندے میرے ہیں شکر کرنیوالے

(۹) ۲۱-۳۱ / ۱۲-۲ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ

اور جو شخص شکر کرتا ہے وہ شکر کرتا ہے اپنے نفس کے لیے اور جو شخص کفر کرے پس

اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ

بیشک خدا غنی اور قابل تعریف ہے

من م (۱۰) ۲۴-۳۹ / ۲-۶۶ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ؕ ۱۱-۱۱ / ۱۱ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ

بلکہ خدا کی عبادت کر اور ہو شکر کرنیوالوں میں سے

(۱۱) (سورۂ زمر میں خدا فرماتا ہے کہ اگر کفر کروگے تو خدا تم سے بے پرواہ ہے اور کافروں سے راضی نہیں) اور اگر اسکا شکر کروگے تو خدا تم سے (ضرور) راضی ہے۔

(۱۱) ۲۳-۳۹ / ۷-۱ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ

اور اگر شکر کروگے تو راضی ہے خدا تمسے

(۱۲) ۱۴-۱۶ / ۱۲-۲۱ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ

(در انحالیکہ) شکر کرنے والے ہوا اسکی نعمتوں کے

(۱۳) (حالت مصیبت میں پریشان ہو ہو انکا مقولہ کہ (اے خدا) اگر ہم کو اس مصیبت سے نجات دے تو ضرور تیرا شکر کریں۔

(۱۳) لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۱۱ یونس / ۲۳-۲

اگر تو نجات دے ہمکو اس (مصیبت) سے تو ضرور ہم شکر کرنے والے ہونگے

(جزائ شکر)

(۱) جو خدا کی تمام نعمتوں پر روزانہ شکر بھیجیں گے وہ بہت جلد اس شکر کی جزا پائینگے۔

(۱) ۲/۱۴۴ وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشَّاکِرِیْنَ (۲) ۳/۱۴۵ وَسَنَجْزِی الشَّاکِرِیْنَ ٥

اور عنقریب جزا دیگے شکر کرنیوالون کو — عنقریب جزا دیگا خدا شکر کرنیوالونکو

(ایثار و نفس کشی)

قانون ۳۴ — اپنے نفس پر دوسرون کو مقدم رکھو

صاحبان ہمت وجسارت ذرا معرکہ نفس کشی وایثار مین اپنی جانبازی دکھاؤ۔ اپنے درد ومصیبت مین دوسرون کے دکھ انکو ہٹاؤ۔ اگر کچھ دلیری بہادری ہے تو اپنے نفسون پر دوسرون کو مقدم رکھو اور اپنے حوائجات کے سامنے دوسرون کے حوائجات کو ضروری سمجھو۔

اسمین کچھ شک نہین کہ صفت ایثار تمام صفات مین دشوار ہے۔ لیکن عالی ہمت بندون کے نزدیک کچھ چیز نہین وہ اسکو فی نفسہ ضرار آئی سمجھکر کرتے اور اپنی بہادری جان پہ کھیل جاتے ہین اور کسی قسم کی مطلق پرواہ نہین کرتے تاکہ اور بندے بھی اپنے بنی نوع کا فعل دیکھکر خود بھی عمل کرنے کی کوشش کو ناممکن نہ سمجھین بلکہ بجالانے پر ہمت وجرأت کر جائین۔

جسکو دنیا مین کچھ نفوس قدسیہ نے صاف طور سے عمل کر کے برابر بتلایا دیا ہے کہ دیکھو ایثار اسے کہتے ہین اور نفس کشی اسکا نام ہے

مگر تمام انسانی عادت کے لحاظ سے یہ بات ضرور کہی جاسکتی ہے کہ بھلا بشر مین کہان تاب ضبط کہ خود بھوک وپیاس کی شدت مین ہو اور پکا پکایا کھانا اپنے آگے سے راہ چلتے سائلین کو اٹھا کر دیدے اور زبان پر بجز کلمۂ خیر اُف تک نہ کہے۔ بالفرض اگر کسی نے ایک مرتبہ ہمت وجرأت کی بھی تو پھر پے درپے دو تین روز تک برابر دیدینا عام انسانی طاقت سے باہر اسوقت تک ہے جبتک اُسکو خدا کی معرفت خدا کی محبت سے پورا پورا اطمینان ویقین حاصل نہو چکا ہو۔

(۱) (ہمارے بندون مین بعض ایسے ہین) جو اپنی جانون پر دوسرونکو مقدم رکھتے ہین اگرچہ وہ مفلس کیون نہون

(۲) ۲۸/۵۹ حشر ۹/۱ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ٥

(بعض لوگ دوسرونکو) مقدم رکھتے ہین اپنی جانون پر اگرچہ اُنکے ساتھ تنگی کیون نہو

نوٹ آیۂ ایثار (ویؤثرون) بروایات مختلف کتب وتفاسیر فریقین مین مخصوص سیدنا حضرت علی علیہ السلام کی شان مین نازل ہوئی۔ چنانچہ بروایت ابو سعید خدری (بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵ پر ملاحظہ ہو)

(باب توکّل)

قانون ۳۵ ہر کام میں محض خدا کے بھروسہ پر کرو

لوگو! اگر مرتبہ انسانی سے آگے ترقی کرنا چاہو تو صفت توکل اختیار کرکے مرتبہ اعلیٰ پاؤ تو فرشتگان مقرب مین شمار ہو۔ خدا پر حقیقتاً بھروسہ اور توکل کرنا نہایت ہی اعلیٰ درجے کی خوبی اور نہایت ہی بہتر ذریعہ ترقی ہے لیکن ساتھ ہی دشوار بھی ہے اسمین کچھ شک نہین کہ دنیا مین کسقدر بندے اس مرتبہ جلیلہ پر فائز ہوگئے اور کتنون کے قدم اس میدان سے ڈگ گئے۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ جسقدر یہ مرتبہ دشوار ہے اُس سے دس گونہ خدا کے دربار مین بڑی عزت و توقیر ہے۔

(۱) کہدے لوگون سے۔ بس خدا کافی ہے اسپر توکل کرنیوالے بھروسہ رکھتے ہین

(۱) قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝

کہدے کافی ہے خدا اوپر اُسکے توکل کرتے ہین توکل کرنے والے

(۲) اور سب مومنونکو چاہیے کہ خدا ہی پر بھروسہ رکھین اور وہ اپنے خدا پر بھروسہ رکھتے ہین۔

(۲) وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

اور خدا پر بس توکل کرین ایمان لانیوالے اور اپنے خدا پر توکل رکھتے ہین

(۴) خدا پر بھروسہ رکھو وہی وکالت کے لیے کافی ہے۔

(۴) وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۝

اور توکل کر خدا پر اور کافی ہے البتہ بھروسہ کرنے کیلیے

(بقیہ حاشیہ صفحہ) (۱) ابو القاسم دمشقی حضرت نے مقداد صحابی رسول کو (بشدت گرسنگی) طلب کرنے پر اسو درہم عطا کیا جبکہ خود جناب کسی سے درہم قرض لیکر اپنے اہل و عیال (حسنینؑ و فاطمہؑ) کے لیے کھانا خریدنے جا رہے تھے۔ جسکے عوض بہشت سے کھانا معہ آیت آیا۔ دوسرے بروایت عبداللہ ابن مسعود بعد نماز مغرب کسی سائل نے صف مین سے آواز دی کہ مین اک مرد غریب بھوکا ہون مجکو سیر کردو۔ جس کو سنکر جناب رسول مقبولؐ بہت غمگین ہوئے اور فرمایا ہے کوئی جو اس بھوکے کو سیر کرے اور خدا کے یہان مرتبہ عظیم پائے حضرت علی علیہ السلام اُٹھے اور گھر بیجا کر وہ کھانا (جو بقدر خوراک ایک آدمی اپنے اور حسنینؑ و فاطمہؑ کے روزہ کھولنے کے لیئے رکھا تھا) اُسکے سامنے رکھکر (بتی درست کرنے کے بہانے سے) چراغ گل کردیا اور خود بھی ہمراہ اُسکے خالی مُنھ چلانے لگے تاکہ مہمان کی دلشکنی نہو اور تھوڑا کھانا سمجھ کر شرمندگی سے نہ کھائے۔ جس جہاد بالنفس کی بدولت یہ آیت آئی اور کھانے کی زیادتی اسقدر ہوئی کہ علاوہ مہمان خود حضرت معہ اہل و عیال سیر ہوگئے مگر کھانے مین کمی نہوئی۔ لمؤلفہ

(۵) پ ۲۸ ع ۱۷ طلاق ۶۵ آیت ۳ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط

اور جو شخص بھروسہ رکھے خدا پر پس وہ خدا کافی ہے اسکو۔

(۶) جبکہ تو کسی بات کا قصد کرے تو خدا پر بھروسہ رکھ کیونکہ خدا بھروسہ رکھنے والونکو دوست رکھتا ہے

(۶) پ ۴ ع ۱۷ آل عمران ۳ آیت ۱۵۸ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ؁

جبکہ تو قصد کرے (کام کا) تو توکل کر خدا پر کیونکہ خدا دوست رکھتا ہے توکل کرنیوالونکو

(۷) سنو لوگو یہ تمھارا خدا میرا پروردگار ہے جسپر بھروسہ رکھتا ہون اور وہ خدا کہ جسکی طرف بلاؤنگا

(۷) پ ۲۵ ع ۲ شوریٰ ۴۲ آیت ۱۰ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝

یہ تمہارا خدا میرا رب ہے اسپر مین توکل کرتا ہون اور اسکی طرف پلٹونگا

(۸) کہا اُن لوگون نے کہ ہمکو بس خدا ہی کافی ہے۔ اور وہ کیا اچھا وکیل کیا اچھا آقا اور کیا اچھا ہمارا مددگار ہے۔

(۸) پ ۴ ع ۱۸ عمران ۳ آیت ۱۷۳ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

اور کہا کافی ہے ہمکو خدا اور کیا اچھا وکیل اور کیا اچھا آقا اور کیا اچھا مددگار

خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا

ر ۳۶

قانون خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا

درگاہ الٰہی مین اپنے ہاتھون کے بلند کرنے والو خدا کے سامنے اپنے حاجات پیش کرنے مین کبھی دریغ و تامل نہ کرو۔ جو کچھ چاہو اسکے دربار سے مانگو اسکی رحمت سے مایوس نہو۔ اپنے مقاصد کے بر آنے مین عجلت نکرو۔ بلا خطر تاخیر ہونے دو یہ تاخیر گو تمپر شاق ہے مگر اسکو بھلی یون معلوم ہوتی ہے کہ تم اسکی طرف اپنے دست سوال بلند کرتے ہو اور کسی سے حاجت روائی نہین چاہتے۔ اسکے متعلق اگر اطمینان کے طالب ہو تو اسکے مقربان بارگاہ انبیا و اولیا و اوصیا کی مثالون اور حکایات سے کافی اندازہ کر کے اپنے قلب مضطر کو مطمئن کر سکتے ہو کہ اسکو کہانتک اپنے بندونکی (خصوصاً اوسی سے تعلق رکھنے والونکی) دعائین مرغوب ہین اور کہانتک اُنکی آوازین پسندیدہ ہین۔ چنانچہ بعض انبیا کی دعائین بہت جلد مستجاب ہو جاتی تھین اور بعض کی قبول ہوتے ہوتے ہونیکا عرصہ لگ جاتا تھا جس سے صاف واضح ہو گیا ہے کہ دعا کا جلدی سے یا دیر مین قبول کرنا ہر گاہ اسکا فعل اسکی قدرت و مصلحت مین ہے وہ جسکو چاہے پل مین بادشاہ بنا دے اور جسکو چاہے فقیر و محتاج کر دے اپنی مخلوقات کے نفع و ضرر اچھے برے اثر کو خوب

جانتا ہے کہ کون شے کس کے لائق ہے اور کس کے لیے مضر ہوگی اُسکے دربار سے ملگیا وہ مفید و قابل حمد و شکر ہے۔

آخر مین عظیم الشان دربار کی جبہ سائی کے متعلق یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیے کہ پیشتر اپنے دل و زبانکو ناجائز باتون سے پاک صاف کرکے خدا کی سچی محبت و معرفت مین ڈوبکر بحضور قلب جو چاہین سو مانگین ضرور کامیاب ہونگے مگر ساتھہی اسکے اپنی ارزونکو قدرت و فطرت کے خلاف نہ طلب کرین نہ کبھی ناجائز تصرفات کے خواہان ہون ورنہ ہرگز قابل سماعت نہ ہونگی بلکہ باعث مضرت ہونگی۔

(۱) لوگو! خدا کی رحمت کاملہ سے مت نااُمید ہو۔

(۱) لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۝

مت مایوس ہو رحمت خدا سے

(۲) تو مایوس ہونے والون مین سے مت ہو

(۲) فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝

پس نہ ہو تو مایوس ہونیوالون مین سے

(۳) کہا۔ اور کون اپنے رب کی رحمت سے نااُمید ہو سکتا ہے بجز گمراہ کفار کے۔

(۳) قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝

کہ اور کون نااُمید ہو رحمت سے اپنے رب کی مگر گمراہ ہونے والے

(۴) وہ خدا جو لوگونپر (بعد اسکے کہ وہ بارش سے مایوس ہوچکے ہون) ابر رحمت برساتا اور اپنی رحمت کو عام کرتا ہے بیشک سب کا کارساز ہے اور سزاوار حمد و ثنا ہے۔

(۴) وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ

اور وہ خدا جو کہ نازل کرتا ہی بارش کو بعد اسکے کہ وہ مایوس ہوچکے اور پھیلاتا ہی اپنی رحمت کو

وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

اور وہ سب کا ولی ہے اور قابل تعریف ہے

۳۷ (حکم اعانت یتیم و مسکین و غلام و قرضدار)

قانون یتیمون پر شفقت کرو مسکین بھوکونکو کھانا کھلاؤ غلام و قرضدار لوگونکی گردن چھڑاؤ

(۱) اے رسول تم سمجھے ہو کہ عقبہ (گھاٹی) کیا چیز ہے عقبہ در اصل کسی بھوکے یتیم ۔ یا کسی مسکین

خاک نشین کو کھانا کھلانے یا کسی لونڈی غلام یا قرضدار کے بدلے روپیہ دیکر گردن چھڑانیکو کہتے ہین۔

(۱) ۳۰ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ

اور کیا سمجھا تونے (اے رسول) کہ کیا ہی گھاٹی (اس سے مراد چھڑانا کسی غلام یا قرضدار کی) گردنکا یا کھانا کھلانا (یا کھلوانا)

ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝

بھوک کے دن کسی یتیم کو خاصکر جو قرابتدار ہو یا کسی مسکین صاحب خاک نشین کو

(۲) ۳۰ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ

پس یہ وہ ہے جو کہ دھکے دیتا ہی یتیم کو اور نہین ارادہ کرتا ہو (لوگونکو) کھانا کھلانیکی رغبت

(غفلت کی مذمت نظر و فکر کی تائید)

قانون ۳ انجام کو سوچو اور خدا کی نشانیون پر غور و فکر کرو

لوگو! اپنے وقت کو ضایع نہ کرو۔ خدا کی صنعتون پر غور و فکر کرو آسمان و زمین اور اُسکے ساکنین کا حال معلوم کرکے عبرت حاصل کرو۔ دیکھو پچھلے لوگون نے خدا کی مخالفت کرکے کیسے کیسے نتیجہ اُٹھائے اور کیونکر سے اُنھون نے اپنے کیے کی سزائین پائین۔

(۱) لیکن اکثر لوگ تو بالکل نہین جانتے۔ وہ زندگانی دنیا کو بظاہر جانتے ہین مگر وہ آخرت سے غافل ہین۔

(۱) ۲۱ روم ۳۰ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ

لیکن اکثر لوگ نہین جانتے جانتے ہین ظاہرا

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝

زندگانی دنیا کو اور وہ آخرت سے غافل ہین

(۲) ۲۱ روم ۳ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۝

کیا نہین فکر کرتے وہ اپنے نفسونکے بارے مین

(۲) کیا وہ اپنے نفسو مین غور و فکر نہین کرتے۔

(۳) خدا کی رحمت کے آثار و کیفیات پر نظر کرو کہ کسطرح سے بعد مردہ ہونے زمین کے اُسکو زندہ کرتا ہے

(۳) ۲۱ روم فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

پس نظر کر طرف آثار و علامات رحمت خدا کے کہ کیونکر سے زندہ کرتا ہے زمین کو بعد اسکے مردہ ہو جانیکے

(۴) کہدے اے رسول زمین کی سیر کرو اُسکے حالات معلوم کرو کہ کیسا اُن پچھلے لوگونکا انجام و نتیجہ ہوا جو کہ مشرک تھے۔

۳۰-۲۱ / ۴۲-۵ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

کہدے کہ پھرو زمین مین پس غور کرو کہ کیا ہوا انجام اُن کا

مِنْ قَبْلُ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِيْنَ

جو پیشتر تھے جن مین اکثر مشرکین تھے

حقوق رجال ونسوانی

(حقوق واطاعت والدین وقرابت اور ہمسایہ)

> قانون ماں باپ بھائی بہن عزیز و قریب سبکے حقوق واجبی ادا کرو اور اُنکے ساتھ احسان کرو

اے پشت پدر سے شکم مادر مین منتقل ہونیوالو۔ رحم مادر سے عالم وجود مین آنیوالو۔ آنکھیں کھولو۔ اپنی پچھلی باتون پر غور و تامل کرو اُنسے غافل نہو۔ اس بات کو سوچو کہ تم کہان تھے کہان سے آئے اور کسطرح سے خلعت حیات پہنا۔

سنو۔ وہ ماں باپ جنھون نے تمکو اُٹھانے تک اپنے آغوش محبت مین پالا شفقت پدری و مادری سے دن رات پرورش کیا۔ برابر سرد و گرم ہواؤن سے بچایا اپنے آپکو دکھ درد مین زحمت دی مصیبتین گوارا کین مگر تم تک آنچ نہ آنے دی آج یہی ماں باپ (جنھون نے کل تمھارے ساتھ کیا کیا سلوک کیے احسان کیے) ضعیف و لاچار ہو کر کس بیچارگی کے عالم مین بنگاہ حسرت و یاس تمھاری طرف دیکھ رہے ہین مگر تم التفات نہین کرتے وہ تمسے راحت و آرام کے طالب ہوتے ہین مگر تم کچھ پرواہ بھی نہین بلکہ اور اُنکی باتون پر ہنستے۔ اُنکے نشست و برخاست پر عیب لگاتے ہو۔ بجائے اسکے کہ نرمی و خوش کلامی سے گفتگو کیجائے اونکو تشدد و سختی سے ڈانٹا جاتا ہے نادانو۔ یہ کسقدر بیحیائی و بیعزتی کا مقام اور کسقدر احسان فراموشی کی بات ہے کہ اُن بیچارون کی پچھلی بھلائیون کا یہ عوض دیا جائے۔ اور اُنکے بے انتہا احسانات کو یون مٹایا جائے کیا تم نہین جانتے کہ خدا نے اُن کو کس قدر عزت و توقیر دی اور اپنے بعد کسقدر تعظیم و تکریم تم پر واجب کی۔

کیا اسوقت اپنی قوت و اختیار کے زعم مین اُس ابدی نقصان عظیم و عذاب الیم سے غافل ہو گئے جو کہ خدا نے اُن کی مخالفت و سخت کلامی کرنے پر قیامت مین تمھارے لیے مقرر کیا ہے اگر تمھارے دلمین کچھ بھی خدا کا خوف و خطر اور نار جہنم کا ڈر ہے تو ضرور اُنکے ساتھ

نیک برتاؤ کروگے اور جو اُنکے حقوق ہون وہ پورے طور سے بجالاؤگے۔

(۱) (دیکھو) تمھارا خدا تمکو حکم دیتا ہے کہ سوائے خدائے برتر اور کسیکی عبادت نکرو اور اپنے والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اگر تیرے مان باپ دونون یا ایک اُنمین سن پیری کو پہنچین تو تُم اُنکی عزت کرو اُنکو اُف تک نکہو۔ نہ اُنکو جھڑکو (بلکہ) اُنسے (ہروقت) نرمی و خوش کلامی سے گفتگو کرو۔

(۱) ۱۵-۱۷ / ۲۳-۲۴ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اور حکم قطعی دیا ہے تمھارے پروردگار نے یہ کہ نہ عبادت کرو مگر اُسی خدا کی اور والدین کے ساتھ احسان کرو

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ

(دیکھو) اگر پہنچین مان باپ تیرے سامنے بڑھاپے کو ایک اُنمین سے یا دونو تو نہ کہہ تو اُن کو اُف

وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا

اور نہ جھڑک تو اُن دونونکو اور کہہ تو اُن دونونسے بات نیک

(۲) اور اپنے مان باپ کے سامنے اپنے بازوؤنکو نہایت عاجزی و انکساری سے جھکا اور اُنکے حق مین خدا سے اسطرح دعا مانگ "ای میرے پروردگار میرے مان باپ دونون کی ضعیفی پر اسطرح رحم کر جسطرح اُنھون نے مجکو میری صغرسنی مین اپنی شفقتون سے پالا۔ (لوگو) تمھارا خدا تمھارے دلون کی بات جانتا ہے کہ کسقدر اُنکے حق مین نیک ہو (اور اگر کچھ تم سے فروگذاشت ہوگئی ہے) تو خبر توبہ کرنے والون کو خدا بخشدیتا ہے۔

(۲) ۱۵-۱۷ بنی اسرائیل / ۲۴ و ۲۵ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا

اور جھکائے رکھ اُنکے سامنے بازوؤنکو خاکساری کی محبت و رحمت سے اور کہہ ای پروردگار رحم کر اُن دونو پر

كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ

جیسا کہ پرورش کی دونون نے میری بچپنے مین خدا تمھارا خوب جانتا ہے جو کچھ دلونمین تمھارے ہے کہ ہو تم نیک (اُنکے حق مین)

فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا

تو وہ خدا توبہ کرنے والون کو بخشدے گا

(۳) ۲۹ نوح ۷۱ / ۲۸-۲ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اے خدا بخشدے مجکو اور میرے والدین کو اور جو داخل ہو میرے گھر مین کوئی مومن اور کل مومنین و مومناتکو

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝

اور نہ زیادہ کر ظالمون مین مگر ہلاکت کو۔

(۴) ۱۳ / ۴۲-۴۱ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ الخ

(۶) اے خدا مجکو اُن نعمتونکے مقابل جو کہ تو نے مجکو اور میرے والدین کو اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائی ہین شکر کرنیکی توفیق دے اور پسندیدہ عمل کرنیکی اور میری اولاد مین نیکی دے مین اے خدا تیری توبہ کرتا ہون اور تجھپر اسلام لاتا ہون

(۶) $\frac{\text{۲۶ – ۲۷ احقاف}}{\text{۲ – ۱۵}}$ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ

اے میرے خدا توفیق دے مجکو اسکی کہ شکر بھیجون تیری نعمت کا جسکو انعام دیا ہے تو نے مجھپر اور

عَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ -

میرے والدین پر اور توفیق دے کہ مین عمل کرون ایسے نیک جنکو تو پسند کرے اور نیک بختی پیدا کر میرے لیے میری اولاد مین

اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

مین نے توبہ کی طرف تیرے اور مین مسلمانون مین سے ہون

(۷) حضرت ابراہیم بھی اپنے والدین کے حقمین نیک برتاؤ کرتے تھے - انپر جابر یا نافرمان نہ تھے -

(۷) $\frac{\text{۱۴ – ۱۹ مریم}}{\text{۱ – ۱۲}}$ وَبَرًّا بِوَالِدَیْهِ وَلَمْ یَکُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا ۝

تھا ابراہیم نیک اپنے والدین کے ساتھ اور نہ تھا (انپر) جبر کرنیوالا اور نافرمان

(حقوق والدین و قرابتدار و ہمسائی یگانی و بیگانی یتیم و مساکین و ملازمین و مسافرین و سائلین

(۸) جبکہ ہم نے بنی اسرائیل سے اس بات کا عہد لے لیا کہ سوائے خدا کے کسی کی عبادت نکرو اور والدین اور صاحبان قرابت اور یتیم اور مساکین کے ساتھ احسان کرو اور تمام لوگون کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرو -

(۸) $\frac{\text{۱ – ۱۰ البقر}}{\text{۱۳ – ۲}}$ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وقف

اور جبکہ لیا ہمنے عہد و پیمان بنی اسرائیل سے اس امر مین کہ نہ عبادت کرو کسیکی مگر خدا کی

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا - وَذِی الْقُرْبٰی - وَالْیَتٰمٰی -

اور والدین کے ساتھ احسان کرو رشتہ دارون اور یتیمون

وَالْمَسٰکِیْنِ - وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

اور مسکینون کے ساتھ بھی اور کہو لوگون سے نیک بات

(۹) اے لوگو اپنے خدا کی عبادت کرو اُسکو ایک ہی مانو کسی دوسرے کو اُسکا شریک نکرو اپنے والدین اپنے رشتہ دارون یتیمون غریب مسکینون رشتہ دار اور اجنبی پڑوسیون ... کے

بیٹھنے والون۔ راہ چلتے مسافرون اور نوکر چاکر لونڈی غلامون کے ساتھ بلا تامل احسان کرو
اور بلا دریغ اُنکے ساتھ نیکی سے برتاؤ کرو۔

(۹) ۴-۵/۳۶-۶ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ

اے لوگو عبادت کرو خدا کی اور نہ شریک کرو خدا کے کسیکو اور والدین کیساتھ احسان کرو

بِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ

رشتہ دار قرابت والونکے ساتھ یتیمون اور مسکینون اور پڑوسی رشتہ دارون اور پڑوسی

الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ

اجنبی غیرونکے ساتھ اور پاس کے بیٹھنے والون اور مسافرونکے ساتھ (اور جو لونڈی غلام) تمھارے قبضہ مین ہون

(۱۰) بعض لوگ ایسے ہین جو ہماری محبت مین رشتہ دارون۔ یتیمون مسکینون۔ راہ چلنے والون
بھیک مانگنے والون کو اپنا مال دیڈالتے ہین اور غلامون قرضدارون کی گردن چھڑانے
مین صرف کرتے ہین۔

(۱۰) ۲-۲/۱۷۷-۲۲ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ

اور دیدیا اپنا مال دوستی پر خدا کی قرابتدارون کو یتیمون کو اور مسکینونکو

وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ

اور راہ چلنے والون کو اور مانگنے والون کو اور گردنونکے چھڑانے مین

(۱۱) لوگو۔ خدا تمکو عدل واحسان کرنیکا حکم دیتا ہے اور رشتہ دارونکو حق پہنچانیکی تاکید
کرتا ہے اور فحش نامکروہ باتون اور سرکشی و بغاوت کرنے سے روکتا ہے۔ تمکو ان
سب باتون کی نصیحت کیجاتی ہے شاید تم یاد رکھو۔

(۱۱) ۱۴-۱۶/۹۰-۱۱ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی

بیشک خدا حکم دیتا ہو تمکو عدل اور احسان کرنیکا اور تاکید کرتا ہے دیدینے کی رشتہ دارونکا حق اور

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ

روکتا ہی فحش اور نامکروہ باتونکو اور بغاوت کرنے کو ان سبکی نصیحت کرتا ہی شاید تم یاد رکھو

(۱۲) دیکھو اپنے قرابتدار عزیزون اور مسکینون اور راہ چلتے مسافرونکے تمام حقوق کو دیڈالو کسیکے حق کو نہ چھینو۔

(۱۲) ۱۵-۱۵/۲۶-۱۵ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ

اور دیدے رشتہ دار کو اسکا حق اور مسکین کو اور مسافر کو

(۱۳) دیکھو پھر تمکو ہدایت کیجاتی ہو کہ رشتہ دار اور مسکین اور مسافر کو اُنکا حق پہنچا دو۔ یہ بہتر ہے اُنکے لیے جو خدا کی رضامندی چاہتے ہین۔ یہ وہ لوگ ہین جو نار جہنم سے چھٹکارا پائینگے۔

(۱۳) ۲۱ روم ۳۰ / ۳۸-۴ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ۔ ذٰلِكَ

پس دیدے رشتہ دار و نکو حق انکا اور مسکین کو اور مسافر کو یہ

خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

بہتر ہی اُنکے لیے جو چاہتے ہین رضامندی کو خدا کی یہ وہ لوگ ہین جو چھٹکارا پائینگے

(سچی گواہی کا حکم اگرچہ ماں باپ یا کسی رشتہ دار کا نقصان ہو)

(۱۴) اے ایمان لانیوالو مضبوطی کیساتھ عدل و انصاف پر قائم رہو اور خدا لگتی گواہی دو۔ اگرچہ یہ گواہی تمکو تمہارے ماں باپ یا رشتہ دار لوگون کے خلاف کیون نہو۔ اگر کوئی مالدار یا فقیر ہے تو اللہ سب سے بہتر نگہداشت کرنے والا ہے۔

(۱۴) ۵ نساء ۴ / ۱۳۴-۲۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ

اے وہ جو ایمان لانیوالو ہو تم قائم رہنے والے عدل پر اور گواہی دینے والے خدا کی اور گرچہ (یہ گواہی)

اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا۔ فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا قف

مضر ہو تمکو یا تمہارے والدین کو یا قرابتدارونکے (حق مین) خواہ وہ غنی ہون یا فقیر ہون البتہ اُنسے بہتر ہے (نگرانی کرنے مین)

(۱۵) اے رسول تجھسے یہ لوگ پوچھتے ہین کہ خدا کی راہ مین کیونکر صرف کرین کنکو دین تو اُنسے کہدے کہ جو کچھ تم خیر خیرات دینا چاہو تو وہ حق والدین۔ قرابتدار۔ یتیم۔ مسکین۔ مسافرین کا ہے۔ اور جو کچھ تم خیر و نیکی کرتے ہو خدا اُسکو جانتا ہے۔

(۱۵) ۲ بقرہ ۲ / ۲۱۶-۲۶ يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ

اے رسول پوچھتے ہین تجھسے کیا خرچ کرین (کنکو دین) کہدے جو کچھ دو دلاؤ تم کوئی خیرات تو اُنپر والدین اور قرابتدار

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ۔ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کو (دیدو) اور جو کچھ کروگی نیکی و خیرات کو تو اللہ اُسکو جانتا ہے

(۱۶) صاحبان فضل و کرم اور صاحبان دولت و ثروت اس امر کی قسم نہ کھالین کہ ہم قرابتدار مسکین اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والون کے ساتھ امداد نہ کرین گے اُنکی ضروریات کو پورا نہ کرینگے۔

(۱۷) ۲۸-۲ وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی

اور نہ قسم کھاوین صاحبان فضل و کرم تم مین سے اور صاحب مقدور اسبات سے کہ ندین مدد خرچ قرابت داروں

وَالْمَسَاكِيْنَ - وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور مساکین کو اور جو ہجرت کرتے ہین راہ مین خدا کی

(حکم وجوب محبت اہلبیت رسول مقبول صلعم)

(۱۰) اے رسول ان لوگون سے صاف کہدے کہ مین تمسے کوئی اجر رسالت نہین مانگتا ہان تمسب اپنے قرابتدار اپنے عزیز جان و جگر کی محبت ضرور چاہتا ہون کہ میری رسالت کے عوض میری اہلبیت کو دوست رکھو

(۱۰) ۲۳-۲۵ قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی

اے رسول کہدے نہ مانگتا تمسے اس رسالت پر کسی اجرت کو مگر محبت کو اپنے قرابت دارون کی

(۱۸) اے منافقو اگر تم جہاد سے پھر جاؤ تو تمسے بعید نہین ہے کہ تم ملک مین فساد کرنے لگو اور اپنے رشتے ناتونکو توڑ ڈالو۔

(۱۸) ۲۶ محمد ۲۲-۲ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ

منافقو اس کیا بعید ہے تم سے اگر پشت پھیر و تم جہاد سے کہ فساد کرنے لگو تم زمین مین اور

تُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ

قطع کرنے لگو اپنے رشتہ ناتون کو

(۱۹) خدا کی کتاب مین رشتہ دار ایک سے ایک حقدار بہتر ہین تمام مسلمانون اور مہاجرون سے۔

(۱۹) وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ

اور رشتہ دار و نمین (بعض ان مین بہتر حقدار ہین بعض سے) کتاب مین خدا کی عام مسلمانو اور مہاجرو نسے

اِلَّا اَنْ تَفْعَلُوْا اِلٰی اَوْلِيَائِكُمْ مَّعْرُوْفًا كَانَ فِی الْكِتَابِ مَسْطُوْرًا

مگر یہ کہ کرو تم طرف اپنے دوستون کے نیک سلوک یہی حکم کتاب (لوح محفوظ) مین بھی لکھا ہوا ہے۔

(۲۰) اور جن لوگون کے ساتھ تمھارا عہد و پیمان تعلقات ہین تو بطور خود انکا حصہ انکو دیدو۔

(۲۰) ۵-۵ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ

وہ جن سے بندھے ہین قسم و عہد تمھارے پس دیدو ان کو حصہ انکا

(۲۱) جبکہ بوقت تقسیم ترکہ رشتہ دار۔ یتیم مسکین۔ حقدار جمع ہون تو انکا حق دیدو اور ان سے بہ نرمی بات چیت کرو۔

یہ آیت اتری ہے جب حضرت ابوبکر کی شان مین ہے کہ انہون نے اپنے بھانجے مسطح کو مال دینے کی قسم کھائی تھی ۱۲

(۲۱) $\frac{۴\ \ ۴}{۹-۱}$ فَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ

جبکہ حاضر ہون تقسیم (ترکہ) کے وقت صاحبان قرابت یتیم مسکین

فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ - وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ط

پس دیدو اُنکو اس حصہ سے اور کہو اُن سے بات بھلی

(۲۲و۲۳) ہمنے تمام انسانون کو اس بات کی تاکید و ہدایت کی کہ اپنے والدین کیساتھ نیکی سے پیش آوین احسانات کرین (اگر وہ دونو کافر ہون) اور تجھے بیٹے کو بوجہ تیری جہالت ور ناواقفیت کے کافر و مشرک بنانیکی کوشش کرین تو ہرگز تو اُنکی اطاعت فرمانبرداری مت کر میری جانب تمھاری بازگشت ہے تو مین تمکو تمھارے عمل سے آگاہ کردونگا

(۲۲) $\frac{۴۶\ \ احقاف\ ۱۲۶}{۱۵-۲}$ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ط

وصیت کی ہمنے انسان کو اُسکے والد کیساتھ احسانکی

(۲۳) ہمنے انسان کو اُس کے والدین کیساتھ احسان کی تاکید کی ہے۔

(۲۳) $\frac{۲۹\ شعراء\ ۲۶}{ب\ ۱}$ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ط وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ

[illegible]

اور وصیت کی ہمنے انسان کو اُسکے والدین کیساتھ نیکی کی اور اگر کوشش کرین تجھکو ساتھ میرے شریک

مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ - فَلَا تُطِعْهُمَا ط اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؁

جبکا نہین ہے تجکو علم پس نا اطاعت کر انکی (اس امر مین) کیونکہ میری طرف تمھاری بازگشت ہے پس مین آگاہ کرتا ہون اُس سے جسکو تم کرتے ہو

(۲۴) ہمنے تاکید کی تمام انسانونکو اُسکے والدین کے بارے مین (بعوض اس امر کے کہ اُس کے والدین نے کسقدر احسانات کئے خصوصًا ماں نے کس محنت و مشقت سے پیٹ مین رکھنے اور دو سال بعد دودھ چھڑانے کے عوض مین حکم کیا ہی کہ میرا شکر کرین اور اپنے ماں باپ (دونونکا) شکر کرین اور میری طرف بازگشت ہے۔

(۲۴) $\frac{۲۱\ لقمان\ ۳۱}{۱۳-۲}$ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ

اور حکم تاکید کیا ہی ہمنے انسانکو اسکے والدین کے بارہمین (خصوصًا ماں کیلیے جسنے اُٹھایا بچہ کو سُستی پر سُستی تکلیف

فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ) اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ط اِلَيَّ الْمَصِيْرُ

پر تکلیف سہکر اور جدا کرنا (اُس بچے کا) دو برس مین (دودھ پلاکر) یہ کہ شکر کر میرا اور اپنے ماں باپکا۔ اور میری طرف بازگشت ہے

(۲۵) (اگر بعض کافر ماں باپ) تجھ (بیٹے) کو مشرک بنانیکی کوشش کرین جسکا تجکو علم نہین ہے تو اس مذہبی امر مین اُنکی اطاعت مت کر۔ صرف دنیا کے نیک کامو نمین اُنکا دوست و ساتھی بنا رہ اور

پیروی کر اس شخص کے طریقہ اور راہ کی جو میری طرف آیا ہے۔ پھر میری طرف تم پلٹوگے تب تم کو
تمہارے عملوں سے آگاہ کردونگا۔

(۲۶) لقمان ۳۱ ۲۱-۲-۱۴ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ

اور اگر دونوں کوشش کریں اس امر میں کہ تو بھی شرک کرے میرے ساتھ جسکا نہیں ہے تجکو علم وخبر

فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا - وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ

پس (اس صورت میں) ہی باپ میں تو انکی اطاعت نکر اور ساتھی ہو اُن دونوں کا (صرف) دنیا میں بھلی باتوں کا اور پیروی کر راہ کی

أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

اُسکے جسنے رجوع کی میری طرف پھر میری طرف بازگشت ہی تمہاری تو خبر دونگا تمکو اُس سے جسکو تم عمل کرتے تھے

(یہ آیت خاص کافر کے حق میں ہے اگرچہ عام نافرمان فرزند کے حق میں ہو سکتی ہے)

(۲۷) (جو شخص (کافر) اپنے ماں باپ سے "اُف" کرکے (کہتا ہے) کیا آپ دونوں اس بات کا وعدہ کرتے
ہیں کہ میں دوبارہ قبر سے زندہ نکالا جاؤنگا (یعنے قیامت میں) حالانکہ مجھسے پیشتر بہت سے زمانے
گذر گئے وہ دونوں ماں باپ خدا سے فریاد کرکے کہتے ہیں کہ تجھپر ویل وافسوس ہے (کمبخت) ایمان
لا بیشک خدا کا وعدہ قیامت برحق ہے" تو وہ لڑکا جواب میں کہتا ہے) کہ یہ سب باتیں تمہاری
پرانے قصے پرانے ڈھکوسلے ہیں (ایسا شخص ذلیل وخوار مستحق عذاب الیم کا ہوگا)

(۲۷) ۲۶-۴۲ / ۲-۱۷ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ

اور وہ جو کہ کہے والدین سے اپنے اُف ہو تم دونوں پر کیا وعدہ کرتے ہو مجھسے کہ نکالا جاؤں قبر سے دوبارہ حالانکہ

الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ ۚ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ

گذر گئے اہل زمانہ مجھ سے قبل وہ دونوں ماں باپ فریادی ہوتے ہیں خدا سے وائے ہو تجھپر ایمان لا بیشک وعدہ قیامت خدا کا

حَقٌّ ۚ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

برحق ہو تو بیٹا کہتا ہے نہیں ہیں یہ مگر قصے پرانے لوگوں کے

(حقوق زوجہ) علہ

قانون زوج وزوجہ دونو اپنے اپنے حقوق کا لحاظ رکھیں | باہمی رشتہ محبت والفت سے وابستہ ہونے والو اپنے باقیات الصالحات چھوڑنیکی فکر کرو ایک دوسرے کے حق کا

علہ چند آیتیں یہاں پر ذکر کیگئیں ہیں باقی آیات حقوق وغیرہ کے کتاب نکاح وطلاق میں مذکور ہیں ۱۲ ندوار حسین عفی عنہ۔

لحاظ رکھو۔ اور وہ کام کرو جس سے مرنیکے بعد تمھارا نام رہے اور رہتے بنائے قدیمی تعلقات قائم رہین۔ رشتہاے یگانگت قطع نہونے پائین۔ سنو! عورتون پر فرض ہے کہ مردونکی جائز اطاعت ہو فرمانبرداری مین بلا تامل ہمہ تن مصروف رہین۔ ہٹ دھرمی نکرنے پائین۔ حسب حیثیت موجودہ چیز وپر قناعت کرین صبر سے کام لین۔ اور اپنے شوہر کو مقدرت سے زائد صرف کرنے پر مجبور نکرین۔ اسکو پریشان نکرین۔ ایسی عورتین جو آرام کی بدولت اپنے مردونکو ستائین مردکی دوست نما دشمن ہوتی ہین۔ مرد پر فرض ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کے واجبی حقوق کو بحسب حیثیت ادا کرے حتی المقدور کسیکو تکلیف نہونے دے۔ زوجہ کی نافرمانی یا کسی عادت بد کے چھڑانے پر بلا سوچے سمجھے تشدد نکرے۔ سمجھانے بجھانے پر بھی باز نہ آئے تو تشدد قبیح نہوگا۔

(۱) —— وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا

اور خدا کی آیات مین سے یہ کہ پیدا کیا تمھارے لیے تمھاری ذاتون سے جورووں کو تاکہ مائل ہو تم طرف انکے

وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۝

اور کردیا درمیان تمھارے محبت اور رحمت کو کیونکہ البتہ اسمین (بڑی) نشانیان اُس قوم کیلیے جو غور وفکر کرتی ہے۔

(۲) تحریم ۲۸ ۱ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا

اے ایمان لانے والو بچاؤ اپنے نفسون کو اور اہل اپنے کو نار جہنم سے

وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ۝

جس کا ایندھن آدمی و پتھر ہین

(طلاق شدہ عورتون کا حکم)

(۲) لوگو۔ جہان تم رہتے ہو اپنے پاس اپنے مقدور کے مطابق اپنی طلاق شدہ عورتونکو رکھو انپر سختی وتشدد کرکے ایذا مت دو۔ حمل والیونکو حمل کے جننے تک نان ونفقہ دو اگر دودھ پلاتی ہین تو انکی اُجرت موافق رسم ورواج کے انکو دودھ پلائی دیدو۔ اور پدر و مادر آپسمین موافق دستور اور بھلے طریقے کے موافقت اُجرت مقرر کرین۔ اگر آپسمین (شوہر و زوجہ مین) موافقت نہو بلکہ تشدد کی نوبت آجائے تو دوسری عورت سے اُجرت دیکر دودھ پلوایا جائے

(۲) طلاق ۲۸ آیت ۶۵ اَسْکِنُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِکُمْ وَلَا تُضَآرُّوْ

رکھو عورتونکو جہان کہ تم رہتے ہو اپنے مقدور کے مطابق اور نہ ایذا دو

ھُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْھِنَّ ۭ وَاِنْ کُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا

انکو تاکہ سختی کرو تم اونپر اونکو اور اگر وہ حمل والیان ہین تو خرچ دو

... فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ

اُن کو اسوقت تک کہ جنین وہ اپنے حمل کو پس اگر دودھ پلائین تمھارے لیے (بچونکو) پس دو انکو اجرت دودھ پلائی انکو

وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ - وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ۝

اور اجرت مقرر کر لو اپنے آپسمین موافق دستور کے اور اگر تم سخت گیری کرو (آپس مین) تو قریب ہے کہ دودھ پلا دیگی اسکو دوسری عورت (باجرت تمھارے)

(۲) مقدرت والا امیر و غریب موافق اپنی آمدنی کے خرچ کرے - اور جس کی آمدنی اندازہ مین بنی تلی ہے تو جتنا خدا نے دیا اُتنا خرچ کرے - جتنا خدا جسکو دیتا ہے اُتنی تکلیف بھی مقرر کرتا ہے عنقریب تنگی کے بعد آسانی تمھارے لیے کر دیگا -

(۳) ۲۸ طلاق ۲۵ / ۱۰۱ لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ ۚ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ

چاہیے کہ خرچ کرے صاحب وسعت بقدر وسعت کے اور جسکی اندازہ تنگی ہو روزی و آمدنی اسکی

فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ

پس چاہیے کہ خرچ کرے جتنا کہ دیا ہی اُسکو خدا نے نہین تکلیف دیتا ہی خدا کسی نفس کو مگر اوتنی جتنا کہ دی رکھا ہی عنقریب کر دیگا خدا

بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝

بعد تنگی کے آسانی کو

(آداب مجالس)

۱۷۲

قانون کسی مجمع مین حاضرین (حاضرین جلسۂ عام و خاص پر فرض ہی کہ تم کو صاحب مکان یا صاحب مکان کے حسب منشا عمل کرو) یا میر اہل دین کے حسب منشا و موافق انکی تہذیب و معاشرت کے جائز طریقے برتنے چاہیین - کہ کسی کو تکلیف نہ ہونے پائے -

ناجائز باتونکے بجالانے پر اگر مجبور کیے جاؤ تو تمکو ہرگز پیروی نکرنی چاہیے - سنجیدگی و ہشیاری سے اپنا معقول عذر پیش کرکے جواب دیسکتے ہو - زبردستی کسی قانون و شرع مین بھی جائز نہین قانونًا کوئی تم کو کسی بات پر مجبور نہین کر سکتا -

(۱) اے ایمان لانے والو جسوقت تم سے کسی مجلس یا محفل مین کھل کر علحدہ علحدہ بیٹھنے کو کہا جائے تو تم الگ الگ ہو کر بیٹھو - خدا تمھارے لیے (بہشت مین) وسیع جگہ مقرر کریگا - اور اگر تم سے کوئی اُٹھ جانے کو کہے تو بلا تامل اُٹھ جاؤ (اگر تم حسب منشا صاحب مکان و اہل مجلس عمل کروگے اور میرے کہنے پر چلوگے تو تم سب ایمان والون اور اہل علم کو بہشت بریں مین بڑے درجے دیے جاوینگے مین تمھارے تمام اچھے برے افعال سے باخبر ہون -

(۱) پ ۲۸ مجادلہ ع ۲ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا

اے وہ لوگ جو کہ ایمان لائے جبکہ کہا جائے تمسے کھل کر بیٹھو مجلسوں میں پس تم کھلکر بیٹھو

يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بافراغت کھلی جگہ دیگا خدا تمکو اور جبکہ کہا جائے کہ اُٹھ کھڑے ہو پس اُٹھ کھڑے ہو بلند کریگا خدا اُن لوگونکے لیے جو ایمان

مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

لائے تم میں سے اور جنکو کہ دیا گیا ہی علم مجلس درجونکو (آخرت میں) اور خدا جس بات پر عمل کرتے ہو خبر رکھنے والا ہی

۳۳ (آداب دعوت طعام)

قانون دعوت مین اجازت لیکر وقت پر پہنچو۔ بعد فراغت متفرق

کسی شخص کے یہان مدعو ہونے کیلیے چاہیے کہ بغیر اجازت مالک گھر ونمین مت داخل ہو اور جسوقت تم طلب کیے جاؤ اسکے ہوجاؤ اسقدر نہ بیٹھو کہ بار گران ہوجاؤ علاوہ دوسرے وقت مین اگر جاؤ گے بجز اسکے کہ تمھارا جانا اسپر گران ہو یا تمھاری منقصت ہو اور کوئی مفاد حاصل نہوگا۔ بعد فراغت طعام اُٹھ کھڑے ہو۔ وہان اسقدر مت بیٹھو کہ صاحب مکان پر یا کسی دوسرے شخص پر تمھارا بیٹھنا ناگوار ہو یا کسی کو عورتون مردونمین تمھاری ذات سے تکلیف پہنچنے پائے۔ دوسرے بلا پوچھے کھانا کھانے کیلیے تمھین اجازت ہے کہ تم اکٹھا یا متفرق طور سے عزیز و قریب دوست احباب کے گھرونسے بلا تکلف کھا سکتے ہو۔

(۱) اے مسلمانو! اپنے نبیؐ کے گھرونمین کھانے کیلیے بلا اجازت نہ گھس جاؤ کھانے کے برتنونکو پہلے سے اگر تکتے رہو نہ بیٹھے اُنکا انتظار کیا کرو ہان جسوقت تمکو بلایا جائے تو عین وقت پر جاؤ تا کسی کو تمھاری انتظاری نکرنا پڑے نہ تم کھانیکے منتظر رہو۔ پس جسوقت کھانا کھا چکو تو متفرق ہوجاؤ اور وہان بیٹھکر باتین نہ بناؤ نہ بالکل محو ہوجاؤ۔ کیونکہ ایسا کرنے سے گویا تم نبیؐ کو ایذا دیتے ہو وہ تمھاری ان حرکتون سے شرمندہ ہوتا ہی مگر خدا حق بات کہنے مین شرم و لحاظ نہین کرتا۔

(۱) پ ۲۲ ع ۴ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ

اے مسلمانو نہ داخل ہو گھرون مین نبی کے

اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ

مگر یہ کہ اجازت دیجائے تمکو کھانے کے لیے نہ انتظار کرنیوالے ہو کھانے کے وقت کا اور جبکہ

اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ

تم بلائے جاؤ تو (عین وقت پر) داخل ہو پس جسوقت کھانا کھا چکو پس منتشر و متفرق ہوجاؤ اور نہ محو و مانوس ہوجاؤ

لِحَدِیثٍ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیِیْ مِنْکُمْ ز وَاللّٰهُ لَا

باتون مین کیونکہ یہہ باتین ایذا دیتی تھین نبی کو پس وہ شرمندہ ہوتی تھی تمسے اور خدا نہین

یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ ط

شرم کرتا ہے حق بات کہنے سے

(وہ لوگ جنکی گھر کی چیز بلا اجازت کھا سکتے ہو)

(۲) (اپنے بیگانے گھرون مین کھانے پینے والو) ! تمپر یا کسی اندھے لولے لنگڑے یا کسی مریض پر کسی قسم کا کوئی حرج و مضائقہ نہین ہے اس امر مین کہ تم اپنے گھرونسے یا اپنے آباو اجداد کے گھرونسے یا ماؤنکے گھرون سے یا بھائیون بہنون کے یا چچا و پھپیون کے گھرون سے یا ماموؤن و خالاؤنکے گھرون سے یا دوستون کے گھرون سے یا جن کے گھرون کی کنجیون کے تم مالک ہو اُنکے گھرون سے کھا سکتے ہو (پی سکتے ہو) -

(۲) ۱۸ نور ۲۴ / ۶۱-۸ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ - وَّلَا عَلَی

نہین ہے اوپر اندھے کے کچھ حرج و مضائقہ اور نہ اوپر لنگڑے کے مضائقہ ہے اور نہ اوپر

الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَنْ تَاْکُلُوْا مِنْۢ بُیُوْتِکُمْ - اَوْ بُیُوْتِ

مریض کے کوئی مضائقہ ہے اور نہ اوپر تمھارے کچھ حرج ہے اسمین کہ کھاؤ تم اپنے گھرونسے یا گھرونسے اپنے

اٰبَآئِکُمْ - اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِکُمْ - اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِکُمْ - اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِکُمْ

آباو اجداد کے یا گھرون سے ماؤن کے یا گھرونسے اپنے بھائیون کے یا گھرونسے اپنی بہنونکے

اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ

یا گھرون سے اپنے چچاؤن کے یا گھرونسے اپنی پھپیون کے یا گھرونسے اپنے ماموون کے یا گھرونسے

خٰلٰتِکُمْ - اَوْ مَا مَلَکْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ - اَوْ صَدِیْقِکُمْ

اپنی خالاؤن کے یا اُن (گھرونسے) کہ مالک ہوئے تم اُنکی کنجیونکے یا دوستون کے (گھرونسے)

(۳) اسمین کوئی تمپر جرم و گناہ نہین کہ اکٹھا ہو کر یا متفرق ہو کر کھاؤ (پیو)

(۳) ۱۸ نور ۲۴ / ۶۱-۸ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ط

نہین ہے تمپر گناہ (اسامرمین) کہ کھاؤ اکٹھا ہوکر یا متفرق (الگ الگ) ہوکر

(گھرون مین داخل ہونے اور میل ملاپ رکھنے کے ادب)

قانون ۵۳ غیر کے گھرون مین اجازت لیکر دروازہ سے جاؤ اور ملنے والونپر سلام بھیجو -

غیر دن کے گھر ون مین جانے والو! جبتک صاحب مکان سے شناسائی نہو اپر سلام نہ بھیجو
اُنکے گھر ون مین بلا اجازت قدم نہ رکھو۔ جاؤ تو دروازے سے ہو کر جاؤ۔ اور حسب منشاء صاحب خانہ
اپنی نشست و برخاست و تہذیب و شائستگی کے طریقونکو عمل مین لاؤ۔

(۱) اے ایمان لانے والو! کیا تم کو یہ بات پسند نہ آئیگی کہ کسی اجنبی کے گھر ون مین جبتک تمکو واقفیت نہو داخل مت ہو اور نہ بلا پیام سلام بھیجے اندر قدم نہ رکھو۔ یہ باتین تمہارے لیے ضرور بہتر ہونگی شاید تم انکو یاد رکھو۔

(۱) ۱۸-۲۴ نور ۴-۲۷ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ

اے وہ لوگ جو کہ ایمان لائے نہ داخل ہو کسی دوسرے کے گھر مین سوا اپنے گھرونکے

حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

تاوقتیکہ تم مانوس نہ ہو جاؤ اور سلام بھیجو اُس گھر کے رہنے والونپر یہ بات تمہارے لیے بہتر ہوگی

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝

شاید کہ تم یاد رکھو

(۲) اگر کسی گھر مین مالک مکان نہو تو بغیر پوچھے مت جاؤ۔ اگر تمکو کوئی شخص واپس ہونے کو کہے تو فوراً واپس ہو جاؤ۔ یہ بات تمہارے لیے بہتر ہوگی۔ خدا جس بات کو تم کرتے ہو خوب جانتا ہے۔

(۲) ۱۸-۲۴ نور ۴-۲۸ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ

پس اگر نہ پاؤ تم اُن گھر ون مین کسی کو پس نہ داخل ہو اُنمین تاوقتیکہ اجازت نہ دیجاے

لَكُمْ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَصْنَعُونَ

تمکو اور اگر کہا جاے تمسے کہ پلٹ جاؤ تو واپس ہو جاؤ یہ نہایت پاکیزہ بات ہی تمہارے لیے بیشک خدا آگاہ ہی جسبات کو تم کرتے ہو

(مکانون مین دروازونسے داخل ہو)

(۳) دیکھو اسمین تمہارے لیئے خوبی و بھلائی بالکل نہین کہ تم گھر ون مین پچھواڑ ون سے داخل ہو
ہان اسمین ضرور خوبی ہے کہ تم خدا سے ڈرو اور گھر ون مین دروازون سے آؤ۔ پس خدا ہی
سے ڈرو شاید کہ تم آتش جہنم سے چھٹکارا پا سکو۔

(۳) ۱-۲ بقر وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ

اور نہین ہی بھلائی کہ آؤ تم گھر ون مین پچھواڑ ون سے انکے اور لیکن

الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

بھلائی اسکے لیے ہی جو پرہیزگاری کرے اور آؤ گھرون مین دروازونکی جانب سے پس ڈرو خدا سے

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

شاید تم چھٹکارا پاجاؤ

(۴) اسمین تمپر کسی قسم کا جرم وگناہ نہوگا اگر تم اپنے غیر آباد مال ومتاع والے گھرون مین بلا اجازت جاؤ۔ خدا تمھاری سب باتونکو (خواہ تم ظاہرا کرو یا چھپاکر کرو) خوب جانتا ہے۔

(۴) ١٨-٢٢ نور / ٢٩-٤ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا

نہین ہے تمپر گناہ اسمین کہ داخل ہو (ایسے) گھرونمین جو غیر آباد ہین جنمین کہ

مَتَاعٌ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

اسباب تمھارا ہے اور خدا جانتا ہے جسکو کہ ظاہر کرتے ہو اور جسکو تم چھپاتے ہو

(۵) اے ایمان لانے والو مسلمانو! تمھارے ہاتھ کے مال یعنے لونڈی غلام وغیرہ اور جو لڑکے حد بلوغ کو نہین پہنچے تین وقتون مین تمھارے پاس آنے کی اجازت لے لیا کرین۔ ایک تو نماز صبح سے پہلے۔ اور دوسرے جبکہ تم دوپہر کو سونے کے لیے معمولاً کپڑے اُتار دیا کرتے ہو اور تیسرے نماز عشا کے بعد۔ یہ تین وقت تمھارے پردہ کے ہین۔ ان اوقات کے سوا نہ تو نے اذن آنے دینے مین تمپر نہ نے اذن چلے آنے مین انپر گناہ ہے کیونکہ وہ اکثر تمھارے پاس آتے جاتے رہتے ہین۔ اور تم مین سے بعض کو یعنے لونڈی غلامون کو تمھارے گھر مین آنے جانے کی ضرورت لگی رہتی ہے بار بار اجازت مانگنے مین یا دینے مین تمکو تکلیف ہوتی ہے خدا تمھارے سامنے اسطرح صاف طور سے اپنے احکامات کو بیان کرتا ہے

(۵) ١٨-٢٤ نور / ٥٨-٨ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

اے ایمان لانے والو چاہیے کہ اجازت لے لین تمسے وہ لوگ جو کہ تمھارے قبضہ کے لونڈی غلام ہین

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

اور وہ جو کہ نہین پہنچے حد بلوغ کو تم مین سے تین مرتبہ (اوقات مین) اول پہلے قبل نماز صبح کے

وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۟ ؕ

دوسرے جس وقت کہ تم اُتارتے ہو اپنے کپڑونکو دوپہر کے وقت (سوتے وقت) تیسرے بعد وقت عشا کے

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ ۢ بَعْدَهُنَّ ؕ

یہ تین وقت پردے کے ہین تمھارے لیے نہین ہے تمپر (اجازت نہ دینے کا) نہ انپر (اجازت نہ لینے مین) گناہ کا

دیکھو نکہ) وہ آتے جاتے گھومتے رہتے ہیں تمہارے پاس بعض تمہارے اور بعض کے اسی طرح سے خوب بیان کرتا ہے خدا تمہارے لیے احکامات کو

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

اور خدا علیم و حکیم ہے

(۶) مسلمانو جب تمہارے لڑکے حد بلوغ کو پہونچیں تو وہ بھی اسیطرح اجازت مانگیں جسطرح سے اُنکے بڑے پچھلے لوگ گھر میں آنے کے لیے اجازت مانگا کرتے تھے۔ دیکھو وہ خدا جو علم و حکمت والا ہے کسطرح سے واضح طور سے اپنے احکامات کو تمہارے سامنے بیان کرتا ہے۔

(۶) ۱۸-۲۴ نور ۸-۵۹ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ

اور جبکہ پہونچیں لڑکے تمہارے حد بلوغ کو بس چاہیے کہ اجازت چاہیں وہ جیسا کہ اجازت چاہی لوگوں نے

مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

جو اُنسے پہلے تھے اسیطرح بیان کرتا ہے خدا تمہارے لیے احکامات کو اور خدا علیم و حکیم ہے

(آداب سلام سنت الاسلام)

قانون ۱۲۳ جب اپنے بیگانے سے ملو تو اسپر سلام بھیجو

جادۂ اسلام پر چلنے والو! ارکان ایمانی کے ماننے والو! اپنے اپنے سرونکو عاجزی و انکساری سے جھکاؤ خدا کے تمام ہدایات وقوانین مندرجہ کو بہ تسلیم و رضا قبول کرو۔ اُسکے وجوبات و مستحبات کو بگوش دل سنو اُس نے تمہارے باطمینان بولنے بات کرنیکے لیے آداب تسلیم و سلام کی اسوجہ سے تاکید کی کہ جب تم آپس میں اپنے بیگانے کی ملاقات پر اس طریقہ کو بجالاؤگے تو تمہارے یا دوسرے کے باطن سے خوف و خطر غرور و تکبر کے سارے اثر برطرف ہو جائینگے۔ اور بجائے اسکے کہ عداوت و دشمنی پھیلے ایک دوسرے کے دلونمیں بوئے محبت آنے لگے گی۔ جسکے بجالانے سے شام و صبح رات و دن ہر وقت تمہارے سامنے نقشہ اسلام کھنچا رہے اور برابر اطاعت و فرمانبرداری عاجزی و انکساری میں گردن جھکی رہے۔ اور ظاہر و باطن سر سے پیر تک شان اسلام نظر آئے۔ اور رجحان ایمان باقی رہے۔

(قاعدہ کلیہ۔ تسلیم و تحیۃ)

(۱) (لوگو) جسوقت کوئی شخص تمپر تحفہ و سلام بھیجے تو تم بھی اُس سے بہتر اسپر تحفہ و سلام بھیجو یا اسیطرح بطور جسطرح کہ تمپر پیش کیا گیا ہی

(۱) ۵-۸۶ نسآء فَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۱

پس جسوقت تمپر تحفہ و سلام بھیجا جاوے کسی طریقہ سے تو تحفہ و سلام بھیجو بہتر اُس سے یا رد کرو اُسی کو

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝

کیونکر خدا ہے اوپر ہر چیز کے حساب کرنے والا

(۲) اور جبکہ گھر دنمین داخل ہو تو اپنے لوگونپر اور اگر کوئی نہو تو اپنے اوپر سلام (السلام علیکم) بھیجو سلام خدا کیطرف سے ایک مبارک پاک دعا ہے جو ایک دوسرے کو دیجاتی ہے۔ خدا تمھارے لیے اسیطرح احکامات ظاہر کرتا ہے شاید کہ تم سمجھ کر عمل کرو۔

(۲) فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

پس جبکہ داخل ہو گھر دنمین پس سلام بھیجو (اپنے اوپر) یا اپنے لوگونکو (سلام ایک دعا ہے) خدا کیطرف سے

مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

مبارک و پاک اسی طرح بیان کرتا ہے خدا تمھارے لیے احکامات شاید تم سمجھو

(۳) مسلمانو اسمین کوئی شک نہین کہ تمھارا خدا اور اُسکے سب فرشتے تمھارے نبی پر درود بھیجتے ہین سو تم بھی اے ایمان لانیوالو اپنے نبی پر درود و سلام بھیجو جو حق بھیجنے کا ہے۔

(۳) ۲۲-۲۱ سجدہ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ

بیشک خدا اور اُسکے کل فرشتے درود بھیجتے ہین نبی پر اے ایمان لانے

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

والو درود بھیجو اوپر نبی کے اور سلام بھیجو جو حق سلام بھیجنے کا ہے

(تخصیص جملہ سلامٌ علیکم)

(۱) اے ہمارے رسول جبکہ تیرے پاس وہ لوگ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہین آ وین تو تم اُنپر سلامٌ علیکم کہو (کیونکہ تمھارے خدا نے اپنے اوپر رحمت و توفیق واجب کرلی ہے (اُن کے لیے جو طریقہ اسلام کو برتتے ہین)۔

(۱) ۵-۵ مائدہ ۵۴-۲ وَإِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

(اے رسول) اور جبکہ آوین تیرے پاس وہ لوگ جو ایمان لائے ہمارے آیات پر پس کہہ تو سلامٌ علیکم

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۝

واجب کیا تمھارے خدا نے اپنے اوپر رحمت کو

(۲) بعض لوگ جاہلونپر سلام بھیجکر کہتے ہین بلکہ تم سے نہین بولتے تم اپنے طریقہ پر خوش ہم اپنے راستہ پر خوش ہمارے اعمال ہمارے ساتھ تمھاری بد اعمالیان تمھارے ساتھ۔

۵ (۲) قصص ۲۸-۶ / ۵۵ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ۝

اور کہا اُنھون نے ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمھارے لیے تمھارے اعمال سلامتی ہو تم پر ہم نہین چاہتے جاہلونکو

(۳) تم پر سلامتی ہو اس سبب سے کہ تم نے صبر کیا پس تمھارے لیے آخرت کیا اچھا گھر ہے۔

۶ (۳) رعد ۱۳-۱۳ / ۲۴ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝

سلام ہو تم پر بسبب اُسکے کہ صبر کیا تم نے پس کیا اچھا گھر ہے دار آخرت (لوگونکے لیے)

(۴) جبکہ پاک و پاکیزہ فرشتے متقی پرہیزگار لوگون کی روح قبض کرنے آتے ہین تو اُنپر سلام بھیجتے ہین اور اُنکو

بشارت دیتے ہین کہ بلا خوف و خطر بہشت مین جاؤ اور اپنے کیے کی بہتر جزا پاؤ۔

۷ (۴) نحل ۱۴-۱۶ / ۴ مُتَّقِينَ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

وہ متقی جنکی (روحین) قبض کرتے ہین ایسے فرشتے جو کہ پاک و پاکیزہ ہین وہ کہتے ہین آپس ہی کہ سلام ہو تمپر

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

ای شخص داخل ہو جنت مین بسبب اسکے کہ تم دنیا مین عمل کرتے تھے۔

۸ (۵) مریم ۱۶-۱۹ / ۳-۴۷ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ ج حضرت ابراہیم نے اپنے چچا آذر کی ایمان کی امید کرکے اُسپر سلام بھیجا اور

سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا فرمایا۔

۹ (۶) مریم ۱۶-۱۹ / ۱-۱۵ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝

(خدا نے حضرت یحییٰ پر مین وقت کہا) سلام ہو اُسپر جسروز وہ پیدا ہوا اور جسروز مرا اور جبکہ پھر زندہ اُٹھایا جائے

۱۰ (۷) مریم ۱۶-۱۹ / ۳۳ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۝

(اور حضرت عیسیٰ خود کہتے ہین کہ) سلام ہو مجھپر جسروز پیدا ہوا اور جسدن مرونگا اور جسروز اُٹھونگا زندہ ہوکر

(۱۱- لفظ سلامٌ پیش کی صورت مین)

۱۱- (۱) ابراہیم ۱۳-۱۴ / ۴-۲۳ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ - (۱) دعائین اُنکی بہشت مین سلام ہے۔

(۲) جسروز وہ لوگ خدا سے ملاقات کرینگے تو اُنکا تحیہ و سلام سلام ہوگا۔ خدا نے اُنکے لیے اپنے یہان بڑا اجر رکھا ہے

۱۲ (۲) احزاب ۲۲-۳۳ / ۶-۴۴ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ج وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ۝

اور تحیہ اُنکا جسروز ملاقات کرینگے اُس سے سلام ہوا اور تیار کیا اُنکے لیے اجر کریم۔

۱۳ (۳) یونس ۱۱-۱۰ / ۱-۱۰ دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ

دعا اُنکی جنت مین یہ ہوگی کہ پاک ہے تو اے اللہ اور ثنا اُنکی اُس بہشت مین سلام ہے اور آخری دعویٰ ہے

أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

کہ تمام تعریف ثابت ہے پروردگار عالمین کے لیے

(۴) ای رسول ان لوگون سے درگذر کر اور انپر سلام بھیج پس عنقریب جان جائینگے۔

۱۴ (۴) زخرف ۴۳-۲۵ / ۸۹ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝

پس درگذر کر ان سے اور کہہ سلام پس عنقریب معلوم کر لینگے۔

۱۵- قدر ۳۰- تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

نازل ہوتے ہین ملائکہ اور روح شب قدر مین اپنے رب کے حکم سے اوامر لیکر سلام ہو جب تک کہ فجر ظاہر ہو۔

تمہارا خدا بھی اپنے برگزیدہ بندون کو یون سلام بھیجتا ہے

(۱) ای رسول الحمد للہ کہہ اور سلامتی ہو اُن بندون پر جو ہمارے برگزیدہ ہین۔

۱۶ (۱) نمل ۲۷-۱۹ / ۶۴-۴ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى ط

کہہ سب حمد و شکر واسطے خدا کے ہو اور سلام ہو اُن بندون پر جو کہ منتخب و برگزیدہ ہین۔

۱۷ (۲) صافات ۳۳-۲۳ / ۷۹-۳ سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ۝ ۱۸ (۳) ۳۷-۲۳ / ۱۰۹-۳ سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ۝

سلام ہو نوح پر دونون جہان مین — سلام ہو ابراہیم پر

۱۹ (۴) صافات ۳۷-۲۳ / ۱۲۰-۴ سَلَامٌ عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ ۝ ۲۰ (۵) ۳۷-۲۳ / ۱۳۰-۴ سَلَامٌ عَلَى إِلْ يَاسِينَ ۝

سلام ہو موسی اور ہارون پر — سلام ہو آل یسین پر

۲۱ (۶) ص- ۳۸-۲۳ / ۱۸۱-۵ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اور سلام ہو تمام انبیاء مرسلین پر اور حمد و شکر ہو واسطے خدا کے جو پروردگار دونون جہان کا ہو

۲۲ (۷) حدید ۵۶-۲۷ / ۱۲-۳ فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ۔

پس ای شخص سلام ہو تجھپر کہ تو اصحاب یمین سے ہی

لفظ سلام از بر کی صورت مین

(۱) ای رسول کیا تم کو ابراہیم پیغمبر کے معزز مہمانون کی خبر معلوم ہی جبکہ اُنکے گھر آنکر مہمان ہوے تو اُنھون نے جاتے ہی سلام کیا ابراہیم نے (دل مین خیال کرکے کہ یہ لوگ اجنبی ناآشنا معلوم ہوتے ہین) بھی جواب سلام دیدیا۔

۲۳ (۱) هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا

(ای رسول کیا آئی ہی تیرے پاس خبر مہمانان ابراہیم کی جو کہ معزز تھے جبکہ داخل ہوے مہمان اُنپر پس کہا اُنھون نے سلام

قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ۲۶ ذاریات ۲-۲۴ / ۲۵-۲۴

(حضرت ابراہیم نے جواب مین کہا سلام (اور دل مین کہا کہ یہ لوگ) قوم اجنبی (ناآشنا ہین)

۲۴ (۲) فرقان ۱۵-۳۱ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۝

اور خبر دی اُنکو مہمانان ابراہیم کی جبکہ وہ داخل ہوے اُنپر تو کہا اُسپر سلام

۲۵ (۳) فرقان ۲۵-۹/۶۳-۶ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝

اور جبکہ خطاب کرتے ہین اُنسے جاہل لوگ تو کہتے ہین سلام

سلام اہل جنت

(۱) یہی وہ لوگ ہین جنکو صبر کے بدلے بہشت مین بالاخانے ملینگے جہانپر اُنکا استقبال دعا و سلام سے کیا جائیگا اور

یہ لوگ بہشت مین ہمیشہ ہمیشہ رہینگے بہشت بھی کیا اچھی جگہ قیام کرنے اور ٹھہرنے کی ہے۔

۲۶ (۱) فرقان ۲۵-۹/۷۵-۶ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ

یہی وہ لوگ ہین جنکو بدلے دیے جاینگے بالاخانے بسبب صبر کے اور استقبال کیے جائینگے اُنمین دعا و سلام سے

فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

وہ لوگ ہمیشہ رہینگے بہشت مین کیا اچھی جگہ ٹھہرنے اور قیام کرنے کی ہے۔

(۲) اُس بہشت مین کوئی بات لغو و بیہودہ گناہ کی باتین یا بدتہذیبی کی گفتگو نہ سننے مین آئیگی سوا اسکے کہ

چارون طرف سے آواز درود اور سلام ہی کی سنی جائیگی۔

۲۷ (۲) ۱۶-۱۶/۶۲-۴ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۝

نہ سنینگے وہ لوگ جنت مین کلام بیہودہ مگر سلام

۲۸ (۳) ۲۷-۵۶/۲۵-۱ واقعہ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝

نہ سنینگے اُس بہشت مین لغویات اور نہ گناہ و بدتہذیبی کی باتین صرف کہا جائیگا سلام ہی سلام

۲۹ (۴) ۲۰-۱۶/۲-۸-۴ طٰہٰ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝

اور سلامتی ہو اُس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی

---

(۱) اے ایمان لانیوالو جسوقت تم جہاد کے لیے خدا کی راہ مین نکلو تو اُنکا حال پورے طور سے تحقیق کرلیا کرو اور جو شخص بغرض اظہار اسلام تمپر سلام بھیجے تو اُسکو یہ نہ کہو کہ تو مسلمان یا مومن نہین ہی تاکہ تم اُسکو دشمن ٹھہرا کر اُسکا مال لوٹ لو اور اُس مال سے اپنی دنیاوی عزت و آبرو چاہو۔ ایسا نہ کرو خدا کے یہان تمھارے لیے بہت سی جائز غنیمتین ہین

۳۰ (۱) ۵-۴/۹۴-۱۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى

اے ایمان والو جبکہ چلو تم (لڑنے کے لیے) راہ خدا مین پس ظاہر کر دو اُنکے حال کو اور نہ کہو اُس شخص سے

اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۚ

جو بھیجے طرف تمھارے سلام کہ نہین ہی تو مومن (یہ کہکر) تم چاہنے لگو مال و اسباب زندگانی دنیا کا خدا کے نزدیک غنیمتین تمھارے لیے بہت سی ہین

توثیقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد شفیقی مولوی زوار حسین صاحب سہارنپوری نے کتاب ہذا مسمی بہ قانون قدرت اخلاق وتدبیر منزل مین بطریق شریعت تصنیف کر کے مجھے پڑھ کر سنائی پسند کے قابل ہی۔ اس زمانہ مین ضرورت ہی کہ مدارس مین اطفال کو اسکی تعلیم دی جاوے والھدایۃ من اللہ تعالی

حررہ ابو الغنا محمد عبد المجید
غفر لہ اللہ الوحید ١٣٣٣/٢٥
خاتم شریف

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ والہ وصحبہ اجمعین مولوی زوار حسین صاحب نے اپنی بعض جمع کردہ آیات اخلاقی مع انکے عنوانات کے سنائین۔ موصوف کی محنت لائق داد ہی اور خدا سے امید ہی کہ اس سے نفع ہو خصوصاً اطفال صغار کو پڑھانا ایسی آیات کا بہترین آداب سکھانا ہی وہو الموفق فقط

فقیر محمد قیام الدین عبد الباری
یوم چہار شنبہ ١٦ شعبان المعظم ١٣٣٣ھ

باسمہ سبحانہ

سعادت شعار فضائل دثار فواضل آثار مولوی سید زوار حسین صاحب سہارنپوری زید فضلہ کے رسالہ مسمی بہ قانون قدرت کو بعض مقامات سے نخیف نے دیکھا بعنوان خوب واسلوب مرغوب ہی جس مین مولف نے اخلاقی آیات کا انتخاب کیا ہی تعلیم اطفال و مومنین کے لیے بہت نافع ہی اگر مدارس مین داخل کورس ہو جائے تو بہت خوب ہی فقط

خاتم شریف
حررہ السید آقا حسن عفی عنہ بقلمہ

التماس

نہایت ادب سے جملہ ناظرین کی خدمت عالی درجت مین عرض ہی کہ خاکسار نے کتاب ہذا بنظر بہبودی وفائدہ اہل اسلام خصوصاً اطفال صغار تالیف کی ہی لہذا جو صاحب اس مین کوئی غلطی یا خطا پائین دامن کرم سے عیب پوشی فرمائین فقط

خاکسار سید زوار حسین سہارنپوری عفی عنہ

والمنقول معلم منطق وفلسفہ مولانا مولوی محمد رضا صانہ اللہ عن البلاء

مجموعہ قانون قدرت مولفہ مجمع الفضائل جناب مولوی سید زوار حسین صاحب کے اکثر مقامات نظر حقیر سے گذرے رسالہ ہذا مین اخلاقی آیات کا اک کافی مجموعہ موجود ہی جسکا ترجمہ بھی نہایت بامحاورہ خوش اسلوبی سے کیا گیا ہی جو عموماً اُردودان حضرات کیلیے اسلامی اخلاق معلوم کرنیکا عمدہ وسیلہ ہو اگر یہ رسالہ تعلیمی کورس مین بجاے اُن رسائل کے جنمین اُردو کی حکایتین مذکور ہین داخل کیا جاوے تو بیحد فائدہ حاصل ہوگا فقط

حررہ الاحقر محمد رضا - ۲۹ - شعبان سنہ ۱۳۳۳ھ

تقریظ عالیجناب مستطاب مولانا مولوی سید علی اصغر صاحب قبلہ دام برکاتہ
پروفیسر کیننگ کالج لکھنؤ

کتاب قانون قدرت مولفہ مولوی سید زوار حسین صاحب سہارنپوری کے بعض مقامات بزبانی مصنف کے مین نے سنے جس سے مولوی صاحب موصوف کی قابلیت و لیاقت و محنت و مشقت ظاہر ہی اس رسالہ مین آیات قرآن مجید و فرقان حمید اخلاق کی جمع کی ہین یہ عنوان خاص بضرورت زمانہ نہایت پسندیدہ ہی یہ رسالہ مدارس مین طلباے مسلمین کیلیے بیحد مفید ہے جسکی طرف اہل تعلیم ضرور متوجہ ہونگے -

حررہ سید علی اصغر عفی عنہ - مورخہ ۱۸ شعبان سنہ ۱۳۳۳ھ

فی البدیہہ نظم باجودتِ فہم عنایت کردہ حضرت فہیم صاحب جائسی لکھنوی دام الطافہ

ہین صاحب علم و عمل جو میر زوار حسین — ہے شان مؤمن واقعی پیدا خود انکے نام سے

قانون قدرت خوب ہی زور طبیعت سے لکھی — محجوب کیون منکر نہون اس حجت اسلام سے

ہے یہ کتاب با اثر طولانی و ہم مختصر — کم حجم مطالب بیشتر آغاز اور انجام سے

اخلاق و تہذیب اسمین ہی شرع نبی کے طور پر — کیون فکر کو انکے نہو اک رابطہ اسلام سے

کرکے قلم اعدا کا سر لکھدے فہیم اب مختصر

موسوم یہ کیونکر نہو پیغمبری احکام سے

سنہ ۱۳۳۴ھ

قانون قدرت

اعلان

جوهر اسلام

آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید

للہ الحمد کہ آن چیز کہ خاطر میخواست

۷۸۶

بعونہ وصونہ تعالیٰ

پیروان قواعد اسلام وعاشقان کلام رحمان وحافظان آیات قرآن اپنے
مقنن حقیقی وحاکم آسمان وزمین کے قدرتی جامع قانون (جو اپنی شان نزول سے تاقیام
قیامت بلحاظ فصاحت وبلاغت معجزہ ثابت ہو کر سدا ایک حالت پر رہیگا (اگرچہ بضرورت مختلف صورتون مین منتخب ہو کر
بنجائین کبھی نہ بدلیگا) کی قدر ومنزلت شوکت وعظمت ملحوظ رکھکر اسکی مختلف صورتونکو جوہر اسلام وقانون
قدرت کے مختلف نمونونسے بکمال تعظیم وتکریم التفات واشتیاق خود ملاحظہ فرمائین اور دوسرونکو اسکی جانب توجہ کرنے
اور کلام الٰہی کے پھیلانے مین کوشان ہون اور اسمائے گرامی معہ پتہ وخصوصیت مذہب براہ راست یا بذریعہ ہدیہ کرنے
والونکے تا ختم سلسلہ خاکسار کو سرفراز فرمائین تاکہ رجسٹر مین کسی قسم کی دقت نہو۔ اور حسب منشا مدعا ولی برآوے اور مے حب احمدی د
جام کلام ہر ری کے متوالے ایک ورقہ کتاب ورایک ساغر شراب پر اکتفا نکرین بلکہ بلا کیف وکم ساغر بر ساغر جام پر جام چڑھا جانے مین بغیر خالی
کیے دم نلین اور توبہ بر توبہ کرکے بہار زندگی ولطف اخروی اٹھائین اور چین سے کوثر کنارے طوبیٰ کے سایہ مین اپنی گہری نیند سو دین
اور پچھلی مصیبتونکا فرہ اٹھائین۔ یہ جوہر اسلام بالخصوص قانون قدرت اپنے زمانہ مین ہر عالم وفاضل ہر دو کامل ادنیٰ
اعلیٰ خصوصاً مناظرہ ومباحثہ دان ذاکرین مجلس ومحفل دکلا روبیسٹران کیا ہر منصف مزاج مرد وعورات کے تمام مقدمات بیانات وحاجات
کا جامع وفیصلہ کن ہو کر ہر ایک کے واسطے آسانی فائدہ دینے والا۔ اپنے ماخذ کی جامعیت اسکی عظمت وشوکت دکھانیوالا
ثابت ہوا۔ جسکے نمودار ہونیکے بعد خاکسار کی جانفشانی کا خیال کرتے ہوتے بلا اجازت مولف طبع
کرنے یا کم وبیش انتخاب کرکے دوسری طرح فائدہ اٹھانے کی زحمت نفرمائین جس کی
رجسٹری باقاعدہ ہو چکی۔ جس کی اشاعت مابین اقوام اسلام
ہو چکی۔ والسلام خیر ختام

سید زوار حسین سہارنپوری
ہیڈ مولوی
گورنمنٹ ہائی اسکول
شہر بانڈہ

سید زوار حسین سہارنپوری بن حاجی سید رضی مرحوم مغفور

ثناء اللہ خیر نومبر تا ... ہر صاحب کو پاس ... جو تم سلسلہ اسکو جو ... خدمت مین ... کبھی دریغ وتامل نہ کرے گا